کتابچہ
نمبر 12

عظمتِ سادات

فضائل حضرت علیؓ واہلبیت احادیث کی روشنی میں

اہلسنت محدث حافظ ابو بکر احمد بن موسیٰ بن مردویہ حنفی (۳۲۳تا۴۱۰ھ)

کی شہرہ آفاق تصنیف

وَمَا نَزَلَ مِنَ الْقُرآنِ فِی عَلِیٍّ

کی تلخیص

مُرتّب :آغا سید محمد شاہ چشتی

نظر ثانی : مفتی سید عبدالرحمٰن شاہ صاحب دامت برکاتہ

پیشکش : سید الطاف حسین شاہ چشتی دوپاسی

(چیر مین تحریک اتحاد بین السادات پاکستان)

https://www.youtube.com/@Haq.Dopasi

haq.dopasi.786@gmail.com

Contact No 0301-2115588

0311-2115588

تحریکِ اتحاد بین السادات پاکستان

مقدمہ

گذشتہ کچھ عرصے سے ہم نے سادات کرام میں اپنے اجداد کی معرفت کے حوالے سے اہلبیت کے فضائل قرآن وسنت کی روشنی میں جید و مستند قدیم وجدید محدثین وعلماء کے قلم سے ایک علمی سلسلہ شروع کیا ہے جس کا مقصد یہ ہے کہ سادات کرام کو مستند اور صحیح ذرائع سے قرآن وحدیث وتاریخ کے ذریعہ اپنے اجداد کے حوالے سے صحیح معلومات پہنچائی جائیں اور ان مستند مصادر کو ترجمہ کر کے سامنے لایا جاسکے۔ جسے طول تاریخ میں ظالم حکمرانوں نے یا مفاد پرست طبقے نے اپنے مفادات کی خاطر چھپایا اور امت کے درمیان اور محافل میں بیان نہیں کرنے دیا۔ اس طرح حقیقت کو امت کے سامنے نہیں آنے دیا۔

اس لٹریچر کے مطالعہ سے سادات میں علمی وفکری شعور بڑھے گا اور انہیں اپنے اجداد کی صحیح معرفت حاصل ہو گی۔

حافظ ابن مردویہ اہلسنت کے قرن اول کے بہت بڑے عظیم محدث گزرے ہیں۔ جنہوں نے سینکڑوں کتابیں تحریر کی ہیں۔ جن کے متعلق ہمارے تمام بڑے محدثین و علمِ رجال کے ماہرین جیسے حافظ امام ذھبی، ابن جوزی، ابن تغری بردی، ابن حماد حنبلی و دیگر بہت سے علماء نے تعریف وتائید کی ہے۔

آپ محدث مفسر اور مورخ تھے۔ آپ نے رجال، طب اور جغرافیہ میں بہت سی کتابیں تحریر کی ہیں۔ آپ نے صحیح بخاری اور دیگر احادیث کی کتب پر استخراج کیا ہے۔ آپ حدیث کے امام تھے۔ آپ نے کثیر علماء سے احادیث کی سماعت کی ہے۔ آپ علم رجال پر بھی گہری مہارت رکھتے تھے اس حوالے سے آپ کی تین کتابیں معروف ہیں۔

ہم نے اپنے عظمت سادات کتابچہ نمبر ۸ میں آپ کی کتاب "ومانزل من القرآن فی علی" سے منتخب آیات کا انتخاب کیا تھا موجودہ کتابچہ میں ہم ان کی مذکورہ کتاب سے اہلبیت کی شان میں احادیث پیش کر رہے ہیں۔



حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ کا تعارف اور حالاتِ زندگی

تعارف نام ونسب

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ کا اصل نام احمد بن موسیٰ بن مردویہ بن فورک بن موسیٰ بن جعفر ہے مردویہ آپ کے جد اول اور فورک آپ کے جد ثانی ہیں ابن مردویہ دو ہیں ایک صاحب کتاب ہیں جن کا پیچھے ذکر ہوا اور دوسرے ان کے پوتے تھے جن کا نام احمد بن محمد بن احمد بن موسیٰ بن مردویہ تھا پہچان کے لئے دادا کو ابن مردویہ کبیر اور پوتے کو ابن مردویہ صغیر کہا جاتا ہے مصنف علیہ الرحمہ کا تعلق مسلک اہلسنت وجماعت سے تھا۔

سن ولادت اور وطن

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ کی ولادت ۳۲۳ھ میں ہوئی۔(۱)

کنیت

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ کی کنیت ابو بکر ہے اس کنیت کے ساتھ دو اور محدث بھی ہیں(۱) ابو بکر محمد بن حسن بن فورک اصبھانی یہ امام حاکم سے ایک سال پہلے ۴۰۵ھ میں فوت ہوئے(۲) ابو بکر عبداللہ بن محمد بن محمد بن فورک بن عطا المتوفی ۳۰۷ھ اور اسی طرح حافظ ابن مردویہ کے پوتے کی کنیت بھی ابو بکر تھی۔

---

(۱) سیر اعلام النبلاء ج۱۷ ص۳۰۸، تذکرہ الحفاظ ج۳ ص۱۰۵۰، تاریخ التراث العربی ج۱ ص۴۶۲

حافظ ابنِ مردویہ تین القابات سے مشہور ہیں

(۱)طرازالمحدثین (۲) ملک الحفاظ (۳) سندالحفاظ

امام موفق بن احمد مکی خوارزمیؒ المتوفی ۵۶۸ھ نے المناقب میں ص۶۸ پر اور علامہ عبیداللہ امرتسری نے ارجح المطالب ص۶ پر آپ کو طرازالمحدثین (محدثین سے جید و عمدہ محدث) کے لقب سے ملقب کیا۔ ابن طاووس المتوفی ۶۶۴ھ نے الیقین میں اور درویش برھان نے در بحر المناقب میں ص ۹۰ پر آپ کو ملک الحفاظ (حفاظ کا تاجدار) کے لقب سے ملقب کیا، علامہ حلی المتوفی ۷۲۶ھ نے نہج الحق میں ص۳۵۸ پر آپ کو سندالحفاظ کے لقب سے ملقب کیا۔

خاندان

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے علم و فضل کے حامل گھرانہ میں آنکھ کھولی آپ اپنے والد محترم عمران کے متعلق تاریخ اصفہان میں لکھتے ہیں کہ میرے والد ابراھیم بن متویہ کی مجلس میں جاتے تھے اور آپ نے اُن سے کثرت کے ساتھ حدیث سماعت کی اُن کی وفات ۳۵۶ھ میں ہوئی آپ کے بھائی کا نام ابوعبداللہ محمد بن موسیٰ ہے جن کا ذکر کرتے ہوئے آپ لکھتے ہیں کہ وہ درس دیتے تھے اور تیس سال تک آپ نے فتوی دیے۔ انہوں نے بصرہ میں ابو حامد مروزی سے درس حاصل کیا اور ابوعبداللہ بن واسہ و محمد بن احمد بن محمود عسکری اور احمد بن صفار اور عباس بن حمدان ما فروخی و ابوالحسن نبانی و ابوعمر دمک و ابوالسن مظالمی و ابوعلی عاصم و عبداللہ بن جعفر وغیرہ سے کثرت کے ساتھ حدیث کی سماعت کی۔

محدثین کے اقوال

امام ابوبکر الذکوانی المتوفی ۴۱۹ھ نے کہا کہ ابن مردویہ رحمہ اللہ اس بات سے بلند ہیں کہ ہم ان کی شان، فضیلت اور اُن کے علم و سیرت پر دلائل دیں وہ کثرتِ روایت اور ثقہ ہونے میں اتنے مشہور ہیں کہ کوئی ان کی بیان کردہ حدیث کی کیا تعریف کرے۔(۱)

امام شمس الدین ذھبی المتوفی ۷۴۸ھ کہتے ہیں کہ وہ حافظ مجود علامہ و محدث ہیں اور حدیث کو سمجھنے میں مہارت رکھتے تھے یقین کے اعتبار سے کمال کی مہارت رکھنے والے تھے کثرت سے حدیث بیان کرنے والے تھے جو شخص آپ کی تالیفات کو دیکھ لیتا تو اسے آپ کے حافظے کا مقام معلوم ہو جاتا۔(۲)

امام صفدی المتوفی ۷۶۴ھ نے کہا آپ حافظ، علامہ تھے آپ نے آئمہ کی احادیث کی تخریج کی اور اصفہان اور عراق کے کثیر علماء محدثین سے حدیث کی سماعت کی۔(۳)

امام ابن تغری بردی المتوفی ۸۷۴ھ نے کہا کہ وہ امام، حافظ، ثقہ تھے کثیر علماء محدثین سے سماعت کی۔(۴)

امام داؤودی المتوفی ۹۴۵ھ نے کہا کہ آپ امام، حافظ کبیر، مستند عالم تھے صحیح البخاری پر استخراج کا عمل کیا اور وہ اس شان کے لائق تھے رجال پر بصیرت رکھتے تھے طویل قوت والے اور لطیف تصنیف کے حامل تھے۔(۵)

امام ابو نعیم اصفہانی المتوفی ۴۳۰ھ نے کہا احمد بن موسیٰ بن مردویہ حافظ تھے آپ نے آئمہ و شیوخ کی حدیث و تفسیر جمع کی آپ نے کئی کتابیں تصنیف کیں۔(۶)

امام ابن العماد الحنبلی المتوفی ۱۰۸۹ھ نے کہا آپ حدیث میں امام تھے اور اس میں اعلیٰ بصیرت رکھتے تھے۔(۷)

امام ابن الغزی المتوفی ۱۱۶۷ھ نے کہا احمد بن موسیٰ بن مردویہ حافظ ابو بکر اصفہانی چوٹی کے امام اور حجت کا سمندر تھے۔(۸)

---

(۱) سیر اعلام النبلاء ج۱۷ ص۳۰۹۔ (۲) سیر اعلام النبلاء ج۱۷ ص۳۰۸۔ (۳) الوافی بالوفیات ج۸ ص۱۰۸۔

(۴) النجوم الزاھرا ۃ ج۴ ص۲۴۵۔ (۵) طبقات المفسرین ج۱ ص۹۴۔ (۶) تاریخ اصفہان ج۱ ص۲۰۶۔

(۷) شذرات الذھب ج۳ ص۱۹۰۔ (۸) دیوان الاسلام ج۴ ص۱۷۲۔

تاریخ وفات

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نوے سال کی عمر کے قریب تھے کہ آپ کی وفات ماہ رمضان المبارک میں ۴۱۰ھ کو ہوئی اس کا ذکر مشاہیر علماء کی ایک جماعت نے کیا جیسے ابو نعیم اصفہانی، ابن جوزیؒ، شمس الدین ذھبی، ابن تغری بردی، داؤودی اور ابن العماد حنبلی وغیرہ نے۔

تالیفات

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ کا شمار اُن محدثین میں ہوتا ہے جنہوں نے کثیر تصانیف تصنیف فرمائیں آپ نے مختلف علوم، علم تفسیر، حدیث، رجال، طب اور جغرافیہ وغیرہ میں تصانیف تحریر فرمائیں مگر افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ آپ کا بہت زیادہ علمی سرمایہ ضائع ہو گیا۔ تاہم آپ کی چند تصانیف کا ذکر کیا جاتا ہے جن کا علماء اعلام نے اپنی کتابوں میں ذکر کیا ہے۔ جن کی کچھ تفصیل درج ذیل ہے۔

(۱) تفسیر القرآن المسند للقرآن۔(۲) الامالی (الثلاثمیۃ مجلس)۔(۳) المستخرج علی صحیح البخاری۔(۴) کتاب الصحیح

(۵) مسند فی الحدیث۔(۶) حدیث الطیر۔(۷) التشہد طرقہ والفاظہ۔(۸) جزء فیہ انتقاء من حدیث اہل البصرۃ۔

(۹) کتاب الاربعین۔(۱۰) حدیث ردّ الشمس۔(۱۱) کتاب المتون۔(۱۲) کتاب السیرۃ۔(۱۳) مسانید الشعراء

(۱۴) کتاب الدعاء۔(۱۵) کتاب العلم۔(۱۶) الابواب۔(۱۷) کتاب الفرائد۔(۱۸) کتاب الامثال۔(۱۹) الشیوخ

(۲۰) اولاد المحدثین۔(۲۱) المعجم۔(۲۲) معجم البلدان۔(۲۳) التاریخ۔(۲۴) تاریخ اصفہان۔(۲۵) فضائل ابی بکرؓ

(۲۶) الجامع المختصر فی الطلب۔(۲۷) مانزل من القرآن فی علی۔(۲۸) کتاب المناقب۔

روایات میں آپ کے شیوخ

(۱)۔ابواسحاق ابراھیم بن اسحاق بن ابراھیم الیمابرتیؒ

(۲)۔ابواسحاق ابراھیم بن محمد بن ابراھیم الرقاعیؒ

(۳)۔ابواسحاق ابراھیم بن محمد بن حمزہ بن عمارہ بن حمزہ بن سیار بن عبدالرحمن بن حفصؒ

(۴)۔ابواسحاق ابراھیم بن محمد بن الفاخر السرنجانی المدنی الفقیہؒ

(۵)۔ابوعبداللہ احمد بن ابراھیم بن احمد الکیال المودبؒ

(۶)۔ابوجعفر احمد بن ابراھیم بن یوسف بن یزید بن بندار التمیمی الافرجی الغریرؒ

(۷)۔ابوعبداللہ احمد بن بندار بن اسحاق الاصبھانیؒ

(۸)۔ابوجعفر احمد بن جعفر بن احمد بن معبد الاصبھانیؒ

(۹)۔ابوجعفر احمد بن جعفر بن محمد المدینیؒ

(۱۰)۔ابوعمرو احمد بن الحسنؒ

(۱۱)۔ابوبکر احمد بن سلمان بن الحسن بن اسرائیل البغدادی الحنبلیؒ

(۱۲)۔ابوالحسن احمد بن عبداللہ بن احمد بن دلیل الدلیلیؒ

(۱۳)۔ابوعلی احمد بن عثمان بن احمد الابھری الخضیبؒ

(۱۴)۔ابوالحسین احمد بن عثمان بن یحیٰ بن عمرو بن بیان البزار العطشیؒ

(۱۵)۔احمد بن علی بن جیش الوازمیؒ

(۱۶)۔احمد بن کامل بن خلفؒ

(۱۷)۔ابوعمرو احمد بن محمد بن ابراھیم بن حکیم المدینی الحکیمیؒ

(۱۸)۔ابوالحسن احمد بن محمد بن احمد بن عقبہ بن المضرس الارجانیؒ

(۱۹)۔ابوالعباس احمد بن محمد بن جعفر بن عیسیٰ الضریر الوذنکابازیؒ

(۲۰)۔ابو حامد احمد بن محمد بن الحسین کو شیذالخر جانی المعاضریؒ

(۲۱)۔احمد بن محمد بن السری بن یحیٰ بن السری بن ابی دارم التمیمی الکوفیؒ

(۲۲)۔ابو علی احمد بن محمد بن عاصم الکرانیؒ

(۲۳)۔احمد بن محمد بن عبداللہ بن زیادؒ

(۲۴)۔ابو حامد احمد بن محمد بن علی بن رستتہ الصوفی الراستی الاصبھانیؒ

(۲۵)۔ابوالعباس احمد بن محمد بن علیؒ

(۲۶)۔ابوالفضل احمد بن محمد بن یوسف البلخیؒ

(۲۷)۔ابو محمد جعفر بن محمد بن جعفر الاردبیلیؒ

(۲۸)۔ابو محمد جعفر بن محمد بن جعفر الرقاعیؒ

(۲۹)۔ابو محمد الحسن بن عبدالرحمان بن خلاد الفارسی الرامھرمزیؒ

(۳۰)۔ابو عبداللہ حمزہ بن الحسین المودب الاصبھانیؒ

(۳۱)۔ابو منصور خرزاد بن اشتہ بن العباس التائیؒ

(۳۲)۔دعلج بن احمدؒ

(۳۳)۔ابو محمد سعید بن محمد بن احمد بن ابراھیم العسالؒ

(۳۴)۔ابوالقاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر الشامی الطبرانیؒ

(۳۵)۔ابوالحسن سھل بن احمد بن العباس الابھریؒ

(۳۶)۔ابو عبداللہ طاہر بن احمد بن حمدان الرازی اللاسکیؒ

(۳۷)۔ابوالحسن عباد بن العباس عباد الطالقانیؒ

جن علماء نے آپ سے روایت کی

۱۔ ابوالفضل احمد بن الحسن بن محمد بن علی الجلودی المفسرؒ

۲۔ ابوالحسین احمد عبدالرحمان بن ابی بکر محمد بن ابی علی احمد الھمدانی الزکوانیؒ

۳۔ احمد بن الفضل الباطر قانیؒ

۴۔ ابوالنوارس احمد بن الفضل بن احمد بن علی بن محمد العنبری الادیبؒ

۵۔ ابوطالب احمد بن محمد بن احمد بن محمد بن یوسف بن دینار القرشی الکندلائیؒ

۶۔ ابوبکر احمد بن محمد بن المظفر التمیمی الاصبھانی القصابؒ

۷۔ احمد بن محمد بن بھنورا ابوبکر البیھادیؒ

۸۔ ابوعلی الحسن بن عمر بن حس بن یونس الاصبھانیؒ

۹۔ ابومسعود سلیمان بن ابراھیم بن محمد بن سلیمان الملنجیؒ

۱۰۔ شیبان بن عبداللہ بن احمد بن محمد بن شیبان الاسدی المحتسب ابوالمعمر البرجیؒ

۱۱۔ ابوالقاسم عبدالرحمان بن الحافظ الکبیر ابی عبداللہ محمد بن اسحاق ابن محمد بن یحییٰ بن مندۃ العبدی الاصبھانیؒ

۱۲۔ ابوالفتح عبدالرزاق بن عبدالکریم بن عبدالواحد بن محمد بن عبدالرحمان بن محمد بن سلیمان الحسنا باذیؒ

۱۳۔ ابوالقاسم عبداللہ بن محمد بن عبداللہ بن محمد بن احمد الرقاعیؒ

۱۴۔ ابوعمرو عبدالوہاب بن الحافظ ابی عبداللہ محمد بن اسحاق بن الحافظ محمد بن یحییٰ بن مندۃ العبدی الاصبھانیؒ

۱۵۔ ابوالحسن علی بن محمد بن احمد بن عبدالرحمان بن محمد بن سلیمان الحسنا بازیؒ

۱۶۔ ابوالقسم الفضل بن محمدؒ

۱۷۔ ابوعبداللہ القاسم بن الفضل بن احمد بن احمد بن محمود الثقفیؒ

۱۸۔ ابوعبداللہ القاسم بن الفضل بن احمد بن محمود الجوباریؒ

۱۹۔ ابوبکر محمد بن ابراھیم بن علی الاصبھانیؒ

۲۰۔ ابوالخیر محمد بن احمد بن محمد بن عبداللہ بن محمد بن ھارونؒ

۲۱۔ ابو بکر محمد بن الحسن بن محمد بن احمد بن عبداللہ بن احمد بن سلیم البوانؒ

۲۲۔ ابو منصور محمد بن زکریا بن الحسن بن ذکریا بن ثابت بن عامر بن حکیمؒ

۲۳۔ ابو مطیع محمد بن عبدالواحد بن عبدالعزیز بن احمد بن زکریا الضہبیؒ

۲۴۔ ابو بکر محدم بن علی بن خولۃ الابھریؒ

۲۵۔ ابو نصر محمد بن عمر بن محمد بن عبدالرحمان الخرجانی المقریؒ

۲۶۔ ابوالفضل محمد بن الفضل الحلاوی الحافظؒ

۲۷۔ ابوالفضل محمد بن الفضل القرشؒ

۲۸۔ ابو نصر محمود بن عمر بن ابراہیم بن احمد الطھرانیؒ

۲۹۔ ابو طالب الفضل بن محمد بن طاہر الجعفریؒ

۳۰۔ ابویعقوب یوسف بن محمد بن سعید بن موسیٰ المنادی الابھریؒ

۳۱۔ سلیمان بن ابراہیم الاصبھانیؒ

۳۲۔ ابویعلی عبدالرزاق بن عمر بن ابراہیم الطھرانیؒ

۳۳۔ ابوالخیر محمد بن احمد بن ھارون الریوندی المعروف بابی بکر الشافعیؒ

۳۴۔ محمد بن احمد بن علی الفقیہؒ

۳۵۔ ابوالقاسم اسماعیل بن محمدؒ

۳۶۔ ابو منصور محمد بن احمد بن علی بن شکرویہ القاضی الاصبھانیؒ

۳۷۔ علی بن الحسن المطالبیؒ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پہلی فصل

مولا علی کرم اللہ وجہہ اسلام میں اول اور پہلے نمازی ہیں

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے اس موضوع کے حوالے سے مختلف طرق سے صحابہ کرام سے نو(۹)احادیث بیان کی ہیں۔ جن میں سے ہم صرف چار احادیث کو نقل کر رہے ہیں۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بے شک ملائکہ لوگوں کے مسلمان ہونے سے سات سال پہلے مجھ پر اور علی پر درود پڑھتے رہے ہیں۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے کہا مجھ سے بیان کیا سلیمان بن احمد بن منصور سجادہ نے اُنہوں نے کہا مجھ سے بیان کیا سھل بن صالح مروزی نے اُنہوں نے کہا ہم سے بیان کیا محمد بن عبدالرحمان نے اُنہوں نے کہا ہم سے بیان کیا حسن بن علی بصری اور کامل بن طلحہ نے ان دونوں نے کہا ہم سے بیان کیا عباد بن عبدالصمد ابو معمر نے انہوں نے کہا میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سُنا انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا فرشتے سات سال مجھ پر اور علی ابن ابیطالب رضی اللہ عنہ پر درود بھیجتے رہے ہیں وہ اس لئے کہ بجز میرے اور علیؑ کے سوا آسمان کی طرف کسی کی لا الہ الا اللہ پر شہادت دینے کی آواز بلند نہیں ہوئی تھی۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حبۃ بن جوین سے روایت نقل کی کہ اُنہوں کہا مولا علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے فرمایا اس اُمت سے ہر عبادت کرنے والے سے سات سال قبل میں نے رسول اللہؐ کے ساتھ اللہ کی عبادت کی۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے کہا ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن عاصم نے انہوں نے کہا ہم سے بیان کیا عمران اشقر نے اُنہوں نے کہا ہم سے بیان کیا قیس نے اُنہوں نے روایت کی اعمش سے اُنہوں نے عبایہ بن ربعی سے اُنہوں نے ابوایوب رضی اللہ عنہ سے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سخت مریض ہوگئے تو حضرت فاطمہؑ عیادت کے لئے تشریف لائیں حضور پر ضعف اور تکلیف کی شدت دیکھ کر رونے لگیں یہاں تک کہ انکے رخسار مبارک پر قطرات اشک جاری ہوگئے یہ دیکھ کر حضورؐ نے ارشاد فرمایا اے فاطمہؑ اللہ تعالیٰ نے تمہارے حق میں خاص مہربانی کی کہ میں نے تمہارا انکاح ایسے شخص سے کیا ہے جو اسلام لانے میں سب سے مقدم ہے اور سب سے زیادہ علم والا ہے اور سب سے زیادہ حلیم ہے اللہ تعالیٰ نے زمین کے رہنے والوں کو خوب دیکھ کر مجھے انتخاب کیا اور مجھے نبی مرسل بنایا پھر دوبارہ دیکھ کر تیرے شوہر کو منتخب کیا اور مجھے وحی بھیجی میں نے اس کے ساتھ تیرا نکاح کرکے اسے اپنا وصی بنایا۔

دوسری فصل

مولا علی کرم اللہ وجہ ابو تراب ہیں

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے کہا کہ (۱) بعض امراء نے حضرت سھل بن سعد رضی اللہ عنہ سے کہا کہ علی کو گالی دو حضرت سھل نے انکار کیا تو انہوں نے کہا اگر تم زندگی چاہتے ہو تو کہو (نعوذ باللہ) اللہ نے ابوتراب پر لعنت کی حضرت سھل بن سعد نے کہا خدا کی قسم یہ نام اُن کا خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رکھا اور حضرت علیؑ کو اپنے تمام اسماء سے یہ اسم سب سے زیادہ پسند تھا۔

تیسری فصل

حضرت علی کرم اللہ وجھہ امیر المومنین ہیں

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے اس موضوع کے حوالے سے مختلف طرق سے صحابہ کرام سے آٹھ احادیث بیان کی ہیں۔ جن میں سے ہم صرف چار احادیث کو نقل کررہے ہیں۔

ا۔ حدیث کی تدوین بنی امیہ کے زمانے میں ہوئی۔ جنھوں نے پورے ۹۰ برس تک مساجد جامع میں آل فاطمہ کی توہین کی۔ اور جمعہ میں برسر منبر حضرت علیؑ پر لعن کہلوایا۔ سینکڑوں ہزاروں حدیثیں امیر معاویہ کے فضائل میں بنوائیں۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے روایت نقل کی حذیفہ بن یمان کے غلام سالم سے انہوں نے کہا نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ ہم حضرت علیؑ کو اے امیر المومنین کہہ کر سلام کریں۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے کہا ہم سے بیان کیا محمد بن مظفر بن موسیٰ نے اُنہوں نے کہا ہم سے بیان کیا محمد بن حسین خشعی نے اُنہوں نے کہا ہم سے بیان کیا اسماعیل بن اسحاق راشدی نے اُنہوں نے کہا ہم سے بیان کیا یحیی بن سالم نے اُنہوں نے کہا ہم سے بیان کیا صباح عزلی نے انہوں نے روایت کی علاء بن مسیب سے انہوں نے ابو داؤد سے انہوں نے حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا کہ ہم کو رسول کریم نے حکم دیا کہ ہم حضرت علیؑ کو امیر المومنین کہہ کر سلام کریں۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے کہا ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن ابی دارم نے اُنہوں نے کہا ہم سے بیان کیا منذر بن محمد نے انہوں نے کہا مجھ سے بیان کیا میرے والد نے اُنہوں نے کہا مجھ سے بیان کیا میرے چچا نے انہوں نے کہا مجھ سے بیان کیا میرے والد نے اُنہوں نے روایت کی ابان بن تغلب سے اُنہوں نے ابو غیلان سے اُنہوں نے کہا مجھ سے بیان کیا ابو سعد نے یہ وہ شخص ہے جو صفین میں شہید ہوا انہوں نے کہا مجھ سے حضرت علیؑ کے غلام سالم العنتوف نے بیان کیا انہوں نے کہا میں حضرت علیؑ کے ساتھ تھا جب وہ زمین میں کاشتکاری کر رہے تھے اُن کے پاس حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ تشریف لائے تو ان دونوں نے کہا السلام علیک یا امیر المومنین ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اُن سے پوچھا گیا کیا آپ رسول ؐاللہ کی حیات میں بھی ایسا کرتے تھے حضرت عمرؓ نے کہا آپؐ نے ہمیں ایسا ہی حکم فرمایا تھا۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے بیان کیا کہ ہم سے بیان کیا حسن بن حکم الخیری نے انہوں نے کہا ہم سے سعد بن عثمان الخزار نے اُنہوں نے کہا ہم سے ابو مریم نے اُنہوں نے کہا مجھ سے داؤد بن ابی عوف نے انہوں نے کہا مجھ سے معاویہ بن ثعلبہ العلیثی نے انہوں نے کہا کیا میں تم سے ایسی بات بیان نہ کروں جس میں اختلاط نہیں میں نے کہا کیوں نہیں کہا جب حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیمار ہوئے تو انہوں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو اپنی وصیت کی تو عیادت کرنے والوں میں سے بعض نے اُن سے کہا کہ آپ کا حضرت علیؑ کو اپنی وصیت کرنے سے بہتر تھا کہ آپ اپنی وصیت امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کرتے حضرت ابوذر نے کہا خدا کی قسم میں نے اپنی وصیت سچے امیر المومنین کو کی ہے خدا کی قسم وہ اپنے ساتھ انس رکھنے والوں کے لئے ربیع (بہار) ہیں اگر تم اُن سے جُدا ہو گئے تو زمین اور لوگ تمہارا انکار کریں گے راوی نے کہا میں نے پوچھا اے ابوذر بے شک ہم جانتے ہیں کہ جو شخص اللہ کے رسولؐ کو محبوب

ہے وہی آپ کا محبوب ہے کہنے لگے ہاں ہم نے پوچھا کون ہے آپ کا محبوب، انہوں نے کہا یہ مظلوم شیخ جس کا حق چھین لیا گیا یعنی علی بن ابیطالبؑ۔

مولا علی سید المسلمین، امام المتقین، ولی المتقین، قائد الغر المحجلین، خاتم الوصیین اولی الناس بالمومنین سید ولد آدم، خیر الوصیین ہیں

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے اس موضوع کے حوالے سے مختلف طرق سے صحابہ کرام سے تیرہ احادیث بیان کی ہیں۔ جن میں سے ہم صرف تین احادیث کو نقل کر رہے ہیں۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے کہا ہم سے بیان کیا محمد بن عبدالرحمٰن بن الحسین اسدی نے انہوں نے کہا ہم سے بیان کیا یحییٰ بن العلاء رازی نے انہوں نے کہا ہم سے بیان کیا ھلال بن ابي حمید وزّان نے انہوں نے روایت کی عبداللہ بن زرارہؓ سے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا أُوحِيَ إِلَيَّ فِي عَلِيٍ ثَلَاثٌ إِنَّهُ سَيِّدُ الْمُسْلِمِينَ وَإِمَامُ الْمُتَّقِينَ وَقَائِدُ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِينَ مجھے علی کے تین القاب وحی کیے گئے کہ وہ مسلمانوں کا سردار اور متقین کا امام اور سفید پیشانی والوں کا قائد ہے۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے روایت کی احمد بن محمد بن عثمان الصیدلانی سے انہوں نے کہا ہم سے بیان کیا المنذر بن محمد بن المنذر نے انہوں نے کہا ہم سے بیان کیا احمد بن موسیٰ الخزاز نے انہوں نے کہا ہم سے بیان کیا بلید بن سلیمان اور ابوادریس نے انہوں نے روایت کی جابر سے انہوں نے محمد بن علی سے انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا کہ ایک روز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حاضر تھا تو آپؐ نے فرمایا ابھی ابھی مسلمانوں کا سردار اور مومنوں کا امیر اور سب سے زیادہ نبیوں کے قریب یہاں آئے گا اسی لمحہ حضرت علی کرم اللہ وجہ تشریف لے آئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے چہرہ مبارک اور جبین مبین کا عرق ان کے چہرہ پر اور ان کے چہرہ کا عرق اپنے چہرہ اقدس پر ملنے لگے حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے عرض کیا یا رسول اللہ آیا میرے حق میں کوئی آیت نازل ہوئی ہے آپؐ نے ارشاد فرمایا کیا آپؑ راضی نہیں کہ آپ کی منزلت مجھ سے ایسی ہے جیسے موسیٰ سے ہارون کی لیکن میرے بعد کوئی نبی نہیں، آپ میرے بھائی اور میرے وزیر ہیں اور جن کو میں اپنے بعد چھوڑوں گا ان سب سے افضل ہیں میرا قرض ادا کرنے والے اور میرے وعدے کو پورا کرنے والے اور جن امور میں لوگ میرے بعد اختلاف کریں گے آپ ان کو رفع کرنے والے ہیں آپ ان سے قرآن کے معنی بیان کریں گے جس کو وہ نہیں

جانتے ہونگے اور آپ لوگوں کے ساتھ قرآن کی تاویل پر جہاد کریں گے جیسا کہ میں نے قرآن کی تنزیل پر جہاد کیا ہے۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے کہا مجھ سے عبداللہ بن محمد بن یزید نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے محمد بن ابی یعلٰی نے اُنہوں نے کہا ہم سے اسحاق بن ابراھیم بن شاذان نے انہوں نے کہا ہم سے زکریا بن یحییٰ ابو علی الخزار البصری نے انہوں نے کہا ہم سے مندل بن علی نے بیان کیا انہوں نے اعمش سے روایت کی انہوں نے سعید بن جبیرؓ سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا ایک روز جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دحیہ کلبیؓ کی آغوش میں سر رکھے ہوئے اپنے دولتخانہ کے صحن میں استراحت فرما رہے تھے کہ جناب علیؑ تشریف لائے اور سلام کہہ کر سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حال پوچھا دحیہ کلبیؓ نے جواب دیا خیریت ہے اور کہا کہ میں آپ سے محبت رکھتا ہوں آپ کے چند مناقب مجھے معلوم ہیں جن کو آپ سے بیان کرنا چاہتا ہوں آپ تمام مومنوں کے امیر اور تمام سفید ہاتھ پاؤں اور منہ والوں کے پیشوا ہیں آپ سوائے انبیاء و مرسلین کے تمام بنی آدم کے سردار ہیں قیامت کے روز لواء الحمد آپ کے ہاتھ میں ہو گا اور آپ کا گروہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ اور اُن کے گروہ کے ساتھ جنت میں سیر کرتا ہو گا۔ کامیاب ہوا وہ شخص جس نے آپ سے محبت والفت رکھی اور نقصان اٹھایا اس نے جو آپ سے علیحدہ ہو گیا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے محب آپ کے محب ہیں اور اُن کے دشمن آپ کے دشمن ہیں وہ جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت سے ہر گز بہرہ یاب نہ ہوں گے۔ اے اللہ کے برگزیدہ میرے قریب آ۔ حضرت علیؑ اس کے قریب گئے تو اس نے سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سر اقدس اپنی آغوش سے لیکر انکی آغوش میں رکھ دیا اتنے میں سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیدار ہو کر پوچھا یہ کیسا شور تھا جناب امیر علیہ السلام نے دحیہ کلبیؓ کا تمام ماجرا عرض کیا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ دحیہ کلبیؓ نہیں تھے بلکہ جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے تھے تاکہ جن ناموں سے پروردگار نے تمہیں ممتاز کیا ہے ان سے تمہیں آگاہ کریں اللہ تعالٰی نے تمہاری محبت مومنین کے سینوں میں القا کر دی ہے اور تمہارا خوف کافروں کے دل میں ڈال دیا ہے۔

مولا علی یعسوب المومنین سیّدا لمسلمین ،امام المتقین ، قائد الغرا لمحجلین الصدیق الا کبر ، الفاروق الا عظم ہیں

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے اس موضوع کے حوالے سے مختلف طرق سے صحابہ کرام سے چھ احادیث بیان کی ہیں۔ جن میں سے ہم صرف تین احادیث کو نقل کر رہے ہیں۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے کہا ہم سے بیان کیا محمد بن عبداللہ بن حسین نے اُنہوں نے کہا ہم سے بیان کیا عبداللہ بن احمد بن عامر الطائی نے انہوں نے کہا مجھ سے بیان کیا میرے والد نے انہوں نے کہا مجھ سے بیان کیا علی بن موسیٰ الرضاؑ نے انہوں نے کہا مجھ سے بیان کیا میرے والد موسیٰ بن جعفرؑ نے انہوں نے کہا مجھ سے بیان کیا میرے والد جعفر بن محمدؑ نے انہوں نے کہا مجھ سے بیان کیا میرے والد محمد بن علیؑ نے انہوں نے کہ مجھے سے بیان کیا میرے والد علی بن الحسینؑ نے انہوں نے کہا مجھ سے بیان کیا میرے والد حسین بن علیؑ سے انہوں نے کہا مجھ سے بیان کیا میرے والد علی بن ابی طالبؑ نے انہوں کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا يَا عَلِيُّ إِنَّكَ سَيِّدُ الْمُسْلِمِينَ وَ إِمَامُ الْمُتَّقِينَ وَقَائِدُ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِينَ وَيَعْسُوبُ الْمُؤْمِنِينَ اے علیؑ آپ مسلمانوں کے سردار اور متقیوں کے امام اور سفید پیشانی والوں کے پیشوا اور مومنین کے امیر ہیں۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے کہا ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن عاصم نے انہوں نے کہا ہم سے بیان کیا عمران بن عبدالرحیم نے انہوں نے کہا ہم سے بیان کیا عبدالسلام بن صالح بن ابی الصلت نے انہوں نے کہا ہم سے بیان کیا علی بن ھاشم بن البرید نے انہوں نے کہا ہم سے بیان کیا محمد بن عبداللہ بن عبداللہ بن ابی رافع مولی النبی نے انہوں نے کہا مجھ سے بیان کیا میرے والد نے انہوں نے کہا مجھ سے بیان کیا میرے جدّ نے انہوں نے روایت کی حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے فرمایا أَنْتَ أَوَّلُ مَنْ آمَنَ بِي وَصَدَّقَنِي وَانتَ أَوَّلُ مَنْ يُصَافِحُنِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ اَنتَ صَدِيقُ الأكبرو اَنْتَ الْفَارُوقِ الَّذِى يَفْرِقُ بَيْنَ الْحَقِّ وَ الْبَاطِلِ وَ اَنتَ يَعْسُوبُ الْمُؤمِنِينَ وَ الْمَالُ يَعْسُوبُ الظُّلَمَةِ آپ پہلے شخص ہیں جو مجھ پر

ایمان لائے اور میری تصدیق کی اور آپ پہلے شخص ہیں جو روز قیامت مجھ سے مصافحہ کریں گے اور آپ صدیق الاکبر ہیں اور آپ فاروق ہیں جس نے حق اور باطل کو جدا کیا اور آپ مومنین کے بادشاہ ہیں اور مال ظلمت کا بادشاہ ہے۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے کہا ہم سے بیان کیا سلیمان بن احمد نے انہوں نے کہا ہم سے بیان کیا عبداللہ بن داھر نے انہوں نے کہا مجھ سے بیان کیا میرے والد نے انہوں نے روایت کی اعمش سے انہوں نے عبادۃ الاسدی سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا کہ عنقریب فتنہ ظاہر ہوگا اگر تم میں سے کوئی اسے پالے تو اُس پر دو چیزیں لازم ہیں کتاب اللہ اور علی بن ابیطالبؑ، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا جبکہ انہوں نے علی بن ابی طالبؑ کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا کہ یہ پہلا شخص ہے جو مجھ پر ایمان لایا اور یہ پہلا شخص ہے جو روز قیامت مجھ سے مصافحہ کرے گا یہ اس اُمت کا فاروق ہے جس نے حق اور باطل کے درمیان فرق کیا اور یہ مومنین کا یعسوب ہے اور مال ظلمت کا امیر ہے اور یہ صدیق الاکبر ہے اور یہ میرا دروازہ ہے جس سے اندر آیا جاتا ہے۔

مولا علی صفوۃ اللہ، ولی اللہ، حجۃ اللہ ہیں

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت ہے عَلِیٌّ صَفْوَۃُ اللّٰہِ علی اللہ کا برگزیدہ ہے۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا میرے جدّ نے انہوں نے کہا مجھ سے بیان کیا محمد بن علی نے انہوں نے کہا مجھ سے بیان کیا علی بن شہمرد نے انہوں نے کہا مجھ سے بیان کیا جعفر بن احمد نے انہوں نے کہا مجھ سے بیان کیا موسیٰ بن اسماعیل بن موسیٰ بن جعفر نے انہوں نے روایت کی اپنے والد سے انہوں نے اپنے جد موسیٰ بن جعفرؑ سے انہوں نے اپنے والد جعفر بن محمدؑ سے انہوں نے اپنے والد محمد بن علیؑ سے انہوں نے اپنے والد علی بن الحسینؑ سے انہوں نے اپنے والد حسین بن علیؑ سے انہوں نے اپنے والد علی بن ابی طالبؑ سے انہوں نے فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب مجھے معراج کی رات آسمان پر لے جایا گیا۔ میں نے دیکھا جنت کے دروازہ پر سونے سے لکھا ہوا ہے رَاَیْتُ عَلَی بَابِ الْجَنَّۃِ مَکْتُوبًا بِالذَّھَبِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ حَبِیْبُ اللّٰہِ، عَلِیٌّ وَلِیُّ اللّٰہِ، فَاطِمَۃُ اَمَۃُ اللّٰہِ الْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ صَفْوَۃُ اللّٰہِ، عَلٰی مُبْغِضُھُمْ لَعْنَۃُ اللّٰہِ ۔

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں محمدؐ اللہ کے حبیب ہیں علیؑ اللہ کا دوست ہے، فاطمہؑ خدا کی کنیز ہیں حسنؑ اور حسینؑ اللہ کے برگزیدہ ہیں ان سے بغض رکھنے والوں پر خدا کی لعنت ہے۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے اپنی اسناد سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اَنَا وَعَلِیٌّ حُجَّۃُ اللّٰہِ عَلیٰ عِبَادِہٖ میں اور علی اللہ کے بندوں پر اللہ کی حجت ہیں۔

چوتھی فصل

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ سلم کی مولا علی کرم اللہ وجہ سے محبت

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے اپنی اسناد کے ساتھ عبداللہ بن صامت سے انہوں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کی فرمایا کہ ہم بارگاہ رسالتؐ میں حاضر ہوئے اور سوال کیا کہ اصحاب میں آپؐ کو زیادہ محبوب کون ہے تا کہ اگر کوئی خلاف شرع بات ظاہر ہو تو ہم اُن کے ساتھ ہوں اور اگر کوئی مصیبت آجائے تو ہم ان کی پناہ میں آجائیں فرمایا یہ علیؑ تم میں اسلام اور صلح کے اعتبار سے سب سے مقدم ہے۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے کہا عمرہ سے روایت ہے انہوں نے کہا مجھ سے معاذۃ الغفاریہ نے بیان کیا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معیت میں غزوات میں جایا کرتی تھی اور مریضوں کی دیکھ بھال اور زخمیوں کا علاج کرتی تھی ایک دن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ کے گھر آئی تو مولا علیؑ وہاں سے نکلے میں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ فرماتے سنا یہ یعنی علی مجھے تمام مردوں میں سب سے زیادہ محبوب اور سب سے زیادہ معزز ہے پس تم میرے لئے اس کے حق کی پہچان کرو اور اسے معزز رکھو۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے کہا ہم سے بیان کیا عبدالرحمان بن محمد بن حماد نے انہوں نے کہا ہم سے بیان کیا القاسم بن علی ابن منصور الطائی نے انہوں نے کہا ہم سے بیان کیا اسماعیل بن ابان نے انہوں نے کہا ہم سے بیان کیا عبد اللہ بن مسلم العلائی نے انہوں نے اپنے باپ سے روایت کی انہوں نے ابراھیم سے انہوں نے علقمہ سے انہوں نے اسود سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے فرمایا جبکہ آپ اُس وقت میرے گھر میں وصال کے قریب تھے کہ میرے حبیب کو بلاؤ میں نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو بلایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن کی طرف سر اُٹھا کر دیکھا پھر اپنا سر اقدس رکھ دیا پھر فرمایا میرے حبیب کو بلاؤ میں نے کہا تم پر افسوس تم علی ابن ابیطالبؑ کو بلاؤ اللہ کی قسم آپؐ ان کے علاوہ کسی کا ارادہ نہیں رکھتے چنانچہ جب علیؑ آئے تو حضور سیدھے بیٹھ گئے اور جو کپڑا اوپر تھا اُس کو ہٹایا چنانچہ علیؑ کو اُس کپڑے میں داخل کر لیا اور اپنا سر اُن کی

گود میں رکھا یہاں تک کہ آپ کی روح مبارک پرواز کر گئی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہاتھ حضرت علی کرم اللہ وجہ پر تھا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حضرت علی کرم اللہ وجہ کی ولایت اور محبت پر ابھارنا

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے اس موضوع کے حوالے سے مختلف طرق سے صحابہ کرام سے چھ احادیث بیان کی ہیں۔ جن میں سے ہم صرف تین احادیث کو نقل کر رہے ہیں۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے ابوہارون العبدی سے روایت کیا ہے اس نے کہا میں وہی رائے رکھتا تھا جو خوارج کی رائے ہے مگر جب میں ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا تو میں نے اُن سے سُنا وہ فرماتے لوگوں کو پانچ چیزوں کا حکم دیا گیا پس انہوں نے چار پر عمل کیا اور ایک کو ترک کر دیا ایک شخص نے اُن سے پوچھا اے ابوسعید وہ چار کونسی ہیں جن پر لوگوں نے عمل کیا انہوں نے کہا وہ نماز زکوۃ وحج وماہ رمضان کے روزے ہیں اُس شخص نے پوچھا اور وہ ایک کونسی چیز ہے جو انہوں نے چھوڑ دی ابوسعید رضی اللہ عنہ نے کہا وہ حضرت علی بن ابیطالب رضی اللہ عنہ کی ولایت ہے اُس نے پوچھا کیا ولایت بھی اُن کے ساتھ فرض ہے ابوسعید نے کہا ہاں اُس نے کہا پھر لوگوں نے کفر کیا کہا اس میں میرا کیا گناہ ہے۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے اسناد کے ساتھ زید بن علی سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے جدّ سے انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی فرمایا اے علی رضی اللہ عنہ اگر بندہ اللہ کی اتنی عبادت کرے جتنا نوح علیہ السلام نے اپنی قوم میں قیام کیا اور مثل احد پہاڑ کے اللہ کی راہ میں سونا خرچ کرے اور عمر اتنی لمبی پائے کہ ہزار سال پا پیادہ حج کرے اس کے بعد وہ صفا اور مروہ کے درمیان مظلوم قتل کر دیا جائے مگر اے علی رضی اللہ عنہ تم سے الفت نہ رکھتا ہو وہ جنت کی خوشبو بھی نہ سونگھ سکے گا اور نہ جنت میں داخل کیا جائے گا۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے کہا ہم کو خبر دی عبدالباقی بن قانع نے انہوں نے کہا ہم کو خبر دی محمد بن زکریا بن دینار نے انہوں نے کہا ہم کو خبر دی عمیر بن عمران نے انہوں نے کہا ہم کو خبر دی سلیمان بن عمرو النخعی نے انہوں نے روایت کی ربعی بن خراش سے انہوں نے حذیفہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے حسین بن علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا ہوا ہے آپ نے فرمایا اے لوگو حسین رضی اللہ عنہ کا جدّ یوسف بن یعقوب

کے جدّ سے اللہ کے نزدیک زیادہ مکرم ہے یہ حسینؑ بھی جنتی ہے اور اس کا باپ بھی جنتی ہے اس کی ماں بھی جنتی ہے اور اس کا بھائی بھی جنتی ہے اس کے محب بھی جنتی ہیں اور اس کے محبوب کے محب بھی جنتی ہیں۔

حضرت علی کرم اللہ وجہ کی طرف دیکھنا عبادت ہے

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے اس موضوع کے حوالے سے مختلف طرق سے صحابہ کرام سے تیرہ احادیث بیان کی ہیں۔ جن میں سے ہم صرف چھ احادیث کو نقل کر رہے ہیں۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے عمرہ سے روایت کیا ہے انہوں نے کہا مجھ سے معاذۃ الغفاریہ نے کہا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معیت میں غزوات میں سفر پر جایا کرتی تھی میری ڈیوٹی مریضوں اور زخمیوں کے علاج پر ہوتی تھی پس ایک دن میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ کے گھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئی تو وہاں سے علی باہر نکل رہے تھے پس میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ فرماتے سُنا النُّظُرُ اِلٰی عَلِیٍ عِبَادَۃٌ علی کی طرف دیکھنا عبادت ہے۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حکیم بن بھز سے روایت کی انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے جد سے انہوں نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی کرم اللہ وجہ سے فرمایا مَنْ مَاتَ مِنْ اُمَّتِي وَھُوَ یُبْغِضُکَ مَاتَ یَھُوْدِیاً اَوْ نَصْرَانِیاً میری اُمت سے جو اس حال میں مرا کہ تم سے بغض رکھتا ہو وہ یہودی مرا یا نصرانی مرا۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے روایت کی احمد بن محمد بن الصباح نیشاپوریؒ سے انہوں نے عبداللہ بن احمد بن حنبلؒ سے انہوں نے احمد سے انہوں نے کہا میں نے سنا شافعی سے انہوں نے کہا میں نے سُنا مالک بن انس سے انہوں نے کہا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا مَا کُنَّا نَعْرِفُ الرَّجُلَ لِغَیْرِ اَبِیْہِ اِلَّا بِبُغْضِ عَلِیِّ بْنِ ابی طالب ہم کسی آدمی کے اُس کا غیر باپ سے ہونے کو نہیں پہچانتے تھے مگر حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی بغض کی وجہ سے۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے کہا ہم سے بیان کیا عبدالرحمان بن محمد بن مسلم نے انہوں نے کہا ہم سے بیان کیا خنصیب بن نفیل ابن مسلم اچھی نے انہوں نے کہا ہم سے بیان کیا بکر بن احمد نے انہوں نے کہا ہم سے بیان کیا اسحاق بن اسماعیل نے انہوں نے روایت کی شریک سے انہوں نے سلام سے انہوں نے کہا شعبی نے کہا ہم نہیں جانتے علی کے بارے میں کیا کریں اگر اُن سے محبت کرتے ہیں تو تنگ دست و مفلس ہوتے ہیں اور اگر اُن سے بغض رکھتے ہیں تو کافر ہوتے ہیں۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے بیان کیا کہ نافع بن ارزق نے عبداللہ بن عمر کو کہا میں علی سے بغض رکھتا ہوں نافع نے کہا عبداللہ بن عمر نے اس کے جواب میں کہا تو اللہ سے بغض رکھتا ہے کیا تو ایسے آدمی سے بغض رکھتا ہے جن کی سابقیت دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روایت بیان کی کہ آپ نے فرمایا علی میں شک کرنے والا قبر سے اس حالت میں اٹھے گا کہ اس کی گردن میں آگ کا طوق ہو گا اس میں تین سو شعلے ہونگے ہر شعلہ پر ایک شیطان ہو گا جو اُس کا منہ آلودہ کرے گا حتی کہ وہ حساب کے مقام پر کھڑا ہو گا۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے حسد کا نتیجہ

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے کہا ہم سے بیان کیا عبدالخالق بن محمد بن مروان نے انہوں نے کہا ہم سے بیان کیا میرے والد نے انہوں نے کہا ہم سے بیان کیا مسیح بن محمد نے انہوں نے کہا مجھ سے بیان کیا سلام بن ابی عمرۃ نے انہوں نے روایت کی ابن سیرین سے انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مَنْ حَسَدَ عَلِيًّا فَقَدْ حَسَدَنِي وَ مَنْ حَسَدَنِي فَقَدْ كَفَرَ جس نے علی سے حسد کیا اُس نے مجھ سے حسد کیا اور جس نے مجھ سے حسد کیا اس نے کفر کیا۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو اذیت اور گالی دینے کا نتیجہ

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے اسناد کے ساتھ محمد بن عبداللہ انصاری سے روایت کی انہوں نے جابر انصاری رضی اللہ عنہ سے انہوں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا میں نے (کسی معاملہ میں) علی سے زیادتی کی پس میں نے نبی کریم صی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملاقات کی تو آپؐ نے فرمایا اے عمرؓ تم نے مجھے اذیت دی ہے میں نے عرض کیا میں اُس شخص سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں جو رسول اللہ کو اذیت دے فرمایا تم نے مجھے علیؓ کے متعلق اذیت دی ہے اور جس نے علیؓ کو اذیت دی اُس نے مجھے اذیت دی۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے اپنی اسناد کے ساتھ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی وہ بینائی ختم ہونے کے بعد ایک دن قریش کی مجلس کے پاس سے گزرے تو وہ حضرت علی کرم اللہ وجہ کو گالیاں دے رہے تھے آپ نے اپنے ساتھ والے آدمی سے کہا مجھے ان کے پاس لے چلو جب آپ اُن کے پاس پہنچے تو فرمایا تم میں کون ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بُرا بھلا کہہ رہا ہے انہوں نے کہا سبحان اللہ جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم کو گالی دی اُس نے کفر کیا عبداللہ ابن عباس نے کہا تم میں کس نے علی بن ابی طالبؓ کو گالی دی انہوں نے کہا اس شخص نے پس عبداللہ ابن عباسؓ نے ان سے کہا گواہ ہو جاؤ کہ بے شک میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہتے ہوئے سُنا مَنْ سَبَّ عَلِیاً فَقَدْ سَبِّنِی وَ مَنْ سَبِّنِی فَقَدْ سَبَّ اللہ جس نے علی کو گالی دی اُس نے مجھے گالی دی اور جس نے مجھے گالی دی اُس نے اللہ کو گالی دی۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے کہا معاویہ منبر پر علیؓ پر (نعوذ باللہ) لعنت کرتا اور اپنے عمّال کو لکھ کر بھیجا کہ وہ اپنے منبروں پر لعنت کریں پس عمّال نے ایسا ہی کیا۔

پانچویں فصل

حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا ایمان اور تقویٰ

جبرئیل علیہ السلام نے مولا علی علیہ السلام کے ایمان کی ٹھنڈک محسوس کی

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے کہا ہم سے بیان کیا سلیمان بن احمد نے انہوں نے کہا ہم سے بیان کیا محمد بن یوسف بن بشر الھروی نے انہوں نے کہا ہم سے بیان کیا عبید اللہ بن الفضل بن عبداللہ بن صالح بن علی بن عبداللہ بن عباس نے انہوں نے کہا ہم سے بیان کیا اسحاق بن ایوب بن سوید نے انہوں نے کہا مجھ سے بیان کیا ابو ایوب نے انہوں نے روایت کی سوید سے انہوں نے ابی حلبس یونس بن میسرہ بن حلبس سے انہوں نے ابی عبیدہ صاحب سلیمان بن عبد الملک سے اُس نے کہا کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز کے پاس کچھ لوگ علی بن ابیطالبؓ کی شان میں تنقیص کر رہے تھے حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے منبر پر چڑھ کر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی اور جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھا اور حضرت علیؓ کے فضائل اور سابق الاسلام ہونے کا ذکر کیا اس کے بعد فرمایا مجھ سے بیان کیا عراک بن مالک الغفاری نے انہوں نے حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی انہوں نے فرمایا کہ ایک روز سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے پاس تشریف لائے کہ ناگہاں حضورؐ کے پاس جبرئیل علیہ السلام تشریف لا کر اُن سے سرگوشی کرنے لگے جب سرگوشی کر چکے تو حضورؐ ہنسنے لگے میں نے عرض کیا یا رسولؐ اللہ میرے ماں باپ آپؐ پر فدا ہوں آپؐ کیوں ہنسے ہیں، تو آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ جبرئیل نے مجھے سے بیان کیا کہ میرا ایک چراہ گاہ سے گزر ہوا

وہاں علیؓ اپنے اونٹ چراتے ہوئے سوگئے تھے ان کا سینہ کھلا ہوا تھا میں نے ان پر کپڑا الوٹا دیا ان کے ایمان کی ٹھنڈک میرے دل کو محسوس ہوئی۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے بیان کیا کہ مجھے خبر دی سلیمان بن احمد نے اُن کو احمد بن رشدین مصری نے اُن کو احمد بن ابراھیم عوفی نے اُن کو احمد بن ابی حکم نے انہوں نے شریک ابن عبداللہ نخفی سے انہوں نے ابو وقاص سے انہوں نے محمد بن حماد بن ثابت سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سنا کہ بے شک علی کے محافظ فرشتے کرماً کاتبین دونوں اس بات پر فخر کرتے ہیں کہ وہ علیؓ کے ساتھ ہیں اس لئے کہ وہ کبھی بھی اللہ کی طرف ایسی چیز نہیں لے کے گئے جس سے وہ ناراض ہو۔

چھٹی فصل

حضرت علی کرم اللہ وجہ شہر علم و حکمت کا دروازہ ہیں

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے اس موضوع کے حوالے سے مختلف طرق سے صحابہ کرام سے پانچ احادیث بیان کی ہیں۔ جن میں سے ہم صرف دو احادیث کو نقل کر رہے ہیں۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حسن بن علی سے انہوں نے اپنے والد سے مرفوعاً روایت کی ہے کہ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا أَنَا مَدِينَةُ الْعِلْمِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا فَمَنْ أَرَادَ الْعِلْمَ فَلْيَأْتِ الْبَابِ میں علم کا شہر ہوں اور علیؓ اس کا دروازہ ہے پس جو علم کا ارادہ کرے وہ دروازہ سے آئے۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حسن بن محمد کے طریق سے روایت نقل کی اُنہوں نے جریر سے انہوں نے محمد بن قیس سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے علیؓ سے روایت کی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا أَنَا دَارُ الْحِكْمَةِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا میں حکمت کا گھر ہوں اور علیؓ اس کا دروازہ ہیں۔

حضرت علی کرم اللہ وجہ تمام صحابہ کرامؓ سے زیادہ عالم ہیں

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے اس موضوع کے حوالے سے مختلف طرق سے صحابہ کرام سے بارہ احادیث بیان کی ہیں۔ جن میں سے ہم صرف آٹھ احادیث کو نقل کر رہے ہیں۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت مسروق سے روایت کی ہے کہ میں نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب کو سونگھا پس مجھے معلوم ہوا کہ ان کا علم عمر رضی اللہ عنہ اور عبداللہ ابن مسعود اور ابودرداا اور معاذ بن جبل اور زید بن ثابت اور علی رضوان اللہ علیہم اجمعین کی طرف منتہیٰ ہوتا ہے پھر میں نے ان سب بزرگوار کو سونگھا پس مجھے معلوم ہوا کہ ان کا علم دو آدمیوں کی طرف یعنی علیؓ اور عبداللہ بن مسعودؓ کی طرف منتہیٰ ہوتا ہے پھر میں نے ان دونوں صاحبوں کو سونگھا پس مجھے معلوم ہوا کہ عبداللہ بن مسعودؓ پر حضرت علیؓ فضیلت رکھتے ہیں۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے عمر بن علی بن الحسین بن علی سے روایت نقل کی انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے جد سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ علیؓ اللہ کے بارے میں سب سے زیادہ علم رکھنے والا اور تمام لوگوں سے زیادہ شدید محبت کرنے والا اور سب لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَسُول الله کہنے والوں سے زیادہ تعظیم والا ہے۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کیا کہ آپؓ نے فرمایا جب میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کرتا تو آپ جواب دیتے اور جب وہ خاموش ہو جاتے تو میں گفتگو کرتا تھا۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ بیان فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کو ایک مصیبت و مشکل کا سامنا ہوا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں اکٹھا کیا اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے کہا کہ آپ بات کریں آپ ان میں سب سے زیادہ بہتر اور سب سے زیادہ علم والے ہیں۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے ابی بن کعب سے روایت کیا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے لَاعَاشَ عُمَرُ لِمُعْضِلَةٍ لَيْسَ لَهَا أَبُو الْحَسَنُ عمر ایسی مشکل کے لئے زندہ نہ رہے جس کے حل کے لئے ابوالحسن موجود نہ ہوں۔

حافظ ابن مردویہ نے کہا روایت میں ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے لَوْلَا عَلِيٌّ لَهَلَكَ عُمَرُ اگر علیؓ نہ ہوتے تو عمرؓ ہلاک ہو جاتا۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا فرمایا کہ میں نے حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ سے سوال کیا کہ سورۃ برات میں بسم اللہ الرحمن الرحیم کو کیوں نہیں لکھا جاتا تو آپ نے فرمایا اس لئے کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم امان ہے اور سورۃ برات تلوار کے ساتھ نازل ہوئی۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت سلیم بن عار رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا آدمی کے خوابوں پر تعجب ہے اس کی خوابیں ایسی ہوتی ہیں جیسے ہاتھ سے پکڑی ہوئی چیز دوسرا آدمی خواب دیکھتا ہے اس کی خوابیں کچھ بھی نہیں ہوتیں، حضرت علی بن ابیطالب کرم اللہ وجہہ نے فرمایا اے خلیفہ کیا میں آپ کو اس بارے میں آگاہ نہ کروں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اللهُ يَتَوَفَّى الْأَنْفُسَ حِينَ مَوْتِهَا وَالَّتِي لَمْ تَمُتْ فِي مَنَامِهَا فَيُمْسِكُ الَّتِي قَضٰى عَلَيْهَا الْمَوْتَ وَيُرْسِلُ الْأُخْرٰى إِلٰى أَجَلٍ مُسَمًّى اللہ جانوں کو ان کی موت کے وقت وفات دیتا ہے اور جو نہ مریں انہیں انکی نیند کی حالت میں پھر جس پر موت کا حکم فرمادیتا ہے اسے روک لیتا ہے اور دوسرے کو ایک مقرر مدت تک چھوڑ دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام روحوں کو قبض کرلیتا ہے جبکہ وہ نفس اللہ تعالیٰ کے ہاں آسمان میں ہوتا ہے تو وہ سچے خواب ہوتے ہیں اور جو وہ دیکھے جب اسے جسموں کی طرف بھیجا گیا ہو راستے میں شیاطین اسے اُچک لیتے ہیں وہ اس سے جھوٹ بولتے ہیں اور باطل چیزوں کی خبریں دیتے ہیں۔ حضرت عمر حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی گفتگو سے متعجب ہوئے۔

مولا علی کرم اللہ وجہہ تمام صحابہ میں بڑے قاضی ہیں

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے اس موضوع کے حوالے سے مختلف طرق سے صحابہ کرام سے چار احادیث بیان کی ہیں۔ جن میں سے ہم صرف تین احادیث کو نقل کررہے ہیں۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے بیان کیا ہم کو خبر دی عبداللہ بن جعفر نے اُنہوں نے کہا ہم سے بیان کیا یونس بن حبیب نے اُن سے ابوداؤد نے اُن سے شعبہ نے اُنہوں نے روایت کی عمرو بن مرہ سے انہوں نے سُنا ابوالبختری سے انہوں نے بیان کیا میں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو فرماتے سنا کہ نبی علیہ السلام نے جب مجھے یمن کی طرف بھیجا تو میں اس وقت نوخیز تھا میں نے نبی علیہ السلام سے عرض کیا کہ آپ مجھے ایک ایسی قوم کی طرف بھیج رہے ہیں جہاں لوگوں میں آپس میں اختلافات اور جھگڑے بھی ہونگے اور مجھے فیصلہ کرنے کا کوئی علم نہیں فرمایا اللہ تمہاری زبان کو صحیح راستے پر چلائے گا اور تمہارے دل کو مضبوط رکھے گا حضرت علی کرم اللہ وجہ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد کبھی بھی دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ کرنے میں مجھے کوئی شک نہیں ہوا۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے طریق کثیرہ کے ساتھ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ایک واقعہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کوسنایا گیا کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے پاس یمن میں تین آدمی آئے جو ایک بچے کے بارے میں جھگڑ رہے تھے ان میں سے ہر ایک یہ گمان کر رہا تھا کہ اُس نے ایک ہی طہر میں اس بچے کی ماں سے جماع کیا ہے اور یہ دور جاہلیت میں ہوا تھا تو مولا علی کرم اللہ وجہہ نے ان کے نام سے بچے کے لئے قرعہ ڈالا تو ان میں سے ایک کا نام نکلا بچہ اس کو دے دیا گیا اور دوسرے دونوں کے لئے دو ثلث دیت دینے کا حکم دیا اور آئندہ ایسا کرنے سے منع کیا سرکار نے فرمایا تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے ہم اہل بیت میں سے ایسا شخص پیدا فرمایا جو حضرت داؤد علیہ السلام کے طریقے پر فیصلہ کرتا ہے۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں شرابی کو ہاتھوں، جوتوں اور ڈنڈوں سے مارا جاتا تھا یہاں تک کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس جہان فانی سے پردہ فرمایا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کاش ہم اس کے لئے خاص سزا معین کر دیتے تو رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں جو اسے مارا کرتے تھے اسی کی طرف وہ مائل ہوئے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ چالیس کوڑے مارتے رہے یہاں تک کہ آپ کا وصال ہو گیا پھر اس کے بعد حضر عمر رضی اللہ عنہ آئے اسی طرح چالیس کوڑے مارتے رہے یہاں تک کہ مہاجرین سے ایک آدمی لایا گیا جس نے شراب پی لی تھی اُسے کوڑے مارنے کا حکم دیا تو اس آدمی نے کہا تم مجھے جو کوڑے مارتے ہو میرے اور تمہارے درمیان اللہ کی کتاب مانع ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی کتاب میں تو کہاں پایا جاتا ہے کہ میں تجھے کوڑے نہ ماروں تو اس نے کہا اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ اٰمَنُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ فِيْمَا طَعِمُوا بے شک میں اُن لوگوں میں سے ہوں جو ایمان لائے اور نیک اعمال کئے پھر کہا اللہ کا فرمان ہے ثُمَّ اتَّقَوْا وَ اَحْسَنُوا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیساتھ بدر اور اُحد، خندق اور تمام غزوات میں حاضر ہوا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا تم اسے جواب نہیں دو گے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنھا نے فرمایا یہ آیات تو گزرے ہوؤں کے لئے معذرت اور بعد والوں کے لئے بطور حجت نازل ہوئی ہیں گزرے ہوؤں کے لئے عذر اس لئے ہے کیونکہ شراب کے حرام ہونے سے پہلے وہ فوت ہو گئے تھے اور بعد والوں کے لئے حجت اس طرح ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَ الْاَنْصَابُ وَ الْاَزْلَامُ (المائدہ ۹۰) اگرچہ وہ مومن ہے اللہ تعالیٰ نے اسے شراب پینے سے منع فرمایا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا آپ کی کیا رائے ہے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا ہماری رائے یہ ہے جب ایک آدمی شراب پیتا ہے تو اُسے نشہ ہو جاتا ہے

جب اُسے نشہ ہوتا ہے تو وہ یاوہ گوئی کرتا ہے جب وہ یاوہ گوئی کرتا ہے تو بہتان لگاتا ہے اور جھوٹا بہتان لگانے والے پر اسی کوڑے ہوتے ہیں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسی ۸۰ کوڑے مارنے کا حکم دیا۔

ساتویں فصل

مولا علی کرم اللہ وجہ امت میں سب سے بڑے زاہد اور امانت دار ہیں

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے اس موضوع کے حوالے سے مختلف طرق سے صحابہ کرام سے چھ احادیث بیان کی ہیں۔ جن میں سے ہم صرف پانچ احادیث کو نقل کر رہے ہیں۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے بیان کیا کہ ہم سے بیان کیا عبداللہ بن محمد بن جعفر نے اُن سے حسن بن محمد نے اُن سے ابوزرعہ نے اُن سے اسماعیل بن موسیٰ نے ان سے ابو معاذ صالح بن میثم نے اُنہوں نے روایت کی حارث بن حصیرہ سے اُنہوں نے کہا حضرت عمر بن عبدالعزیز علیہ الرحمہ نے فرمایا ہمیں اس اُمت میں کسی ایک شخص کا بھی پتہ نہیں چلا کہ جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے زیادہ بڑا زاہد ہو۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے ابو مریم السلوی سے روایت نقل کی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے علی بے شک اللہ تبارک وتعالیٰ نے تمہیں ایسی زینت سے مزین کیا ہے جو اسے سب سے زیادہ پسند ہے اس کا کوئی بندہ ایسی زینت سے مزین نہیں ہوا جسے وہ اس سے زیادہ پسند کرتا ہو وہ تمہارا دنیا میں زہد اختیار کرنا ہے پس تجھے کو ایسا بنایا ہے کہ تجھے دنیا سے اور دنیا کو تجھ سے کوئی چیز نہیں ملی۔ تجھ کو مسکینوں کی محبت دی گئی وہ تیری اتباع میں راضی اور تیرے امام ہونے سے خوش ہیں۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے بیان فرمایا جب حضرت علی کرم اللہ وجہ یمن سے واپس آئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف جلدی کی اور اپنے ساتھ والوں پر ایک آدمی کو خلیفہ بنایا اس نے سارے لوگوں کو وہ لباس پہنا دیے جو حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے پاس تھا جب حضرت علی کرم اللہ وجہہ واپس لشکر کے پاس آئے تو آپ ان سے ملنے کے لئے باہر آئے تو آپ نے انہیں لباس میں دیکھا تو فرمایا تمہاری ہلاکت ہو یہ کیا ہے اس نے کہا میں نے انہیں یہ لباس اس لئے پہنایا ہے کہ جب یہ لوگوں میں جائیں تو خوبصورت لگیں تو حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا تیری ہلاکت ہو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس پہنچنے سے پہلے ہی؟ فرمایا لوگوں سے کپڑے اتروا کر واپس سامان میں رکھو۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے بیان کیا ہم کو خبر دی ابو بکر شافعی نے اُن کو معاذ بن مثنیٰ نے اُن کو مسدد نے اُن کو عبداللہ بن داؤد نے انہوں نے روایت کی زید بن اسامہ سے اُنہوں نے سعید رجانی سے اُنہوں نے فرمایا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے سات درہموں میں دو انجبانی کرتے خریدے اُن میں سے ایک حضرت قنبر رضی اللہ عنہ کو پہنایا۔ جب آپ نے اپنی قمیض پہنی تو اچانک نظر آیا کہ ان کی شلوار میں چمڑے کے پیوند لگے ہوئے تھے۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے بیان کیا ہم کو خبر دی ابو بکر الشافعی نے اُنکو معاذ بن مثنیٰ نے اُن کو مسدد نے اُن کو عبداللہ بن داؤد نے انہوں نے روایت کی ربح سے اُنہوں نے ابو موسیٰ سے انہوں نے عبداللہ بن ابو سفیان سے فرمایا عراق کے دو تاجروں نے مجھے اور حضرت حسنؓ و حضرت حسینؓ کو ایک ایک چادر ہدیہ دی حضرت علیؓ نے جمعہ کے دن مدائن میں خطبہ ارشاد فرمایا جب آپ نے دونوں شہزادوں کے اوپر چادروں کو دیکھا تو فرمایا یہ چادریں کس نے دی ہیں اُنہوں نے کہا یہ ہم کو عراق کے دو تاجروں نے دی ہیں آپ نے وہ چادریں شہزادوں سے لیکر بیت المال میں رکھوادیں۔

آٹھویں فصل

مولا علی کرم اللہ وجہہ کا گھر بیوت النبیؐ کے وسط میں ہے

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے کہا ایک شخص نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہا مجھے سے بیان کیا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے انہوں نے فرمایا تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے میری قدر و منزلت جاننا چاہتے ہو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھروں سے اُس گھر کو دیکھو جو بیوت النبی کے درمیان ہے۔

مولا علی کرم اللہ وجہہ نبی اکرم ﷺ کے بھائی اور رفیق ہیں

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے اس موضوع کے حوالے سے مختلف طرق سے صحابہ کرام سے چھ احادیث بیان کی ہیں۔ جن میں سے ہم صرف پانچ احادیث کو نقل کر رہے ہیں۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی کہ آپ نے حضرت علیؓ کو ارشاد فرمایا انتَ أَخِي وَرَفِيْقِي کہ تم میرے بھائی اور میرے رفیق ہو۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اُنھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی کہ آپ نے ارشاد فرمایا خَیْرُ اِخْوَتِیْ عَلِیٌّ، وَخَیْرُ أَعْمَامِیْ حَمْزَۃُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا کہ میرا بہترین بھائی علیؑ ہے اور میرا بہترین چچا حمزہ ہے۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اُنھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مہاجرین اور انصار کے درمیان بھائی چارہ قائم فرمایا ہر صحابی کو اُس کی مثل و نظیر کا بھائی بنایا اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علیؑ کا ہاتھ پکڑا اور ارشاد فرمایا ھٰذَا اَخِیْ یہ میرا بھائی ہے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سید المرسلین و امام المتقین اور رسول رب العالمین ہیں اُن کی مثل اور نظیر کوئی نہیں اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ اُن کے بھائی ہیں۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا مَکْتُوْبٌ عَلَی بَابِ الْجَنَّۃِ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰہِ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْطَالِبِ أَخُوْ رَسُوْلِ اللّٰہِ قَبْلَ أَنْ یَخْلُقَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ بِاَلْفَیْ عَامٍ کہ جنت کے دروازہ پر تحریر ہے محمد اللہ کے رسول ہیں اور علی بن ابیطالبؑ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بھائی ہیں یہ آسمان و زمین کی خلقت کے دو ہزار سال پہلے کی تحریر تھی۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے اپنی اسناد کے ساتھ ابن عمرؓ سے روایت کی کہ حضرت علیؑ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ نے اپنے اصحاب کے درمیان بھائی چارہ قائم فرمایا پس میرا بھائی کون ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا تم اس پر راضی نہیں ہو کہ میں تمہارا بھائی بنوں، حضرت علیؑ نے عرض کیا ہاں آنَا أَخُوْكَ فِی الدُّنْیَا وَ الآخِرَۃِ میں دنیا و آخرت میں آپ کا بھائی ہوں۔

مولا علی کرم اللہ وجہہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھی، وزیر، وصی خلیل، خلیفہ صفی، امین ہیں اور آپؐ کی طرف سے قرض ادا کرنے والے اور وعدوں کو پورا کرنے والے ہیں

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے اس موضوع کے حوالے سے مختلف طرق سے صحابہ کرام سے تیرہ احادیث بیان کی ہیں۔ جن میں سے ہم صرف آٹھ احادیث کو نقل کر رہے ہیں۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے کہار بیعہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علیؑ کوارشاد فرمایاأنتَ اَخِی وَصَاحِبی وَوَزِیرِیْ تم میرے بھائی اور میرے صحابی اور میرے وزیر ہو۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے کہاانس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایاإنَّ أَخِیی وَوَزِیرِی وَخَیْرٌمَنْ اَخْلُفُ بَعْدِی عَلِیُّ ابْنُ أَبِیطَالِب بے شک میرا بھائی اور میرا وزیر اور جو میرے پیچھے رہنے والے ہیں میں علی بن ابیطالب سب سے بہتر ہیں۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت انس سے روایت کیاہے اُنہوں نے کہامجھ سے سلیمان فارسی رضی اللہ عنہ نے بیان کیاکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سُناہے میرا بھائی اور میرا وزیر اور میرا وصی اور جن کو میں نے پیچھے چھوڑا اُن میں سب سے بہتر علی بن ابیطالبؑ ہیں۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کیاہے کہاکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایاإنَّ خَلِیلِی وَوَزِیْرِی وَخَلِیفَتِی وَخَیْرٌمَنْ اَتْرُکُ بَعْدِی یَقْضِی دَیْنِی وَیَنْجِزُمَوْعَدِی عَلِیُّ بن ابیطالب بے شک میرا دوست اور میرا وزمیرا اور میرا خلیفہ اور جن کو میں نے پیچھے چھوڑا میرا قرض ادا کرنے والا اور میرے وعدوں کو پورا کرنے والے علی بن ابیطالبؑ ہیں۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے کہاہم کو خبر دی محمد بن علی بن دحیم نے اُنہوں نے کہاہم کو خبر دی احمد بن حازم الغفاری نے اُنہوں نے کہاہم کو خبر دی نصر بن مزاحم نے اُنہوں نے کہاہم کو خبر دی ابو خالد الواسطی نے اُنہوں نے روایت کی زید بن علی سے اُنہوں نے اپنے آباء سے انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ آپؐ نے فرمایااے علیؑ تم میرے اہل وعیال اور مسلمانوں میں میرے وزیر، خلیفہ اور وصی ہو۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے کہاکہ ہم کو خبر دی محمد بن علی بن دحیم نے اُنہوں نے کہاہم کو خبر دی احمد بن حازم نے اُنہوں نے کہاہم کو خبر دی یحییٰ بن الحامی نے انہوں نے کہاہم کو خبر دی عبد العزیز بن محمد نے انہوں نے روایت کی یزید بن الھار سے انہوں نے محمد بن ابراہیم سے انہوں نے نافع بن عجیر سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے علیؑ سے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو فرمایااے علی تم میرے صفی اور میرے امین ہو حضرت علیؑ نے عرض کیا یارسول اللہ میں راضی ہوا۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کیاہے انہوں نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت کی اُنہوں نے کہامیں نے عرض کیایارسول اللہ ﷺ کہ ہر نبی کاوصی ہے اور آپ کا وصی کون ہے پس آپ نے خاموشی اختیار فرمائی جب اگلے دن میں آپ کی خدمت میں حاضر ہواتو آپ نے مجھے پکارا میں دوڑتاہوا آپ کے پاس پہنچامیں نے عرض کیامیں حاضر ہوں فرمایا کیاتم جانتے ہو کہ موسیٰ علیہ السلام کاوصی کون تھا میں نے عرض کیا یوشع بن نون فرمایاوہ کیوں میں نے عرض کیااس لئے کہ وہ امت موسیٰ میں سب سے زیادہ عالم تھے آپ نے فرمایافَإِنَّ وَصِيِّي وَ مَوْضِعَ سِرِّی وَخَيْرُمَنْ أَتْرُكُ بَعْدِی يَنْجِزُعِدَتِي وَيَقْضِي دَيْنِي عَلِيُّ ابْنُ أَبِيْطَالِبِ بے شک میرے وصی اور میرے رازدار اور جن کو میں نے پیچھے چھوڑا اُن سے بہتر اور میرے وعدوں کو پورا کرنے والے اور میرا قرض اداکرنے والے علی ابن ابی طالبؑ ہیں۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کیاہے انہوں نے حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت کی انہوں نے کہامیں نے عرض کیایارسول اللہ ﷺ آپ کے بعد ہم کس کو پکڑیں اور کس پر بھروسہ کریں آپؐ نے خاموشی اختیار فرمائی حتیٰ کہ میں نے دس مرتبہ پوچھاپھر آپؐ نے فرمایااے سلمان إِنَّ وَصِي وَ خَلِيفَتِي عَنِي وَيَنْجِزُمَوْعِدِی بے شک میرا وصی اور میرا خلیفہ اور میرا بھائی اور میرا وزیر اور میرے پیچھے رہ جانے والوں میں علی بن ابی طالبؑ سب سے بہتر ہے وہ میری طرف سے قرض اداکرنے والا اور میرے وعدوں کو پورا کرنے والا ہے۔

مولا علی کرم اللہ وجہہ کی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نسبت

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے اس موضوع کے حوالے سے مختلف طرق سے صحابہ کرام سے دواحادیث بیان کی ہیں۔ جن میں سے ہم صرف ایک حدیث کو نقل کر رہے ہیں۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے کہامجھ سے بیان کیامیرے جدّ نے انہوں نے کہاہم سے بیان کیا محمد بن الحسین نے انہوں نے کہاہم سے بیان کیا ھیثم بن خلف نے انہوں نے کہاہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن یزید بن سلیم مولی بنی ھاشم نے انہوں نے کہاہم سے بیان کیا حسین الاشقر نے انہوں نے کہاہم سے بیان کیا قیس بن الربیع نے انہوں نے روایت کی ابی ھاشم ولیث سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے کہارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایاعَلِيٌّ مِنِّي مِثْلُ رَاسِي مِنْ بَدَنِي "علی کو مجھ سے وہی نسبت ہے جو میرے سر کو بدن سے ہے۔

علی میری جان ہے

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے اس موضوع کے حوالے سے مختلف طرق سے صحابہ کرام سے دو احادیث بیان کی ہیں۔ جن میں سے ہم صرف ایک حدیث کو نقل کر رہے ہیں۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا فرمایا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ولید بن عقبہ کو بنی ولیعہ کی طرف بھیجا اور زمانہ جاہلیت میں ان کے درمیان عداوت اور دشمنی تھی جب بنی ولیعہ کو یہ خبر ملی تو انہوں نے اس کے استقبال کا پروگرام بنایا تاکہ جو کچھ اس کے دل میں ہے اس میں غور و فکر کر سکیں لیکن ولید قوم سے خوفزدہ ہو گیا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف لوٹ گیا اور جا کر عرض کر دی کہ بنی ولیعہ نے میرے قتل کا ارادہ کیا ہے اور انہوں نے مجھے زکوۃ دینے سے انکار کر دیا ہے جو کچھ ولید نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس کہا جب اُس کی خبر بنی ولیعہ کو پہنچی تو وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کی یا رسولؐ بلاشبہ ولید نے جھوٹ بولا ہے البتہ ہمارے اور اس کے درمیان عداوت و دشمنی تھی تو ہمیں یہ خوف لاحق ہوا جو ہمارے درمیان عداوت ہے وہ اس کا ہم سے انتقام لے گا پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے بنی ولیعہ اگر تم نے انکار کیا تو میں تمہارے پاس ایسا آدمی بھیجوں گا جو میری طرح ہو گا جو تم سے لڑے گا اور تمہاری عورتوں اور بچوں کو قیدی بنائے گا اور جس کو تم نے دیکھا وہ اس سے بہتر ہے اور اپنا ہاتھ مولا علی کرم اللہ وجہہ کے کندھے پر رکھا پس اللہ تعالیٰ نے ولید بن عقبہ کے متعلق یہ آیت نازل فرمایا اِنْ جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوْٓا اَنْ تُصِيْبُوْا قَوْمًۢا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوْا عَلٰى مَا فَعَلْتُمْ نٰدِمِيْنَ (الحجرات آیت ٦) اے ایمان والو اگر کوئی فاسق تمہارے پاس کوئی خبر لائے تو تحقیق کر لو کہ کہیں کسی قوم کو انجانے میں تکلیف نہ دے بیٹھو پھر اپنے کیے پر شرمندہ ہونا پڑے۔

مولا علی کرم اللہ وجہہ خیر البشر و خیر البریہ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد سب سے بہتر و افضل ہیں

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے اس موضوع کے حوالے سے مختلف طرق سے صحابہ کرام سے آٹھ احادیث بیان کی ہیں۔ جن میں سے ہم صرف پانچ احادیث کو نقل کر رہے ہیں۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے کہا ہم سے بیان کیا ابو بکر احمد بن کامل نے اور احمد بن محمد بن عمرو ابن سعید الاخمس نے انہوں نے کہا ہم سے بیان کیا عبید بن کثیر العامری نے انہوں نے کہا ہم سے بیان کیا محمد ابن علی الصیرفی نے انہوں نے کہا ہم سے بیان کیا ابراھیم بن اسماعیل الیشکری نے انہوں نے روایت کی شریک سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابی وائل سے انہوں نے حذیفہ الیمانی سے انہوں نے کہا رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا عَلِیٌّ خَیْرُ الْبَشَرِ فَمَنْ أَبَی فَقَدْ کَفَرَ علی خیر البشر ہیں پس جس نے انکار کیا اُس نے کفر کیا۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے کہا عطیہ بن سعد سے روایت ہے انہوں نے کہا ہم حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس گئے جبکہ وہ بوڑھے ہو چکے تھے پس ہم نے کہا ہم کو اس آدمی یعنی علی ابن ابیطالبؓ کے متعلق خبر دیجئے پس انہوں نے اپنے ابرو اوپر اٹھائے پھر فرمایا وہ خیر البشر ہیں اُن سے پوچھا گیا آپ اُس شخص کے متعلق کیا کہتے ہیں جو علیؑ سے بغض رکھتا ہے انہوں نے فرمایا مَا یَبْغِضُ عَلِیًّا إِلَّا کَافِرٌ علی سے بغض نہیں رکھتا مگر کافر۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے کہا عطا سے روایت ہے انہوں نے کہا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ سے حضرت علیؑ کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا ذَاكَ مِنْ خَيْرِ الْبَرِيَّةِ وَلَا يَشُكُّ فِيهِ إِلَّا كَافِرٌ وہ خیر البریہ ہیں ان میں شک نہیں کرتا مگر کافر۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ اُن سے مولا علی رضی اللہ عنہ کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے کہا خَيْرُ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا وَلَا يَشُكُّ فِيهِ إِلا مُنَافِقٌ اس امت میں اس کے نبی کے بعد علی سب سے بہتر ہیں اور اس میں شک نہیں کرتا مگر منافق۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حبشی بن جنادہؓ سے روایت کیا ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا خَيْرُ مَنْ يَمْشِي عَلَى الارْضِ مِنْ بَعْدِی عَلِیُّ بِنِ اَبِیطَالِبِ میرے بعد زمین پر چلنے والوں میں سب سے بہتر علی ہیں۔

مولا علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی منزلت ہارونیؑ

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے سعد بن ابی وقاص سے روایت کیا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ غزوہ تبوک کے لئے نکلے اور جب ثنیہ الوداع پر پہنچے تو حضرت علی رو پڑے اور کہنے لگے آپ نے مجھے خوالف (عورتوں بچوں) میں چھوڑ دیا پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اِلَا تَرضیٰ مِنّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ

مِنْ مُوسَی اِلَّا النَّبُوَّۃ کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تم مجھ سے وہی نسبت رکھتے ہو جو ہارون کو موسیٰ سے تھی سوائے نبوت کے۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت علیؑ سے روایت کیا ہے کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک جنگ کا ارداہ کیا تو حضرت جعفرؓ کو بلا کر مدینہ منورہ میں پیچھے رہنے کا حکم دیا جعفرؓ نے عرض کیا میں کبھی حضورؐ کے پیچھے نہیں رہوں گا پھر حضورؐ نے مجھے بلایا اور پیشتر اس کے کہ میں بولوں حضورؐ نے مجھے قسم دیکر اپنے پیچھے رہنے کی بابت ارشاد فرمایا پس میں رونے لگا حضور نے فرمایا آپ کیوں روتے ہو عرض کیا ایک بات نہیں جس کے لئے روتا ہوں کل قریش کے لوگ کہیں گے کہ اپنے چچازاد سے کس قدر جلد ہی بیزار ہو کر اسکو چھوڑ دیا دوسرا اس لئے روتا ہوں کہ میرا ارادہ فی سبیل اللہ جہاد کرنے کا تھا کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَلَا یَطَئُونَ مَوْطِئًا یَغِیظُ الْکُفَّارَ (سورہ توبہ آیت ۱۲۰) میں چاہتا تھا کہ مجھے اجر حاصل ہو اور اس وجہ سے بھی روتا ہوں کہ میری خواہش تھی کہ خدا کی مہربانی ہے کہ غنیمت میں سے حصّہ ملے گا پس حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا یہ جو آپ کہتے ہیں کہ قریش یہ کہیں گے کہ اپنے ابن عم سے کس قدر جلدی بیزار ہو کر اس کو چھوڑ گئے ہیں پس اس میں آپ کے لئے ایک میری سنت مقتدا ہے کہ مجھے لوگ ساحر اور کاذب کہتے ہیں اور یہ جو آپ کہتے ہیں کہ میں اجر کے ملنے کی آرزو رکھتا ہوں پس کیا آپ راضی نہیں ہے کہ آپ منزلت مجھ سے ایسی ہو جیسے ہارون کو موسیٰ سے مگر میرے بعد نبی نہیں ہے اور جو آپ کہتے ہیں کہ مجھے خدا کی مہربانی سے غنیمت سے حصہ ملتا پس یہ سیاہ مرچوں کے تھیلے جو ہمارے پاس یمن سے آئے ہیں آپ ان کو بیچیں اور فاطمہؑ اور آپ اس سے فائدہ اٹھایئں یہاں تک کہ خدا کی مہربانی سے آپ کو غنیمت سے حصہ ملے کیونکہ مدینہ میرے یا آپ کے سوا ٹھیک نہیں رہ سکتا۔

مولا علی کرم اللہ وجہہ حق کے ساتھ اور حق انکے ساتھ ہے

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے اس موضوع کے حوالے سے مختلف طرق سے صحابہ کرام سے گیارہ احادیث بیان کی ہیں۔ جن میں سے ہم صرف سات احادیث کو نقل کر رہے ہیں۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت عبدالرحمٰن بن سعید سے روایت کیا ہے انہوں نے کہا کہ ہم مہاجرین کے چند لوگوں کے ساتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اور حضرت علیؑ وہاں تشریف لائے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا اَلْحَقُّ مَعَ ذَا حق اس کے ساتھ ہے۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت موسیٰ الاشعری سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو ارشاد فرمایا اَنْتَ مَعَ الْحَقِّ وَ الْحَقُّ مَعَکَ آپ حق کے ساتھ ہیں اور حق آپ ساتھ ہے۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے ابن حبان التیمی سے روایت کیا ہے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی اَنَّ النَّبِیّ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم قَالَ رَحِمَ اللہُ عَلِیًّا اللّٰھُمَّ اَدِرِ الْحَقُّ مَعَہُ حَیْثُ دَارَ کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے اللہ علیؑ پر رحم فرما حق کو ادھر موڑدے جدھر وہ مڑے۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اُن سے لوگوں کے اختلاف کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے کہا ایسی صورت میں اللہ کی کتاب اور بزرگ ہستی علی بن ابی طالبؑ کے ساتھ رہنا تم پر فرض ہے میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سُنا علی مع الحق و الحق مع علی و علی لسانه و الحق یدو رحیثما دار علی علیؑ حق کے ساتھ ہے اور حق علیؑ کے ساتھ اور ان کی زبان پر جاری ہے اور حق ادھر پھرتا ہے جدھر علیؑ پھرے۔

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا حق علیؑ کے ساتھ ہے حق علیؑ کے ساتھ مڑتا ہے جدھر علیؑ مڑیں۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے وہ فرماتی تھیں کَانَ عَلِیٌّ عَلَی الْحَقِّ مَنِ اتَّبَعَہُ اتَّبَعَ الْحَقَّ وَ مَنْ تَرَکَہُ تَرَکَ الْحَقَّ عَھَدَ مُعُھُودٍ قَبْلَ یَوْمَہُ ھَذَا علیؑ حق پر تھے جس نے انکی پیروی کی اس نے حق کا اتباع کیا اور جس نے ان کو چھوڑا اس نے حق کو چھوڑا یہ آج کے دن سے عہد ہو چکا ہے۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے اِنَّ رَسُولَ اللہِ قَالَ الْحَقُّ مَعَ عَلِی وَعَلِیٌّ مَعَ الْحَقِّ لَنْ یَفْتَرِقَا حَتَّی یَرِدَا عَلَیَّ الْحَوض کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا حق علیؑ کے ساتھ ہے اور علیؑ حق کے ساتھ ہے یہ ہر گز جدا نہیں ہونگے یہاں تک کہ مجھ پر حوض کوثر پر وارد ہوں۔

مولا علی کرم اللہ وجہہ قرآن کے ساتھ اور قرآن انکے ساتھ ہے

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے بیان کیا حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے اُنہوں نے فرمایا سَمِعْتُ رَسُولَ اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم یَقُوْلُ عَلِیٌ مَعَ الْقُرْآنِ وَالْقُرْآنُ مَعَ عَلِی لَا یَفْتَرِقَانِ حَتّٰی یَرِدَا عَلِیٌ الْحَوْضِ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سنا علیؑ قرآن کے ساتھ ہے اور قرآن علیؑ کے ساتھ ہے یہ جدا نہیں ہونگے حتیٰ کہ مجھ پر حوض کوثر پر وارد ہوں۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے کہا ہم سے بیان کیا محمد بن الحسین الدقاق البغداری نے انہوں نے کہا ہم سے بیان کیا محمد بن عثمان بن ابی شیبہ نے انہوں نے کہا ہم سے بیان کیا ابراھیم بن الحسن التغلبی نے انہوں نے کہا ہم سے بیان کیا یحییٰ بن یعلی نے انہوں نے کہا ہم سے بیان کیا عمر بن یزید نے انہوں نے کہا ہم سے بیان کیا عبداللہ بن حنظلہ نے انہوں نے کہا مجھ سے بیان کیا شھر بن حوشب نے انہوں نے کہا ہم حضرت اُم سلمہؓ کے پاس موجود تھے کہ ایک شخص آیا اُس نے سلام کیا پوچھا گیا کہ تم کون ہو اُس نے کہا میں ابوثابت ابوذرؓ کا غلام ہوں اُم المومنینؓ نے فرمایا ابوثابت مرحبا آجاؤ پھر ارشاد فرمایا لوگوں کے دل اپنی اپنی ہوا میں پرواز کر رہے تھے تو تیرا دل کس کی طرف پرواز کر رہا تھا اس نے عرض کیا میرا دل علیؓ کے ساتھ اُڑ رہا تھا اُم المومنینؓ نے فرمایا تو حق پا گیا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں اُم سلمہ کی جان ہے میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ علیؓ قرآن کے ساتھ ہے اور قرآن علیؓ کے ساتھ ہے یہ دونوں جب تک حوض کوثر پر وارد نہ ہوں ایک دوسرے سے جدا نہیں ہونگے میں نے اپنے بیٹے عمر اور اپنے بھتیجے عبداللہ بن اُمیہ کو حکم دیا تھا کہ جناب علیؓ کے ساتھ ہو کر اُن سے لڑنے والوں سے لڑیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم مستورات کو پردوں میں اور گھروں میں بیٹھنے کا حکم دیا ہوا ہے ورنہ میں خود نکل کر علیؓ کی صف میں جا کھڑی ہوتی۔

مولا علی کرم اللہ وجہہ نبی کریم صل اللہ علیہ وآلہ وسلم

کے بعد سب کے ولی اور سب سے اولیٰ ہیں

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے اس موضوع کے حوالے سے مختلف طرق سے صحابہ کرام سے تین احادیث بیان کی ہیں۔ جن میں سے ہم صرف دو احادیث کو نقل کر رہے ہیں۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے کہا وھب بن حمزہؓ سے روایت ہے کہا حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ مولا علی کرم اللہ وجہہ کے ساتھ یمن کو روانہ ہوئے تھے جب واپس آئے تو کنیز کے سلسلہ میں مولا علیؑ سے شکر رنجی ہو گئی اور آپ کے حق میں شکایت کی جب یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک پہنچی تو آپؐ نے حضرت بریدہ سے فرمایا ایسامت کہو وہ یعنی علیؑ میرے بعد تم سب لوگوں سے اولیٰ ہے۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے کئی طرق سے روایت کیا ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے خالد بن ولید کے ساتھ یمن کی طرف روانہ کیا اور ایک دوسرے لشکر پر مولا علیؑ کو امیر بنا کر بھیجا اور فرمایا کہ اگر دونوں لشکر باہم مل جائیں تو علیؑ امیر سمجھے جائیں اور اگر جدا جدا رہیں تو تم دونوں میں سے ہر ایک جُدا جدا امیر ہو گا پس ہمارے دونوں لشکر یمن کے قبیلہ بنی زبید کے قریب ملے جلے اور مسلمانوں نے باہم مدد کر کے مشرکوں کے ساتھ لڑائی میں فتح حاصل کی ہم نے ان کے بال بچوں کو اسیر کر لیا مولا علی کرم اللہ وجہہ نے اپنے لئے ان میں سے ایک کنیز کو منتخب کیا خالد بن ولید نے اس حقیقت کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف لکھ بھیجا اور مجھے حکم دیا کہ میں اس خط کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پہنچ کر زبانی بھی اس بات کا ذکر کروں میں نے وہ خط حضورؐ کو دیا اور زبانی بھی بات سُنائی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چہرہ غصہ سے متغیر ہو گیا میں نے کہا میں حضورؐ کے غصہ سے خدا کی پناہ مانگتا ہوں حضورؐ نے مجھے ایک شخص کے ساتھ روانہ فرمایا تھا اور اس کی اطاعت کو مجھ پر لازم کیا تھا جو کچھ اس نے کہا میں نے اس کو پہنچا دیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے بریدہ تم علیؑ کے پیچھے مت پڑو علیؑ مجھ سے ہے اور میں علیؑ سے ہوں اور وہ میرے بعد تمہارا ولی ہے۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے اپنی اسناد کے ساتھ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کیا میں تمہیں دلیل نہ دوں کہ اگر تم اس پر سلامت رہے تو ہلاک نہ ہو گے وہ یہ کہ علی بن ابیطالبؑ تمہارے ولی اور تمہارے امام ہیں۔

غدیر خم میں ارشاد فرمایا جس کا میں مولا ہوں اس کا علی مولا ہے

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے اس موضوع کے حوالے سے مختلف طرق سے صحابہ کرام سے سات احادیث بیان کی ہیں۔ جن میں سے ہم صرف تین احادیث کو نقل کر رہے ہیں۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اَللّٰھُمَّ مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ اللّٰھُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاہُ وَعادِ مَنْ وَعَادَاہُ وَاخْذُلْ مَنْ خَذَلَہُ وَانْصُرْ مَنْ نَصَرَہُ وَاَحَبُّ مَنْ أَحَبَّہُ وَ ابْغِضْ مَنْ اَبْغَضَہُ اے پروردگار جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے اے اللہ اُسے دوست رکھ جو اسے دوست رکھے اور اُسے دشمن رکھ جو اسے دشمن رکھے اور اسے چھوڑ دے جو اسے چھوڑ دے اور اسکی مدد کر جو اسکی مدد کرے اور اس سے محبت کر جو اس سے محبت کرے اور اس سے بغض رکھ جو اس سے بغض رکھے۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غدیر خم کے مقام پر ارشاد فرمایا کہ جس کا میں مولا ہوں اُس کا علیؑ مولا ہے تو حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کہنے لگے یا رسول اللہ مجھے اشعار پڑھنے کی اجازت ہو آپؐ نے فرمایا اللہ کی برکت سے بیان کرو کہنے لگے اے قریش کے لوگو! جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد کی گواہی سُنو اور یہ اشعار بیان کیے۔

ینا دیھم یوم الغدیر نبیھم

بخم واسمع بالرسول منادیاً

فقال فمن مولا کم و ولیکم

فقالوا ولم یبدوھناك معادیاً

الھك مولانا وانت ولینا

ولن تجدن فی ذلك الیوم عاصیاً

فقال لہ قم یاعلی فاننی

رضیتك من بعدی امام و ھادیاً

فمن كنت مولاه فهذاوليه

فكونواله الصار صدق مواليا

هناك دعا اللهم وال وليه

وكن للذیعادی عليا مجاديا

فخص بهادون البرية مكها

عليا وسماء الغدير المواخيا

حسان بن ثابتؓ کے اشعار کا ترجمہ:

غدیر خم کے دن انکے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انکو غدیر خم کے مقام پر پکارا اور جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا عمدہ منادی کی فرمایا تمہارا مولا و ولی کون ہے ان لوگوں نے جو اس مقام میں سرکشی نہیں کرتے تھے عرض کیا آپ کا خدا ہمارا مولا ہے اور آپ ہمارے ولی ہیں اور آج کے دن سے آپ ہمیں نافرمان نہیں پائیں گئے پس آپ نے فرمایا اے علیؑ اُٹھ کھڑے ہوں بے شک میں نے اپنے بعد آپ کو امام اور ھادی ہونا پسند کیا ہے پس جس کا میں مولا ہوں اس کا یہ مولا ہے تم لوگ اس کے سچے مددگار بن جاؤ۔ آپ نے دعا کی اے اللہ علیؑ کے دوست کو دوست رکھ اور علیؑ کے دشمن کو دشمن رکھ پس تمام خلقت کے سوا علیؑ کو اس خصوصیت کے ساتھ مخصوص کیا اور ان کا نام وزیر اور بھائی رکھا۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے ریاح بن الحرث کا قول بیان فرمایا کہ میں مقام رحبہ میں امیر المومنین حضرت علیؑ کے ساتھ تھا ہم وہاں ٹھہرے کہ وہاں کچھ سوار آئے پھر انہوں نے امیر المومنین حضرت علیؑ سے ملاقات کی اور کہا السلام علیک یا امیر المومنین ورحمۃ اللہ وبرکاتہ آپ نے جواب کے بعد فرمایا کس قوم سے ہو انہوں نے عرض کیا اے امیر المومنین ہم آپ کے موالی ہیں آپ اُن کی طرف دیکھ کر مسکرائے اور فرمایا تم تو عرب قوم سے ہو انہوں نے عرض کیا ہم نے غدیر خم پر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا جبکہ انہوں نے آپ کا بازو پکڑا ہوا تھا کہ اے لوگو کیا میں مومنین کی جانوں سے اولیٰ نہیں ہوں ہم نے عرض کیا تھا کیوں نہیں یا رسول اللہ ﷺ پس آپؐ نے فرمایا بے شک اللہ میرا مولا ہے اور میں مومنین کا مولا ہوں پس جس کا میں مولا ہوں اُس کا علیؑ مولا ہے اے اللہ اُسے دوست رکھ جو علی کو دوست رکھے اور اُس کو دشمن رکھ جو علی کو دشمن رکھے۔ امیر المومنینؑ نے فرمایا یہ تم کہہ رہے ہو انہوں نے

عرض کیاہاں فرمایاتم اس پر گواہی دیتے ہوانہوں نے عرض کیاہاں، فرمایاتم نے سچ کہاپھر وہ وہاں سے چل دیے میں اُن کے پیچھے چلا میں نے اُن میں سے ایک شخص سے پوچھااے اللہ کے بندوں آپ کون ہیں انہوں نے جواب دیاہم گروہ انصار سے ہیں اور یہ رسول خداصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابی حضرت ابوایوب انصاریؓ ہیں پس میں نے اُن کاہاتھ پکڑا اور اُن کو سلام کیااور ان سے مصافحہ کیا۔

اگر علی کی اطاعت کروگے تو جنت میں جاؤگے

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے اپنی اسناد کے ساتھ عبدالرزاق سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے میناسے انہوں نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھاآپؐ نے ایک لمباسانس لیامیں نے عرض کیایارسول اللہ آپ اس طرح سانس کیوں لے رہے ہیں آپؐ نے فرمایااے ابن مسعود مجھے میری وفات کی اطلاع دی گئی ہے میں نے عرض کیاآپ کسی کواپناجانشین نامزد کریں توآپ نے فرمایاکس کونامزد کروں میں نے عرض کیاحضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو یہ سُن کر آپ خاموش ہوگئے اور پھر ایک لمبی سانس کھینچی تو میں نے پوچھا آپ اس طرح سانس کیوں لے رہے ہیں آپ نے فرمایامجھے میرے وفات کی خبر دی گئی ہے میں نے عرض کیاآپ کسی کواپناخلیفہ نامزد کردیں آپ نے فرمایاکس کو، میں نے عرض کیاحضرت علی بن ابیطالبؑ کو یہ سُن کر آپ خاموش ہو گئے پھر فرمایامجھے اُس کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگرلوگوں نے اس (علیؑ) کی اطاعت کی تو وہ سب کو ضرور جنت میں لے جائے گا۔

لوگوں کے دلوں میں مولا علی کرم اللہ وجہہ کاکینہ پایاجاتاہے

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے اپنی اسناد کے ساتھ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ انہوں نے کہامیں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت علیؑ مدینہ سے باہر نکلے تو میں نے ایک باغ دیکھاتوعرض کیایارسول اللہ یہ باغ کتنااچھاہے آپ نے فرمایاجنت میں تیراباغ اس سے بھی اچھاہے پھر ہمارا گزرایک اور باغ سے ہواتوحضرت علیؑ نے عرض کیایارسول اللہ ﷺ یہ کتنااچھاباغ ہے حتیٰ کہ ہمارا گزرسات باغوں سے ہواتوآپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایاجنت میں تمہارے باغ ان سے بھی اچھے وبہتر ہیں۔ حضرت عبداللہ ابن عباسؓ نے کہاپھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپناہاتھ مبارک حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے سراور داڑھی مبارک پر پھیرااور رونے لگے حتیٰ کہ آپ کے رونے کی آواز بلند ہوئی حضرت علیؑ نے عرض کیایارسول اللہ آپ کیوں روتے ہیں آپ نے فرمایاصَغَائِنَ فِی صُدُورِ

قَوْمٍ لَایُبْدُونَھَالَکَ حَتّٰی یَفْقِدُونِی ایک قوم کے دل میں کھوٹ و کینہ بھرا ہوا ہے وہ تم پر ظاہر نہیں کریں گے مگر میرے دنیا سے چلے جانے کے بعد۔

میرے بعد جب قوم فرقوں میں بٹ جائے حق کا تو امام کس کو بنانا چاہیے

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے بیان کیا ہم کو خبر دی ابو بکر احمد بن محمد السری بن یحیٰ التمیمی نے ان کو منذر بن محمد بن محمد منذر نے ان کو ان کے والد اُن کو اُن کے چچا حسین بن یوسف بن سعید بن ابوالجھم نے انہوں نے کہا مجھ سے روایت کی میرے والد نے اُن سے ابان بن تغلب نے اُن سے مسلم نے انہوں نے بیان کیا میں نے حضرت مقداد و حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہما سے سُنا فرماتے ہیں کہ ایک دن ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے وہاں ہمارے علاوہ کوئی نہیں تھا کہ مہاجرین بدریین کے گروہ سے تین شخص حضورؐ کے پاس آئے پس آپ نے فرمایا میرے بعد میری اُمت تین فرقوں میں تقسیم ہو جائے گی ان میں ایک فرقہ اہل حق کا ہو گا جن کی باطل کے ساتھ مشابہت نہیں ہو گی اُس کی مثال سونے کی سی ہے جب نار کا فتنہ ہو گا تو اس کی خوشبو و عمدگی زیادہ ہو گی اور ان کا امام ان تینوں میں ایک یہ ہو گا جس کے متعلق اللہ نے اپنی کتاب میں امام و رحمت کا حکم نازل کیا ہے اور دوسرا فرقہ اہل باطل کا ہو گا وہ حق کے ساتھ مشابہ نہیں ہو گا اس کی مثال خام لوہے کی طرح ہے فتنہ نار کے وقت اُس کی خباثت بڑھے گی اور اس کا امام تینوں میں سے یہ ہو گا اور تیسرا فرقہ اہل ضلالت کا ہو گا جو مذبذب ہونگے نہ ادھر اور نہ ادھر اور انکا امام تینوں میں سے یہ ہو گا۔ راوی نے کہا میں نے اہل حق کے امام کے متعلق پوچھا تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا وہ علی بن ابی طالبؑ ہے وہ امام المتقین ہے اس کے بعد آپ رُک گئے میں نے باقی دونوں کے ناموں کی کوشش کی مگر آپ نے نہیں بتایا۔

ملائکہ نے مولا علیؑ کے ساتھ مل کر دشمنوں سے لڑائی کی ہے

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے اپنی اسناد کے ساتھ عقبہ بن عامر سے روایت کی فرماتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے جھنی اس وقت آئے ہو۔ میں نے عرض کیا میں آپ ﷺ سے کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا وہ کیا؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ وہ قوم جس نے آپ سے لڑائی کی ان میں بعض کہتے ہیں کہ اس اُمت میں آپ کے بعد حضرت ابو بکرؓ سب سے بہتر ہیں اور کچھ لوگ کہتے ہیں کہ آپ کے بعد حضرت عمرؓ اس امت میں سب سے بہتر ہیں اگر آپؐ کی طرف سے ہے تو میں اتباع کروں پس آپؐ نے فرمایا اُس کی

اتباع کرو جس کو اللہ نے میرے بعد منتخب کیا ہے اور جس کے اسم کو اپنے اسم سے مشتق کیا اور جس سے اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف سے میری بیٹی کا نکاح کیا اور جس کے ساتھ ملائکہ اُس کے دشمنوں سے لڑتے ہیں میں نے پوچھا یارسول اللہ وہ کون ہے آپ نے فرمایا وہ علی بن ابی طالبؑ ہیں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے مولا علی کرم اللہ وجہہ کے حق میں بات کرنا

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے بیان کیا ہم سے بیان کیا احمد بن ابراھیم بن یوسف نے انہوں نے کہا ہم سے عمران بن عبدالرحیم نے انہوں نے کہا ہم سے محمد بن علی بن الحکیم بن عتبہ نے انہوں نے روایت کی عیسیٰ بن طلحہ بن عبیداللہ سے انہوں نے کہا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ شام کی طرف نکلے اور اُن کے ساتھ حضرت عباس بن عبدالمطلبؓ بھی تھے پس لوگوں نے سمجھا حضرت عباس رضی اللہ عنہ امیر المومنین ہیں وہ یاامیر المومنین کہہ کر سلام کرنے لگے۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ بہت خوبصورت مرد تھے پس حضرت عباسؓ نے جب لوگوں کی کثرت کو دیکھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف توجہ کر کے فرمایا تمہارے یہ امیر المومنین ہیں پس حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے اس کے بعد فرمایا آپ نے دیکھا خدا کی قسم میں اس امر (خلافت) میں آپ سے زیادہ حق رکھتا ہوں اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا عباس خاموش رہیے خدا کی قسم اس امر خلافت میں تم سے اور مجھ سے بہتر وہ ہے جن کو میں اور آپ مدینہ میں پیچھے چھوڑ آئے ہیں۔

حافظ امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے بیان کیا کہ ہم سے بیان کیا احمد بن ابراھیم بن یوسف نے انہوں نے کہا ہم سے عمران بن عبدالرحیم نے انہوں نے کہا ہم سے یحییٰ بن الحمانی نے انہوں نے کہا ہم سے حکم بن ظہیر نے انہوں نے روایت کی عبداللہ بن محمد بن علی سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے فرماتے ہیں ایک رات میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ساتھ جا رہا تھا میں گھوڑے پر جبکہ آپ خچر پر سوار تھے آپ نے ایک آیت تلاوت کی جس میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا تذکرہ تھا آپ نے فرمایا اے بنو عبدالمطلب تمہارے صاحب (حضرت علی) خلافت کے لئے مجھ سے اور ابو بکر سے زیادہ حق رکھتے تھے میں نے اپنے دل میں کہا اگر میں آپ کی خلافت کو ختم کر دوں تو اللہ تعالیٰ مجھے ختم کر دے گا میں نے کہا اے امیر المومنین یہ بات آپ کر رہے ہیں حالانکہ خلافت والے معاملے میں آپ نے ہی ہم سے جھگڑا کیا ہے نہ کہ اوروں نے آپ نے فرمایا حق تمہارا ہی تھا اے بنو عبد

المطلب مگر اب تم عمر بن خطاب کے ساتھ ہو میں تھوڑا پیچھے ہٹ گیا اور آپ آگے بڑھ گئے آپ نے مجھے فرمایا تھوڑا تیز چلو پھر فرمایا بات دوبارہ دہراؤ میں نے کہا آپ نے ایک بات کی میں نے تو اسی کا جواب دیا اگر آپ خاموش رہتے تو ہم بھی خاموش رہتے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا ہم نے بخدا ایسا کسی عداوت کی بنا پر نہیں کیا ہم نے علیؓ کو چھوٹا سمجھ کر ایسا فیصلہ کیا تھا اور ہمیں ڈر تھا کہ اُن پر عرب اکٹھے نہیں ہونگے کیونکہ قریش کو انہوں نے تکلیف دی تو میں نے چاہا کہ یہ بات کہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب انہیں ایک لشکر کے ساتھ بھیجا تھا تو انہوں نے سینگ سے سینگ لڑا دیے تھے تو سرکار نے تو اُن کو چھوٹا نہیں سمجھا تھا حالانکہ آپ اور آپ کے ساتھی نے انہیں چھوٹا سمجھا حضرت عمرؓ نے کہا اس میں حرج نہیں ہے تمہاری کیا رائے ہے حضرت عبداللہ نے کہا خدا کی قسم اُن کے بغیر کوئی کام ممکن نہیں ہوتا اور ہم ان کی اجازت کے بغیر کوئی کام کرتے ہی نہیں۔

حدیث المناشدۃ مولا علی کرم اللہ وجہہ نے قسم دے کر پوچھا

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے کہا ہم سے بیان کیا سلیمان بن احمد نے انہوں نے کہا مجھ سے بیان کیا علی بن سعید الرزی نے انہوں نے کہا مجھ سے محمد بن حمید نے انہوں نے کہا مجھ سے زافر بن سلیمان بن حارث بن محمد نے انہوں نے روایت کی اپنے والد سے طفیل عامر بن واثلہؓ سے انہوں نے کہا کہ شوریٰ کے روز میں دروازے پر کھڑا تھا جب آپس میں ان لوگوں کی آوازیں بلند ہوئیں میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ لوگوں نے حضرت ابو بکرؓ کی بیعت کی تھی اور خدا کی قسم میں ان سے زیادہ حق دار تھا لیکن میں نے سُنی اور اطاعت کی اس خوف سے کہ کہیں لوگ کفر کی طرف نہ پلٹ جائیں اور تلوار کے ذریعے ایک دوسرے کی گردنیں نہ اڑائیں پھر حضرت ابو بکرؓ نے حضرت عمرؓ کے لئے بیعت طلب کی اور خدا کی قسم اس امر کے لئے میں اُن سے اولیٰ یعنی بہتر تھا مگر میں نے سنی اور اطاعت کی کیونکہ مجھے اس بات کا ڈر تھا کہ لوگ دوبارہ کافر ہو جائیں گے اب تم چاہتے ہو کہ تم حضرت عثمان کے لئے بیعت طلب کرو تو میں اطاعت نہیں کروں گا حضرت عمرؓ نے شوریٰ کے پانچ افراد کے ساتھ مجھے چھٹا فرد رکھا خدا کی قسم وہ کسی امر کی اصلاح کے حوالہ سے ہمارے فضل کو نہیں جانتے اور یہ لوگ بھی میری اس فضیلت کو نہیں پہچانتے کہ شوریٰ میں ہم سب برابر ہیں خدا کی قسم اگر میں بات کرنا چاہوں تو عرب و عجم اور حلیف اور مشرکوں میں سے کوئی بھی میرے اوصاف کا انکار نہیں کر سکتا پھر فرمایا میں آپ پانچوں کو قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ تم میں میرے سوا کوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بھائی ہے سب نے کہا نہیں فرمایا کیا تم میں سے کسی کا بھائی میرے بھائی کی مثل ہے جو دو پروں

سے مزین ہو اور جنت میں ملائکہ کے ساتھ پرواز کر رہا ہو سب نے کہا نہیں فرمایا کیا میرے علاوہ تم میں سے کسی کا چچا میرے چچا حمزہ بن عبد المطلبؓ جیسا ہے جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے شیر ہیں سب نے کہا نہیں فرمایا کیا تم میں کسی کی زوجہ میری زوجہ فاطمہؓ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مثل ہے جو اس امت کی سب خواتین سے افضل ہیں سب نے کہا نہیں فرمایا کیا تم میں میرے علاوہ کوئی ہے جس کے بیٹے میرے بیٹوں حسنؓ اور حسینؓ کی مثل ہوں کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے بیٹے ہیں سب نے کہا نہیں فرمایا کیا تم میں میرے علاوہ کوئی ہے جس نے قریش کے مشرکوں کو قتل کیا ہو سب نے کہا نہیں فرمایا کیا تم میں کوئی ہے جس نے مجھ سے پہلے اللہ کی وحدانیت کا اقرار کیا ہو سب نے کہا نہیں فرمایا کیا تم میں کوئی ہے جس نے میرے علاوہ دو قبلوں کی طرف نماز پڑھی ہو سب نے کہا نہیں فرمایا کیا تم میں میرے علاوہ کوئی ہے جس کی مودت کا اللہ نے حکم دیا ہو سب نے کہا نہیں فرمایا کیا تم میں میرے علاوہ کوئی ہے جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو غسل دیا سب نے کہا نہیں فرمایا کیا تم میں کوئی ہے کہ جس کے لئے سورج غروب ہونے کے بعد اُس کے لئے پلٹا ہو اور میرے علاوہ نماز عصر ادا کی ہو سب نے کہا نہیں فرمایا کیا میرے علاوہ تم میں کوئی شخص ایسا بھی ہے جس کے بارے میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہو کہ اے پروردگار تو اپنی مخلوق میں سے ایسا بندہ بھیج جو تیری مخلوق میں تجھے سب سے زیادہ محبوب ہو جو میرے ساتھ اس پرندے کا گوشت کھائے پس میں آیا تھا اور میں نہیں جانتا تھا کہ انھوں نے ایسا فرمایا پس میں اندر داخل ہوا اور آپ نے فرمایا وہ بندہ یارب میرے پاس آگیا یارب وہ بندہ میرے پاس آگیا سب نے کہا نہیں فرمایا کیا تم میں کوئی ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سخت حالات آئے تو میرے علاوہ کسی نے مشرکین کو قتل کیا ہو سب نے کہا نہیں۔ فرمایا کہ کیا تم میں سے کوئی ایک ایسا ہے کہ وہ رسول اللہ کی خدمت کرنے میں مجھ سے بڑا ہو یہاں تک کہ میں ان کے بستر پر لیٹا اور ان کی جان اپنی جان دے کر بچائی اور میں نے اپنی کوشش اپنے غیر سے زیادہ کی ہے تو سب نے کہا نہیں۔ فرمایا کیا تم میں کوئی ہے جس نے میرے علاوہ اور میری زوجہ کے علاوہ خمس لیا ہو سب نے کہا نہیں فرمایا کیا تم میں کوئی ہے میرے علاوہ جس کے لئے اموال خاصہ میں بھی حصہ ہو اور عامہ میں بھی سب نے کہا نہیں فرمایا کیا تم میں میرے علاوہ کوئی ہے جس کے لئے اللہ کی کتاب میں طہارت نازل ہوئی ہو حتیٰ کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تمام مہاجرین کے دروازے بند کرا دیے اور میرا دروازہ کھلا رکھا یہاں تک کہ آپ کے چچا حضرت حمزہ اور حضرت عباس رضی اللہ عنہما کھڑے ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے ہمارے دروازے بند کر دیے اور علی کا دروازہ کھلا رکھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں نے اس کا دروازہ کھلا رکھا اور نہ تمہارے دروازے بند کیے بلکہ اللہ نے اس کا دروازہ کھلا رکھا اور تمہارے دروازے

بند کیے سب نے کہا نہیں ہم میں سے کوئی بھی ایسا نہیں فرمایا کیا تم میں میرے علاوہ کوئی ہے کہ اللہ نے آسمان پر سے اُس کا نور تمام کیا ہو جب فرمایا فَاٰتِ ذَالْقُرْبٰی حَقَّه ، سب نے کہا نہیں۔ فرمایا کیا آپ میں کوئی ہے جس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے علاوہ سولہ مرتبہ سرگوشی کی ہو جب اللہ نے فرمایا یا ایھا الذین امنوا اذا ناجیتم الرسول فقدموا بین یدی نجوکم صدقۃ سب نے کہا اللہ کی قسم نہیں۔ فرمایا کیا میرے علاوہ آپ میں سے کوئی ولی ہے جس نے رسول اللہ ﷺ کی آنکھیں بند کی ہوں سب نے کہا نہیں۔ فرمایا کیا تم میں سے میرے علاوہ کوئی ایسا ہے جس کے ساتھ رسول اللہ کا آخری وعدہ ہو کہ جب میں ان کو قبر مبارک میں اتار رہا تھا سب نے کہا نہیں۔

خطبہ شقشقیہ

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے کہا سلیمان بن احمد طبرانی سے روایت ہے انہوں نے کہا ہم کو خبر دی احمد بن علی الا بار نے انہوں نے کہا ہم کو خبر دی اسحاق بن سعید ابو سلمہ دمشقی نے انہوں نے کہا ہم کو خبر دی خلید بن دعلج نے انہوں نے عطا بن ابی رباح سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہا کہ ہم مقام رحبہ پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے وہاں خلافت کا ذکر اور اس کے لئے مقدم ہونے کا ذکر ہوا تو حضرت علیؑ نے ارشاد فرمایا کہ انہوں نے خلافت کی قمیض پہن لی اور وہ اچھی طرح جانتے تھے کہ میرا اس میں وہی مقام ہے جو چکی کے اندر کیل کا ہوتا ہے میں وہ کوہ بلند ہوں جس پر سے سیلاب کا پانی گزر کر نیچے گرتا ہے اور پرندے کی پرواز مجھ تک نہیں پس میں نے خلافت کے آگے پردہ لٹکا دیا اور اس سے پہلو تہی کر لیا اور سوچنا شروع کر دیا کہ اپنے کٹے ہوئے ہاتھوں سے حملہ کروں یا اس پر صبر کر لوں جس میں ایک سن رسیدہ بالکل ضعیف اور بچہ بوڑھا ہو جاتا ہے اور مومن اس میں جدوجہد کرتا ہوا اپنے رب سے جا ملتا ہے میں نے دیکھا کہ مجھے اس پر صبر کرنا چاہیے لہذا میں نے صبر کیا حالانکہ آنکھوں میں خلش تھی اور حلق میں پھندا لگا ہوا تھا میں اپنی میراث کو لٹتے دیکھ رہا تھا یہاں تک کہ پہلے خلیفہ نے راہِ آخرت اختیار کر لی اور اپنے بعد خلافت کو ابن خطاب کو دے گئے کہاں یہ دن جو ناقہ کے پالان پر کٹتا ہے اور کہاں وہ دن جو حیان جابر کے بھائی کی صحبت میں گزرتا تھا تعجب ہے کہ وہ اپنی حیات میں خلافت سے سبکدوش ہونا چاہتے تھے لیکن اپنی وفات کے بعد اس کی بنیاد دوسرے کے لئے استوار کرتے گئے بے شک ان دونوں نے سختی کے ساتھ خلافت کے تھنوں کو آپس میں بانٹ لیا انہوں نے خلافت کو ایک سخت اور درشت محل میں رکھ دیا جس کو چرکے کاری تھے جن کو چھو کر بھی درشتی محسوس ہوتی تھی

جہاں بات بات میں ٹھوکر کھانااور پھر عذر کرنا تھا جس کا اس سے سابقہ پڑا وہ ایسا ہے جیسے سرکش اونٹنی کا سوار کہ اگر مہار کھینچتا ہے تو اس کی ناک کا درمیانی حصہ شگافتہ ہو جاتا ہے اور اگر باگ کو ڈھیلا چھوڑ دیتا ہے تو وہ اس کے ساتھ مہلکوں میں پڑھ جاتا ہے اس کی وجہ سے لوگ کجروی، سرکشی، تلوج مزاجی اور بے راہ روی میں مبتلا ہو گئے میں نے اس طویل مدت اور شدید مصیبت پر صبر کیا یہاں تک کہ دوسرے خلیفہ بھی دنیا سے چلے گئے اور خلافت کو ایک جماعت میں محدود کر دیا اور مجھے بھی اس جماعت کا ایک فرد خیال کیا اے اللہ مجھے اس شوریٰ سے کیا لگاؤ اس سے پہلے میرے استحقاق وفضیلت میں کب شک تھا جواب لوگوں میں، میں بھی شامل کر لیا گیا ہوں مگر میں نے یہ طریقہ اختیار کیا کہ جب وہ زمین کے نزدیک ہو کر پرواز کرنے لگیں تو میں بھی ایسا ہی کرنے لگوں اور جب وہ اونچا ہو کر پرواز کریں تو میں بھی اسی طرح پرواز کروں ان میں ایک شخص تو کینہ کی وجہ سے مجھ سے منحرف ہو گیا اور دوسرا دامادی اور بعض نا گفتہ بہ باتوں کی وجہ سے ادھر جھک گیا یہاں تک کہ اس قوم کا تیسرا پیٹ پھیلائے سرگین اور چارے کے درمیان کھڑا ہوا اور اُس کے ساتھ اُس کے بھائی بند اُٹھ کھڑے ہوئے جو اللہ کے مال کو اس طرح نگلتے تھے جس طرح اونٹ فصل ربیع کا چارہ چرتا ہے یہاں تک کہ وہ وقت آ گیا جب اُس کی بٹی ہوئی رسی کے بل کھل گئے اور اُس کی بداعمالیوں نے اس کا کام تمام کر دیا اور شکم پُری نے اُسے منہ کے بل گرا دیا اُس وقت لوگوں کے ہجوم نے مجھے دہشت زدہ کر دیا جو میری جانب بجو کے ایال کی طرح ہر طرف سے لگاتار بڑھ رہا تھا یہاں تک کہ عالم یہ ہوا کہ حسنؑ و حسینؑ کچلے جا رہے تھے اور میری ردا کے دونوں کنارے پھٹ گئے تھے وہ سب میرے گرد بکریوں کے گلے کی طرح گھیرا ڈالے ہوئے تھے مگر اس کے باوجود جب میں امر خلافت کو لے کر اُٹھا تو ایک گروہ نے بیعت توڑ ڈالی اور دوسرا گروہ دین سے نکل گیا اور تیسرے گروہ نے فسق اختیار کر لیا گویا انہوں نے اللہ کا یہ ارشاد سُنا ہی نہ تھا کہ یہ آخرت کا گھر ہے ہم نے ان لوگوں کے لئے قرار دیا ہے جو دنیا میں نہ بلندی چاہتے ہیں نہ فساد پھیلاتے ہیں اور اچھا انجام پرہیزگاروں کے لئے ہے ہاں خدا کی قسم ان لوگوں نے اس آیت کو سُنا تھا اور یاد کیا تھا لیکن ان کی نگاہوں میں دنیا کا جمال کھب گیا اور اس کی سج دھج نے انہیں لبھا دیا دیکھو اس ذات کی قسم جس نے دانے کو شگافتہ کیا اور ذی روح چیزیں پیدا کیں اگر بیعت کرنے والوں کی موجودگی اور مدد کرنے والوں کے وجود سے مجھ پر حجت تمام نہ ہو گئی ہوتی اور وہ عہد نہ ہوتا جو اللہ نے علماء سے لے رکھا ہے کہ وہ ظالم کی شکم پُری اور مظلوم کی گرسنگی پر سکون و قرار سے نہ بیٹھیں تو میں خلافت کی باگ ڈور اسی کے کندھے پر ڈال دیتا اور اس کے آخر کو اسی پیالہ سے سیراب کرتا جس پیالے سے اس کے اول کو سیراب کیا تھا اور تم دنیا کو میری نظروں میں بکری کی چھینک سے بھی زیادہ ناقابل اعتنا پاتے لوگوں کا بیان ہے کہ جب حضرت علیؑ خطبہ پڑھتے ہوئے اس مقام تک پہنچے تو ایک

اعرابی باشندہ آگے بڑااور حضرت علیؓ کوایک تحریر پیش کی آپ اُسے دیکھنے لگے جب فارغ ہوئے توابن عباس نے کہا اے امیرالمومنین آپ نے جہاں سے خطبہ چھوڑا تھاوہیں سے اس کا سلسلہ آگے بڑھائیں حضرت علی نے فرمایاابن عباس یہ توشقشقیہ (گوشت کا نرم لوتھڑا) تھاجواُبھر کردب گیا۔

نویں فصل

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مولا علی کرم اللہ وجہہ کا سرگوشی کرنا آپکا اختصاص ہے

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیاہے کہ طائف کے روز نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کواپنے پاس بلایااوراُن سے سرگوشی فرمائی اور فرمایامَا انْتَجَیْتُهُ وَلَکِنَّ اللہ انْتَجَاهُ علی سے میں نے سرگوشی نہیں کی بلکہ اللہ نے اُس سے سرگوشی فرمائی۔

دسویں فصل

حدیث الطیر

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے اس موضوع کے حوالے سے مختلف طرق سے صحابہ کرام سے پانچ احادیث بیان کی ہیں۔جن میں سے ہم صرف ایک حدیث کو نقل کررہے ہیں۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے کہاہم سے بیان کیاعلی بن ابراھیم بن حماد نے انہوں نے کہاہم سے بیان کیامحمد بن خلید بن حکم نے انہوں نے کہاہم سے بیان کیامحمد بن طریف نے انہوں نے کہاہم سے بیان کیامفضل بن صالح نے انہوں نے روایت کیاحسن بن حکم سے انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ نبی کریم ﷺ کے پاس ایک بھنے ہوئے پرندے کا گوشت آیاتوآپ نے کھانے سے پہلے تین مرتبہ دعافرمائی اللھُمَّ ائتِنِی بِاَحَبِّ خَلْقِكَ إِلَيْكَ اے اللہ میرے پاس اُس کو بھیج جو تجھے تیری مخلوق میں سب سے زیادہ محبوب ہے پس مولا علی کرم اللہ وجہ نے دروازہ کھٹکھٹایا حضورؐ نے فرمایااے انس دروازہ کھولو پس مولا علی کرم اللہ وجہہ اندر تشریف لے آئے۔

گیارھویں فصل

مسجد نبوی میں حضرت علیؓ کے علاوہ سب صحابہ رضوان اللہ علیہم کے دروازے بند کر دیے گئے

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حذیفہ بن اسید الغفاری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب مدینہ میں آئے تو چونکہ رات کو سونے کے لئے ان کے گھر نہیں تھے اس لئے مسجد میں ہی سو رہا کرتے تھے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں فرمایا تم مسجد میں مت سویا کرو کیونکہ تم جنب ہو جاتے ہو پھر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے مسجد کے ارد گرد اپنے گھر بنا لئے اور ان کے دروازے مسجد میں رکھے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو ان کی طرف بھیجا انہوں نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے جا کر کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کو فرمایا ہے کہ اپنا دروازہ مسجد میں سے بند کر دیں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے حکم کی تعمیل کی پھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے پاس حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو بھیجا انہوں نے بھی حکم کی تعمیل کرتے ہوئے دروازہ بند کر دیا حضرت علی کرم اللہ وجہہ متردد تھے اور ان کو معلوم نہیں تھا کہ آیا میں بھی رہتا ہوں یا نکالا جاتا ہوں آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کا گھر مسجد کے درمیان اپنے گھروں کے بیچ میں بنوایا ہوا تھا فرمایا علیؓ تم مسجد میں پاک اور پاک کرنے والے ہو کر رہو یہ بات جب حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو معلوم ہوئی تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگے یا رسول اللہ ﷺ آپؐ ہم کو تو نکالتے ہیں اور بنی عبد المطلب کے لڑکوں کو رہنے کا حکم دیتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو کچھ میں نے کیا ہے حکم کے مطابق کیا ہے جو تمہارے کسی کے لئے نہیں تھا خدا کی قسم یہ مرتبہ خدا کے سوا اور کسی نے اس کو نہیں دیا اور آپ بے شک اللہ اور رسول کی طرف سے بھلائی پر ہیں۔

بارھویں فصل

مولا علی کرم اللہ وجہ کی نماز کے لئے سورج کا پلٹنا

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے اس موضوع کے حوالے سے مختلف طرق سے صحابہ کرام سے تین احادیث بیان کی ہیں۔ جن میں سے ہم صرف دو احادیث کو نقل کر رہے ہیں۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سو رہے تھے اور آپ کا سر مبارک حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی گود میں تھا جس کی وجہ سے حضرت علی کرم اللہ وجہہ نماز عصر نہ پڑھ سکے حتیٰ کہ سورج غروب ہو گیا جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُٹھے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے لئے دعا فرمائی پس ڈوبا ہوا سورج پھر نکل آیا یہاں تک حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے نماز عصر ادا فرمائی پھر دوبارہ سورج غروب ہو گیا۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت اسماءبنت عمیس رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف وحی آ رہی تھی جبکہ آپ کا سر اقدس حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی گود میں تھا جس کی وجہ سے حضرت علی کرم اللہ وجہ نماز عصر نہ پڑھ سکے حتیٰ کہ سورج غروب ہو گیا پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے علیؑ تو نے نماز عصر ادا کر لی انہوں نے عرض کیا نہیں پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا فرمائی اللَّهُمَّ إِنَّهُ كَانَ فِي طَاعَتِكَ وَ طَاعَةِ رَسُولِكَ اے اللہ یہ (علی) تیری اطاعت اور تیرے رسول کی اطاعت میں تھا فَارْدُدْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ پس اسکے لئے سورج واپس لوٹا دے حضرت اسماء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے خود سورج کو غروب ہوتے دیکھا پھر میں نے اسے غروب ہونے کے بعد طلوع ہوتے اور ٹھہرتے دیکھا۔

تیرھویں فصل

مولائے کائنات کرم اللہ وجہہ کی انبیاء کے ساتھ تشبیہ

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حارث الاعور رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا مَنْ أَرَادَ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى آدَمَ فِي عِلْمِهِ وَنُوحٍ فِي فَهْمِهِ وَإِبْرَاهِيمَ فِي حِلْمِهِ وَيَحْيى فِي زُهْدِهِ وَ مُوسَى فِي بَطْشِهِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى عَلِي بْنِ أَبِي طَالِب جو آدم علیہ السلام کو اُن کے علم میں اور نوح علیہ السلام کو کو اُن کے فہم میں اور ابراھیم علیہ السلام کو

اُن کے حلم میں اور یحیی علیہ السلام کو اُن کے زھد میں اور موسیٰ علیہ السلام کو اُن کی پکڑ میں دیکھنا چاہے وہ علی بن ابیطالبؑ کو دیکھ لے۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے کہا ہم سے بیان کیا محمد بن احمد بن ابراھیم نے انہوں نے کہا ہم سے بیان کیا حسین بن علی بن حسین السلولی نے انہوں نے کہا ہم سے بیان کیا سوید بن مسعر بن یحییٰ بن حجاج التھدی نے انہوں نے کہا ہم سے بیان کیا میرے والد نے انہوں نے کہا ہم سے بیان کیا شریک نے انہوں نے روایت کی ابو اسحاق سے انہوں نے حارث الاعور حضرت علیؓ کے علم دار سے کہ ہم کو خبر پہنچی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے اصحاب کی جماعت میں رونق افروز تھے کہ ارشاد فرمایا میں تمہیں ایسا شخص دکھاؤں جو اپنے علم میں آدم علیہ السلام اور فہم میں نوح علیہ السلام اور حکمت میں ابراھیم علیہ السلام ہے کچھ دیر نہیں گزری تھی کہ جناب علیؓ تشریف لائے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ آپ نے ایسا آدمی بیان فرمایا ہے کہ فضائل میں تین نبیوں کے مساوی قیاس کیا جاسکتا ہے وہ کون ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے ابو بکرؓ کیا تم اس کو نہیں جانتے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول بہتر جاننے والے ہیں فرمایا ابو الحسن علی بن ابیطالبؓ ہے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کہنے لگے اے ابوالحسن مبارک ہو این مثلك یا ابا الحسن اے ابوالحسن تمہارے جیسا کہاں ملے گا۔

مولا علی کرم اللہ وجہہ ذوالقرنین ہیں

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے ابو طفیلؓ سے روایت کیا ہے کہ ابن کواء نے مولائے کائنات کرم اللہ وجہہ سے پوچھا کہ ذوالقرنین نبی تھا یا بادشاہ آپ نے فرمایا وہ نہ نبی تھا نہ بادشاہ وہ ایک نیک بندہ تھا خدا نے اس سے محبت کی اور اس کو صاحب محبت بنادیا اور خدا نے اسے نصیحت کی اور اُس کو نصیحت والا کردیا پھر اس کو خدا نے اس کی قوم کی طرف بھیجا ان لوگوں نے اسکی کنپٹی پر چوٹ لگائی جس سے اُس کا انتقال ہوگیا پھر اللہ تعالیٰ نے اس کو زندہ کرکے اس کی قوم کی طرف جہاد کے لئے بھیجا انہوں نے اس کی دوسری کنپٹی پر مارا وہ مرگیا خدا نے اس کو ان کے جہاد کے واسطے اس کو زندہ کیا اس لئے اُس کا نام ذوالقرنین ہوا مولائے کائنات کرم اللہ وجہہ نے فرمایا بے شک اسکی مثل تم میں موجود ہے (یہ اشارہ آپ نے اپنی طرف کیا)

چودھویں فصل

زمانہ دعوت کے بعد مولا علی کرم اللہ وجہہ کا جہاد

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت ابو طفیل رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ ابن الکواء نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے سوال کیا کہ الَّذِینَ بَدَّلُوا نِعۡمَةَ اللهِ جنہوں نے اللہ کی نعمت کا ناشکری سے بدل دیا تھا سے کون لوگ مراد ہیں آپ کرم اللہ وجہہ نے فرمایا یہ قریش کے فاجر لوگ ہیں بدر کا دن ان کے لئے کافی ہو گیا تھا۔

بدر کے دن آسمان سے ندا آئی

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حدیث عمار ابن اخت سفیان سے نقل فرمایا کہ انہوں نے حنظلی کے طریق سے انہوں نے جعفر محمد بن علی (امام باقرؓ) سے روایت کی آپ نے فرمایا بدر والے دن ایک منادی نے آسمان سے ندا دی اور اس کو کہنے والا رضوان فرشتہ تھا وہ ندا یہ تھی۔

لاسیف الا ذوالفقار	ولا فتی الا علی بن ابیطالب
نہیں کوئی تلوار ذوالفقار جیسی	اور نہیں کوئی جوان علی بن ابیطالب جیسا

احد کے دن آسمان سے آواز آئی

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ آپ نے فرمایا اُحد کے دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جھنڈا حضرت علیؑ نے اٹھار کھا تھا اور مشرکین کی طرف سے سات افراد نے جھنڈے اٹھار کھے تھے ان کو حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے قتل کیا اس کے بعد آسمان سے پکارنے والے کی آواز کو ہم نے سُنا کہ وہ کہہ رہا ہے۔

لاسیف الا ذوالفقار	ولا فتی الا علی بن ابیطالب
نہیں ہے کوئی تلوار ذوالفقار سوا	اور نہیں کوئی جوان علی بن ابیطالب کے سوا

آقاصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے روز خندق یوں دعافرمائی

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا کہ آپ نے خندق کے دن یوں دعافرمائی اے اللہ تو نے بدر کے دن مجھ سے عبیدہ بن حارث کو جدا کیا اور اُحد کے دن مجھ سے حمزہ بن عبد المطلب کو جدا کیا اور یہ علی ہے یا اللہ مجھے تنہا نہ چھوڑنا اور تو خیر الوارثین ہے۔

فتح مکہ سے پہلے ایک خط کا معاملہ

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اللہ تعالٰی کے اس قول کے متعلق قول روایت کیا يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّيْ وَعَدُوَّكُمْ (سورہ الممتحنۃ آیت-۱) اے ایمان والو میرے دشمنوں اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ یہ آیت قریش میں سے ایک آدمی کے بارے میں نازل ہوئی جو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مدینہ طیبہ میں سکونت پذیر تھا اس نے مکہ مکرمہ میں اپنے گھر اور خاندان والوں کی طرف انہیں خبر دینے اور انہیں خطرہ سے آگاہ کرنے کے لئے لکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کی طرف آنے والے ہیں لیکن اس خط کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مطلع کر دیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی بن ابیطالب کرم اللہ وجہہ کو بھیجا اور وہ اس خط کو لے آئے۔

فتح مکہ کے دن مولا علیؑ نے بتوں کا اکھاڑ پھینکا

۱۹۳ حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت ابو ھریرہ سے روایت کیا کہ فتح مکہ کے دن رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے ارشاد فرمایا اے علیؑ کیا کعبہ کی چھت پر یہ بُت دیکھ رہے ہو حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے عرض کیا جی ہاں یا رسولؐ اللہ۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے علیؑ میں تجھے اوپر اٹھاتا ہوں تو ان بتوں کو نیچے گرادے حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے عرض کیا بلکہ یا رسولؐ اللہ میں آپ کو اُٹھاتا ہوں پس حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر ربیعہ اور مضر اپنے ہاتھوں سے مجھے اٹھانے کی کوشش کریں تو وہ بھی اس پر قدرت نہیں رکھتے لیکن اے علیؑ تو کھڑا ہو پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے ہاتھوں سے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو اُن کی پنڈلیوں کے کنارے سے پکڑا پھر زمین سے اوپر اٹھایا حتی کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بغل کی سفیدی نظر آنے لگی پھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے علیؑ کیسا محسوس کر رہے ہو حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے عرض کیا میں دیکھ رہا ہوں

کہ آپ کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ نے مجھے شرف بخشا یہاں تک کہ اگر میں چاہوں تو اپنے ہاتھوں سے آسمان کو چھو سکتا ہوں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے علی بُت گرادو پس حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے بتوں کو اکھاڑا اور اُن کو نیچے زمین پر پھینک دیا۔

حضور ﷺ کا حضرت علی کرم اللہ وجہہ و حضرت معاذؓ کو نصیحت کرنا

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ جب یہ آیت نازل ہوئی اِنَّآ اَرۡسَلۡنٰكَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِيۡرًا (سورہ الاحزاب آیت ۴۵) تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن کی طرف بھیجا تو فرمایا تم دونوں جاؤ بشارت دینا، نفرت نہ دلانا سہولت کا خیال رکھنا سختی نہ کرنا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر یہ آیت نازل فرمائی ہے یعنی اپنی اُمت پر گواہ، جنت کی خوشخبری دینے والا جہنم سے ڈرانے والا لا الہ الا اللہ کی شہادت کی طرف دعوت دینے والا باذنہ یعنی قرآن کے ذریعہ سے۔

مولا علی کرم اللہ وجہہ سے آقاؐ کی محبت کا عالم

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو ایک سریہ میں بھیجا حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ کہتے ہیں میں نے دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دونوں ہاتھ اُٹھا کر دعا فرمائی اَللّٰهُمَّ، لَاتُمِتۡنِي حَتّٰى تُرِيَنِي عَلِيًّا اے اللہ مجھے موت نہ دینا جب تک میں علی کو نہ دیکھ لوں۔

پندرھویں فصل

مولا علی کرم اللہ وجہہ کا بدعات اور خلاف سنت چیزوں کے ایجاد کرنے والوں کے ساتھ جہاد

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہلکی سی نیند کی اور پھر تبسم فرماتے ہوئے اپنا سر اٹھایا اور ارشاد فرمایا ابھی مجھ پر ایک سورۃ نازل ہوئی ہے پھر آپ نے مکمل سورۃ الکوثر پڑھی پھر فرمایا کیا تم جانتے ہو کوثر کیا ہے صحابہ نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسولؐ بہتر

جانتے ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ ایک نہر ہے جو میرے رب نے جنت میں مجھے عطا فرمائی ہے اس میں خیر کثیر ہے قیامت کے دن میری اُمت اس پر آئے گی اس کے برتن ستاروں کی تعداد کے برابر ہیں ان میں سے ایک بندے کو کھینچ کر نکال لیا جائے گا تو میں کہوں گا اے میرے پروردگار یہ بھی میری اُمت میں سے ہے، تو کہا جائے گا بلاشبہ آپ وہ نہیں جانتے جو کچھ اس نے آپ کے بعد کیا ہے۔

نبی اکرم ﷺ کا ناکثین و قاسطین ومارقین کے ساتھ لڑنے کا حکم دینا

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان فرمائی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اُم سلمہ گواہ رہنا إِنَّ عَلِيًّا وَصِيعُ وَإِنَّهُ وَلِيِّي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَإِنَّهُ يُقَاتِلُ النَّاكِثِينَ وَالْقَاسِطِينَ وَالْمَارِقِيْنَ بے شک علی میرا وصی ہے یہ دنیا و آخرت میں میرا ولی ہے اور یہ ناکثین (بیعت توڑنے والے) اور قاسطین (زیادتی کرنے والے) اور مارقین (حق سے نکل جانے والے) والوں سے لڑے گا۔

آقا ﷺ نے لڑنے کی وجہ بتادی

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے بیان کیا کہ ہم سے بیان کیا محمد بن علی بن دحیم نے اُنہوں نے روایت کی احمد بن حازم سے اُنہوں نے کہا ہم کو خبر دی شہاب بن عباد نے انہوں نے کہا مجھ سے بیان کیا جعفر بن سلیمان نے اُنہوں نے روایت کی ابی ہارون سے انہوں نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو ان تمام حوادث وواقعات کے بارے میں آگاہ فرمایا جو آپؐ کے دنیا سے جانے کے بعد رونما ہوں گے یہ سُن کر حضرت علیؑ گریہ کرنے لگے اور عرض کیا میں آپ سے اس قرابت داری کے صدقہ جو میری آپؐ کے ساتھ ہے اور آپؐ کے ساتھ اپنی صحبت کے صدقہ میں سوال کرتا ہوں کہ وہ مجھے اپنے پاس بُلا لے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے علی تم مجھ سے اس چیز کا سوال کر رہے ہو کہ میں اللہ تعالیٰ سے اس بارے میں دعا کروں جس کا فیصلہ پہلے ہو چکا ہے پھر حضرت علیؑ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول میں اس قوم سے کیوں جنگ کروں گا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم دین میں بدعات اور خلاف سنت نئی چیزوں کے ایجاد ہونے پر جنگ کروگے۔

آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان تینوں کے ساتھ لڑنے کا حکم دیا

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے طرق کثیرہ کے ساتھ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت نقل کی ہے کہ حضرت علیؑ نے فرمایا أُمِرْتُ بِقَاتِلِ النَّاكِثِينَ وَالْقَاسِطِينَ وَالْمَارِقِيْنَ کہ مجھے ناکثین اور قاسطین اور مارقین کے ساتھ جنگ کا حکم دیا گیا ہے۔

ناکثین، قاسطین اور مارقین سے مراد کون ہیں

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے کہا ہم سے بیان کیا محمد بن علی بن دحیم نے اُنہوں نے کہا ہم سے بیان کیا احمد بن حازم نے انہوں نے کہا ہم سے بیان کیا عثمان بن محمد نے انہوں نے کہا ہم سے بیان کیا یونس بن ابی یعقوب نے اُنہوں نے کہا ہم سے بیان کیا حماد بن عبدالرحمن انصاری نے انہوں نے روایت کی ابو سعید تمیمی رضی اللہ عنہ سے انہوں نے حضرت علیؑ سے کہ انہوں نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے یہ ذمہ داری سونپی کہ میں ناکثین (بیعت توڑنے والوں سے) اور قاسطین (ظلم کرنے والوں سے) اور مارقین (حق سے نکل جانے والوں سے) کے ساتھ جنگ کروں۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے سوال کیا گیا اے امیر المومنینؑ یہ ناکثین، قاسطین اور ماقین کون ہیں آپؑ نے فرمایا جمل والے ناکثون، شام والے قاسطون اور خوارج مارقون ہیں۔

مولائے کائنات حضرت علیؑ تاویل قرآن پر لڑے

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے کہا ہم کو خبر دی عبداللہ بن سعد بن یحییٰ نے انہوں نے کہا ہم کو خبر دی ابو یوسف الصند لانی نے انہوں نے کہا ہم کو خبر دی فیاض نے انہوں نے روایت کی حمزہ بن عبدالکریم سے انہوں نے اسماعیل بن رجاء سے انہوں نے عطیہ وابوالودال سے انہوں نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہ ہم رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تشریف آوری کے منتظر بیٹھے ہوئے تھے کہ اتنے میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حجرہ سے برآمد ہوئے آپ کے کفش مبارک کا تسمہ ٹوٹا ہوا تھا آپ نے وہ کفش مبارک حضرت علیؑ کو دیا پس آپ ہمارے ساتھ آکر بیٹھ گئے اور ہم حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ادب کی وجہ سے ایسے بیٹھے تھے جیسے ہمارے سروں پر پرندے بیٹھے ہوئے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا میرے بعد ایک شخص تم سے تاویل قرآن پر لڑے گا جس طرح میں لوگوں سے تنزیل قرآن پر لڑا۔ پس حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کیا وہ شخص میں ہوں آپ نے فرمایا

نہیں اُس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کیا وہ شخص میں ہوں آپؐ نے فرمایا نہیں لیکن وہ جو میرا کفش (نعلین پاک) سینے والا جو حجرہ سے باہر نکلے گا۔ ابو سعید رضی اللہ عنہ نے کہا پس حضرت علی ؓ حجرہ مبارک سے باہر نکلے اور آپ کے ہاتھ میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کفش مبارک تھا جو سی کر لائے تھے۔

مقام حواب پر کتوں کے بھونکنے کی آواز

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے روایت کیا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جب کتوں کے بھونکنے کی آواز سنی تو فرمایا یہ کونسا مقام ہے جو ساتھ تھے انہوں نے کہا اس مقام کو حواب کہتے ہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ میں نے کتوں کے بھونکنے کی آواز سنی تو مجھے یاد آ گیا کہ میں نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا جبکہ آپ کے پاس آپ کی ازواج بیٹھی ہوئی تھیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کاش مجھے باریکی سے علم ہوتا کہ تم میں سے کون ہے جو مقام حواب پر کتوں کی آواز سُنے گی۔

اے علیؓ، عائشہؓ سے نرمی سے پیش آنا

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے کہا ہم سے بیان کیا محمد بن احمد البزار سے انہوں نے کہا ہم سے میرے جد محمد بن خطاب نے انہوں نے کہا ہم سے ابو نعیم الفضل بن دکین نے انہوں نے کہا ہم سے عبد الجبار بن العباس نے انہوں نے روایت کی عمار الدھنی سے انہوں نے سالم بن ابی الجعد سے انہوں نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بعض امہات المومنین کو کسی زوجہ کے بارے میں حق کے خلاف خروج کرنے سے آگاہ کیا تو حضرت عائشہ مسکرانے لگیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے حمیرا میری طرف دیکھو کہیں وہ بیوی تم نہ ہونا پھر حضرت علیؓ کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا اے ابوالحسن اگر یہ اپنے کیے ہوئے عہد سے پھر جائے تو تم اس سے نرمی کے ساتھ پیش آنا۔

حق ہمیشہ مولا علی کرم اللہ وجہہ کے ساتھ رہے گا

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت نقل کی کہ جب اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے اونٹ کے پاؤں کٹ چکے اور وہ بصرہ کے گھر تشریف لے گئیں تو ان کے بھائی محمد نے ان کو اللہ کی قسم دیکر پوچھا کہ آپ مجھے اس دن کا ذکر سُنائیں کہ آپ نے مجھ سے بیان کیا تھا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

الحقُّ لَنْ يَزَالَ مَعَ عَلِيّ مَعَ الْحَقِّ لَنْ يَخْتَلِفَا وَلَنْ يَفْتَرِقَا قَالَتْ نَعَمْ حق ہمیشہ علی کے ساتھ رہے گا اور وہ دونوں ہر گز ایک دوسرے سے جدا نہیں ہونگے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرمانے لگیں ٹھیک ہے۔

خواب میں بنوامیہ کو منبر پر دیکھنا

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت سعید بن مسیّب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خواب میں بنوامیہ کو منبروں پر دیکھا تو آپ کو اس سے بہت پریشانی ہوئی پس اللہ تعالیٰ نے آپ کی طرف وحی فرمائی کہ ان کو یہ دنیا عطا کی گئی ہے پس آپ کی آنکھوں کو سکون مل گیا۔

خواب میں بنوامیہ کا باری باری منبر پر آنا

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حدیث حسین بن علی سے مرفوعاً روایت نقل کی کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ بنوامیہ باری باری میرے اس منبر پر آرہے ہیں کہا گیا یہ دنیا ہے جوان کو مل جائے گی تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤْيَا الَّتِى أَرَيْنَاكَ إِلَّا فِتْنَةً لِّلنَّاسِ۔ (سورہ الاسراء آیت ٦٠)

قرآن میں شجرہ ملعونہ سے مراد کون ہے

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے مروان بن حکم سے کہا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تیرے باپ اور دادا کے بارے میں یہ کہتے سنا ہے کہ تم قرآن میں شجرہ ملعونہ ہو۔

بنوامیہ کی حکومت کی مدت

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے یوسف بن مازن الرواسی سے روایت کیا انہوں نے کہا معاویہ کی بیعت کے بعد ایک شخص امام حسنؑ کی طرف اُٹھا اور کہنے لگا آپ نے مومنین کے چہروں کو سیاہ کردیا ہے امام حسنؑ نے فرمایا تو مجھے متنبہ نہ کر اللہ تجھ پر رحم فرمائے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خواب میں دیکھا کہ بنوامیہ اُن کے منبروں پر خطبے دے رہیں ہیں آپ کو برا لگا، پس آیت نازل ہوئی انااعطینک الکوثر اے محمد ہم نے آپ کو کوثر یعنی جنت میں نہر عطا فرمائی اور یہ آیت نازل ہوئی اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا لَیْلَةُ الْقَدْرِ لَیْلَةُ الْقَدْرِ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ فرمایا اے

محمدؐ تیرے بعد بنو امیہ بادشاہ ہونگے قاسم نے کہا میں نے ہزار مہینوں کو شمار کیا تو نہ ایک دن زیادہ تھا اور نہ ایک دن کم تھا۔

بنو امیہ، بنو مغیرہ و بنو مخزوم

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ مجھے حضرت عمرؓ نے فرمایا کیا تم وہ نہیں پڑھتے جو ہم پڑھتے ہیں وَ جَاهِدُوْا فِي اللهِ حَقَّ جِهَادِهٖ کہا جس طرح تم نے ابتدائی زمانہ میں جہاد کیا اسطرح آخر زمانہ میں ہوگا میں نے کہا کیوں نہیں پھر پوچھا امیر المومنین یہ کب ہوگا فرمایا جب بنو اُمیہ امراء ہونگے اور بنو مغیرہ وزراء ہونگے۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت کیا کہ آپ سے اللہ تعالیٰ کے اس قول کے متعلق پوچھا گیا اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ بَدَّلُوْا نِعْمَتَ اللهِ كُفْرًا (ابراھیم آیت (۲۸) کیا تم نے اُن لوگوں کو نہیں دیکھا جنہوں نے خدا کے احسان کو ناشکری میں بدل دیا۔ تو فرمایا یہ قریش کے دو فاجر قبیلے تھے بنو مغیرہ اور بنو اُمیہ، بنو مغیرہ کی جڑ تو اللہ نے جنگ بدر میں کاٹ دی تھی جبکہ بنی اُمیہ کو ایک وقت تک کے لئے ڈھیل مل گئی ہے۔

قریش کے دو فاجر قبیلے

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے اللہ کے اس قول کا روایت کیا ہے اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ بَدَّلُوْا نِعْمَتَ اللهِ كُفْرًا تم نے اُن لوگوں کو نہیں دیکھا جنہوں نے خدا کے احسان کو ناشکری سے بدل دیا آپ نے فرمایا یہ قریش کے دو فاجر قبیلے تھے بن مغیرہ اور بنو اُمیہ، بنو مغیرہ کی جڑ تو اللہ نے بدر میں کاٹ دی تھی جبکہ بنو اُمیہ کو ایک وقت تک ڈھیل مل گئی ہے۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت کیا ہے کہ آپ سے اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ بَدَّلُوْا نِعْمَتَ اللهِ كُفْرًا متعلق پوچھا گیا تو فرمایا بنو اُمیہ اور بنو مخذوم ابو جہل کا گروہ ہے۔

مولا علی کرم اللہ وجہہ حق پر اور انکے مخالف باطل پر ہیں

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے ارشاد فرمایا اے ابو رافع تیرا اُس وقت کیا حال ہوگا جبکہ قوم علیؑ کے ساتھ جنگ کرے گی اور علیؑ حق پر اور یہ

لوگ باطل پر ہونگے، خدا کی راہ میں ان سے جہاد کرنا حق ہوگا جو شخص ہاتھ سے جہاد کی طاقت نہ رکھتا ہو اس کو چاہیے کہ زبان کے ساتھ انکے ساتھ جہاد کرے اور جو شخص زبان سے بھی طاقت نہ رکھتا ہو اسے چاہیے کہ دل ہی سے جہاد کرے اس کے سوا کوئی اور بات نہیں ہے اگر تو ان لوگوں کو پائے تو ان کو میری طرف سے دعوت دینا کہ وہ میری مدد کریں اور مجھے تقویت دیں ابو رافع کہتے ہیں جب لوگوں نے جناب علیؓ سے بیعت کی اور معاویہ مخالف ہو گئے میں نے کہا یہ وہی لوگ ہیں جنکا حضورؐ نے ذکر کیا تھا ابو رافع اپنی خیبر کی زمین بیچ کر اور اپنے اہل و عیال کو ساتھ لے کر جناب مولا علیؑ کے ہمراہ ہو گئے اور حضرت علیؑ کی شہادت تک ان کے ساتھ رہے پھر امام حسنؑ کے ساتھ واپس مدینہ آ گئے۔

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کا قاتل باغی گروہ ہے

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حبہ العرنی سے روایت کیا انہوں نے فرمایا میں نے حضرت حذیفہ بن یمانی رضی اللہ عنہ سے عرض کیا مجھ سے کوئی حدیث بیان کریں تو آپ نے مجھ سے بیان فرمایا میں فتنوں سے ڈرتا ہوں تمہارے لئے ضروری ہے کہ اُس گروہ کے ساتھ ہو جاؤ جس میں ابن سمّیہ (حضرت عمارؓ) ہو بے شک رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا عمار کو ایک باغی گروہ قتل کرے گا۔

دو فیصلہ کرنے والے گمراہ

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے اپنی اسناد کے ساتھ روایت کی موسیٰ بن صفوان سے انہوں نے ذکریا بن یحییٰ سے انہوں نے حبیب بن ثابت سے انہوں نے عبداللہ بن یزید سے انہوں نے سوید بن غفلۃ سے انہوں نے کہا میں ابو موسیٰ کے ساتھ فرات کے کنارے پر تھا پس انہوں نے کہا میں نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا کہ بنی اسرائیل باہمی نزاع واختلاف کا شکار ہو گئے پھر مسلسل اسی اختلاف و انتشار کی حالت میں تھے کہ آخر انہوں نے اختلاف کو رفع کرنے کے لئے اپنے دو نمائندوں کو حکم و فیصل بنا کر بھیجا مگر وہ دونوں خود بھی گمراہی کا شکار ہوئے اور دوسروں کو بھی گمراہی کے راستہ پر لگا دیا اور یقیناً یہ اُمت بھی عنقریب افتراق و انتشار کا شکار ہو جائے گی اور یہ باہمی اختلاف و نزاع اسی طرح برقرار ہو گا کہ وہ دو فیصل بھیجیں گے لیکن وہ دونوں خود بھی گمراہ ہونگے اور اپنے متبعین کو بھی گمراہ کر دیں گے میں نے عرض کیا میں اُن دونوں میں سے ہونے سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔

خوارج کون ہیں

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے ابوغالب سے روایت کیا ان سے اس آیت کے متعلق سوال کیا گیا اِنَّ الَّذِیْنَ فَرَّقُوْا دِیْنَھُمْ وَ کَانُوْا شِیَعًا لَّسْتَ مِنْھُمْ فِیْ شَیْءٍ (انعام آیت ۱۵۹) وہ جنہوں نے اپنے دین میں جدا جدا راہیں نکالیں اور کئی گروہ ہو گئے ۔ پس اُنہوں نے کہا مجھ سے ابوامامہ نے بیان فرمایا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ خوارج کا گروہ ہے۔

خوارج بدترین مخلوق ہیں

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے مسروقؓ سے روایت کیا ہے کہ میں اُم المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں گیا وہ مجھ سے پوچھنے لگیں کہ خوارج کو کس نے قتل کیا ہے میں نے عرض کی امیر المومنین علی علیہ السلام نے وہ خاموش ہو گئیں پھر فرمانے لگیں میں نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ وہ لوگ بدترین خلائق ہیں ان کو بہترین خلائق قتل کریں گے اور ان کا قتل قیامت کے دن خدا کے نزدیک بھاری وسیلہ ہو گا۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے ابوالحسن الانصاریؓ سے روایت کیا ہے اُنہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ ایک دفعہ میں جناب ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں گیا وہ فرمانے لگیں خارجیوں کو کس نے قتل کیا ہے میں نے عرض کیا امیر المومنین علیؓ نے فرمانے لگیں مجھے علیؓ کے حق میں سچ کہنے سے کون روک سکتا ہے میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا ہے یَقْتُلُھُمْ خَیْرُ أُمَّتِی مِنْ بَعْدِی وَ سَمِعْتُہُ یَقُوْلُ عَلِیٌّ مَعَ الْحَقِّ وَ الْحَقُّ مَعَ عَلِیٍّ میری اُمت میں میرے بعد سب سے بہتر شخص ان (خارجیوں) کو قتل کرے گا اور میں نے یہ بھی فرماتے سُنا علیؓ حق کے ساتھ اور حق علیؓ کے ساتھ ہو گا۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے مسروقؓ سے روایت کیا ہے کہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھ سے نہروان والوں اور ذوالثدیہ کی بات پوچھی میں نے انکو خبر سُنائی فرمانے لگیں اے مسروقؓ کیا ہو سکتا ہے کہ چند آدمی لاؤ جو اس کی گواھی دے سکیں میں ہر قبیلے کا ایک آدمی انکی خدمت میں لے آیا اُنہوں نے گواہی دی کہ ذی الثدیہ کو انہوں نے دیکھا ہے اُم المومنین فرمانے لگیں یَرْحَمُ اللّٰہُ عَلِیًّا إِنَّہُ عَلَی الْحَقِّ وَ لٰکِنِّی کُنْتُ امْرَئَاۃً مِنَ الْأَحْمَاءِ خدا علیؓ پر رحم کرے وہ حق پر تھے مگر میں ایسی عورت تھی جو اپنے سسرال والوں کے بس میں تھی۔

ذوالخویصرہ کا واقعہ

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے بیان کیا کہ مجھ سے بیان کیا ابو عمر اور احمد بن محمد بن ابراھیم نے بیان کیا کہ ہم سے بیان کیا ابوالحسن احمد بن مسعود المقدسی نے اُنہوں نے کہا ہم سے ابوالیمان نے اُنہوں نے کہا ہم کو خبر دی شعیب نے انہوں نے روایت کی زھری سے اُنہوں نے کہا مجھے خبر دی ابو سلمہ بن عبدالرحمن نے اُنہوں نے کہا ہم کو خبر دی حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہ آپ نے کہا ایک دن ہم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور بیٹھے ہوئے تھے اور حضور "غنیمت کا مال تقسیم کر رہے تھے ذوالخویصرہ آکر کہنے لگا یارسول اللہؐ عدل کیجیے آپ نے ارشاد فرمایا تجھ پر ہلاکت ہو اگر میں عدل نہیں کروں گا تو پھر کون کرے گا حضرت عمر رضی اللہ عنہ عرض کرنے لگے یارسول اللہ مجھے اس کی گردن اُڑانے کی اجازت ہو فرمایا چھوڑ دو اس کے ساتھی ایسے ہیں کہ تمہاری نماز تم کو ان کی نماز کے مقابل اور تمہارے روزے انکے روزوں کے مقابل حقیر معلوم ہونگے وہ قرآن پڑھیں گے لیکن ان کے گلے سے نیچے نہیں اُترے گا وہ دین سے ایسے نکل جائیں گے جس طرح تیر کمان سے نکل جاتا ہے۔ پھر اس کے پیکان پر کچھ نظر نہیں آتا اس کے پٹھے پر بھی کچھ نظر نہیں آتا اس کی لکڑی پر بھی کچھ نظر نہیں آتا اور نہ اس کے پروں پر کچھ نظر آتا ہے، وہ گوبر اور خون کو بھی چھوڑ کر نکل جاتا ہے۔ وہ ایک بہترین گروہ پر خروج کریں گے انکی نشانی یہ ہوگی کہ ان میں ایک ناقص الخلقت سیاہ چشم اس کا ایک بازو عورت کے پستان یا مثل گوشت کے ٹکڑے کے حرکت کرتا ہوگا۔ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں اس امر کی گواہی دیتا ہوں کہ میں نے یہ بات سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنی ہے اور اسکی گواہی بھی دیتا ہوں کہ میں حضرت علی بن ابی طالبؑ کے ساتھ تھا جبکہ وہ اس گروہ کے ساتھ جنگ کر رہے تھے حضرت امیر المومنین نے لوگوں کو مقتولوں کی طرف بھیجا اور وہ لوگ مخدج کو اٹھا لائے جو نشانیاں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیان فرمائی تھیں وہ سب اس میں موجود تھیں۔

گواہی چھپانے سے بصارت جاتی رہی

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت زید بن ارقم سے روایت کیا ہے کہ حضرت علیؑ نے لوگوں کو قسم دے کر پوچھا جنہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا تھا کہ جس کا میں مولا ہوں اس کا علیؑ مولا ہے اے اللہ دوست رکھ اسے جو علیؑ کو دوست رکھے اور دشمن رکھ اسے جو علیؑ سے دشمنی رکھے پس بارہ اصحاب بدر کھڑے ہو گئے چھ داہنی طرف سے اور چھ بائیں طرف سے انہوں نے گواہی دی زید بن ارقم کہتے ہیں میں بھی انہی میں سے تھا جن

لوگوں نے اس حدیث کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا تھا پس میں نے اسکو چھپایا فَذَهَبَ اللّٰہُ بِبَصَرِیْ اللہ تعالیٰ میری بصارت لے گیا وَكَانَ يَنْدِمُ عَلَى مَافَاتِهِ مِنَ الشَّهَادَةِ وَيَسْتَغْفِرُ زید بن ارقم اس شہادت کے نہ دینے سے نادم رہا کرتے تھے اور استغفار کیا کرتے تھے۔

گواہی چھپانے سے برص میں مبتلا ہونا

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت طلحہ بن عمیرؓ سے روایت کیا ہے کہ میں نے امیر المومنین علیؑ کو منبر پر پایا اور آپ اصحاب سے قسم دے کر پوچھ رہے تھے جن میں ابو سعید اور ابو ھریرہ اور انس بھی منبر کے پاس موجود تھے جن میں مہاجرین اور انصار سے بارہ بدری تھے جناب امیر المومنین حضرت علیؑ نے فرمایا میں تم کو قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا تم نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا ہے کہ انہوں نے فرمایا مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ تو وہ تمام کھڑے ہو گئے اور گواہی دی اور انس بن مالک نے گواہی نہ دی امیر المومنین حضرت علیؑ نے اُن سے پوچھا ما منعك یا انس ان تشهد وقد سمعت ما سمعوا قال یا امیر المومنین کبرت و نسیت اے انس تم کو گواہی سے کس چیز نے روکا جبکہ تم نے یہ حدیث سنی ہے جو انہوں نے سنی تو انس نے کہا اے امیر المومنینؑ میں بوڑھا ہو گیا ہوں اور بھول گیا ہوں تو امیر المومنین نے کہا اللهم ان کان کاذبا فاضربه بوضع لا تواریه العمامه اے اللہ اگر یہ جھوٹ بولتے ہیں تو ان کو برص کی بیماری میں مبتلا کر دے جس کو ان کا عمامہ بھی نہ چھپا سکے۔ طلحہ بن عمیرؓ کہتے ہیں اَشْهَدُ بِاللّٰهِ لَقَدْ رَأَيْتُهُ بَيضَاءَ بَيْنَ عَيْنَيْهِ میں خدا کو گواہ کر کے کہتا ہوں کہ میں نے انس بن مالک کو دیکھا کہ اُن کی آنکھوں کے درمیان سفید دھبہ ہے۔

مولا علی کرم اللہ وجہہ پر طنز کرنے والا پاگل ہو گیا

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے ابن عمیرؓ سے روایت کیا ہے کہ مولا علیؑ ایک دفعہ منبر پر فرمانے لگے آنا عبد اللّٰهِ وَأَخُو رَسُولِ اللّٰهِ وَرَثْتُ نَبِي الرَّحْمَةِ وَنَكَحْتُ سَيِّدَةَ أَهْلَ الْجَنَّةِ وَانَا سَيِّدُ الْوَصِيِّينَ وَ آخِرُ أَوْصِيَاءِ النبيّين میں خدا کا بندہ اور اس کے رسول کا بھائی ہوں میں نے نبی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ورثہ پایا ہے میں نے سیدہؑ اہل الجنۃ کے ساتھ نکاح کیا ہے میں تمام وصیوں کا سردار ہوں میں تمام وصیوں کا آخری وصی ہوں میرے علاوہ کوئی اس کا دعوی نہیں کر سکتا اور اگر کرے گا تو اللہ تعالیٰ اسکے ساتھ برائی سے پیش آئے گا یہ سُن کر قوم عبس کا ایک آدمی کہنے لگا کیا بُری بات ہے اپنے منہ سے یہ کہنا کہ میں خدا کا بندہ اور اسکے رسول کا بھائی ہوں ابھی اسے یہ بات کہتے ہوئے کچھ دیر نہیں گزری تھی

کہ شیطان نے اسے دیوانہ بنادیااور لوگوں نے اسے ٹانگ سے پکڑ کر مسجد کے دروازے سے باہر گھسیٹافَسَئَلْنَا قَوْمَہُ ھَلْ یَعْرِفُوْنَ بِہٖ عَرَضًا قَبْلَ ھٰذَا قَالُو اللّٰھُمَّ لَا ہم نے اس کی قوم سے پوچھا کبھی پہلے بھی اس کو یہ عارضہ ہوا تھا تو انہوں نے کہا اللہ کی قسم ہر گز نہیں۔

سترھویں فصل

مولا علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے مختلف فضائل

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضرت علیؓ کو تین خوبیاں حاصل ہیں اگر ان میں سے ایک بھی مجھے مل جاتی تو میں اس کو قیمتی سرخ اونٹوں سے زیادہ محبوب سمجھتا(۱) حضرت سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا سے نکاح(۲) خیبر کے دن اُن کو علم عطا ہونا(۳) اُن کی شان میں آیت نجویٰ کا ہونا۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے کہا ہم سے بیان کیا محمد بن عبداللہ بن سعید نے انہوں نے کہا ہم سے بیان کیا عبداللہ بن احمد ابن عامر نے انہوں نے کہا مجھ سے بیان کیا میرے والی احمد بن عامر الطائی نے انہوں نے کہا مجھ سے بیان کیا علی بن موسیٰ نے انہوں نے کہا مجھ سے بیان کیا میرے والد موسیٰ بن جعفر نے انہوں نے کہا مجھ سے بیان کیا میرے والد جعفر بن محمد نے انہوں نے کہا مجھ سے بیان کیا میرے والد محمد بن علی نے انہوں نے کہا مجھ سے بیان کیا میرے والد علی بن الحسین نے انہوں نے کہا مجھ سے بیان کیا میرے والد الحسین نے انہوں نے کہا مجھ سے بیان کیا میرے والد علی بن ابیطالبؑ نے انہوں نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یاعَلِیُّ أُعْطِیتَ ثَلَاثَ خِصَالٍ فَقُلْتُ فِدَاكَ اَبِی وَأُمِّی مَا أُعِطِیتُ قَالَ أُعْطِیْتَ صِھْرًا مِثْلِی وَأُعْطِیتَ زَوْجَةً مِثْلُ فَاطِمَةَ وَ أَعْطِیْتَ وَلَدَیْنِ مِثْلُ الْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ صَلَوَاتُ اللہِ عَلِیْھِمْ اَجْمَعَیْنَ اے علیؑ تجھ کو تین خصلتیں عطا ہوئیں میں نے عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر قربان وہ کیا ہیں۔ فرمایا تجھے مجھ جیسا سسر عطا ہوا، فاطمہؑ جیسی زوجہ عطا ہوئی اور حسنؑ اور حسینؑ جیسے بیٹے عطا ہوئے۔

مولائے کائنات حضرت علیؑ کا اُمت پر حق

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے کہا مجھ سے بیان کیا میرے جد نے انہوں نے کہا ہم سے بیان کیا محمد بن الحسین نے انہوں نے کہا ہم سے بیان کیا محمد بن جریدا بن یزید نے انہوں نے کہا ہم سے بیان کیا سلیمان بن الربیع البرجمی نے انہوں نے کہا ہم سے بیان کیا کادح بن رحمۃ نے انہوں نے روایت کی زیاد بن المنذر سے انہوں نے ابوزبیر سے انہوں

نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہاقَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم حَقُّ عَلِیِّ بْنِ ابِیْطَالِبِ عَلٰی ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ کَحَقِّ الْوَالِدِ عَلٰی وَلَدِہٖ کہ علی بن ابی طالبؑ کا حق اس اُمت پر اسطرح ہے جسطرح والد کا حق اُس کی اولاد پر ہوتا ہے۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے کہا ہم کو خبر دی ابو بکر شافعیؒ نے انہوں نے کہا ہم کو خبر دی معاذ بن المثنٰی نے انہوں نے کہا ہم کو خبر دی مسدد نے انہوں نے کہا ہم کو خبر دی یحییٰ بن شعبۃ نے انہوں نے روایت کی قتادہؓ سے انہوں نے جریر بن کلیب سے انہوں نے کہا رَأَیْتُ عَلِیًّا یَا مُرُبَالْمُتْعَۃِ قَالَ وَ رَأَیْتُ عُثْمَانَ بْنِ عَفَانٍ یَنْھٰی عَنْھَا فَقُلْتُ لِعَلِیٍ اِنْ بَیْنَکُمَا شَرًا فَقَالَ مَا بَیْنَنَا اِلَّا خَیْرًا وَلٰکِنْ خَیْرُنَا اَبْتَعِنَا لِھٰذَا الدِّیْنِ میں نے دیکھا حضرت علیؑ متعۃ الحج کا حکم دیتے تھے اور حضرت عثمان اس سے منع کرتے تھے پس میں نے حضرت علیؑ سے کہا آپ دونوں کے درمیان شر ہے اس پر اُنہوں نے فرمایا ہمارے درمیان خیر ہی خیر ہے مگر ہماری خیر اس دین کی اتباع میں ہے۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے بیان کیا کہ معاویہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ آپ علی بن ابی طالبؑ کے بارے میں کیا کہتے ہیں تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ابوالحسن پر اللہ کی رحمت ہو اللہ کی قسم وہ ہدایت کا پرچم ہیں اہل تقوی کی جائے پناہ ہیں عقل کا محل ہیں بخشش کا سمندر ہیں عقل کا پہاڑ ہیں مخلوق کے لئے علم ہیں تاریکیوں میں نور ہیں عظیم محبت کی طرف بلانے والے ہیں مضبوط رسی کو تھامے ہوئے ہیں بلندی کی طرف دیکھنے والے ہیں پہلے صحیفوں کا علم رکھنے والے ہیں بڑے بادشاہ کی اطاعت پر عمل کرنے والے ہیں تاویل اور نصیحت کے عارف ہیں اور ہدایت کے اسباب سے وابستہ ہیں اور رزیل راستوں سے دور ہٹنے والے ہیں بزرگی اور عزت کی طرف گامزن ہیں دین اور تقویٰ پر قائم ہیں نبی مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد ہر اس شخص کے سردار ہیں جس نے قمیص پہنی اور چادر اوڑھی اور جس نے نماز پڑھی اور روزہ رکھا آپ ہر ایک سے افضل ہیں اور جو ہنسا یا رویا ان سب سے افضل ہیں دو قبلوں والے ہیں تو کیا مخلوق جو موجود ہے یا گزر گئی ان کے برابر ہو سکتی ہے اللہ کی قسم وہ شیر کو قتل کرنے والے ہیں اور جنگ میں ان کے درمیان رکاوٹ بنے والے ہیں ان سے بغض رکھنے والوں پر قیامت تک اللہ کی اور بندوں کی لعنت ہو۔

اٹھارویں فصل

مولا علی کرم اللہ وجہہ کا قیامت کے دن درجہ و مقام

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ کو فرمارہے تھے اور میں سُن رہا تھا کہ اے ابو برزہ اللہ تعالٰی نے علیؓ کے متعلق مجھ سے عہد کیا ہے اِنَّهُ أَمِینِی غَدًا فِی الْقِیَامَةِ وَصَاحِبُ رَایَتِی وَمَفَاتِیحُ رَحْمَةُ رَبِی وَهُوَ الْكَلِمَةُ الَّتِی الْزَمْتَهَا الْمُتَّقِینَ وہ کل قیامت کے دن میں میرا امین اور میرا علم بردار اور میرے ربّ کے خزانوں کی کنجی ہے اور یہ وہ کلمہ ہے جس کو متقیوں نے اپنے لئے لازم کرلیا ہے۔

حافظ ابن مردویہ نے کہا ہم سے بیان کیا احمد بن قاسم بن صدقۃ المصری نے انہوں نے کہا ہم سے بیان کیا محمد بن احمد الواسطی نے انہوں نے کہا ہم سے بیان کیا اسحاق بن الصیف نے انہوں نے کہا ہم سے بیان کیا محمد بن یحیٰ المازنی نے انہوں نے کہا ہم سے بیان کیا سفیان ثوری نے انہوں نے روایت کی قیس بن مسلم الجدلی نے انہوں نے علیم الکندی سے انہوں نے سلمانؓ سے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ فرمایا اس اُمت سے جو سب سے پہلے حوض کوثر پر وارد ہوگا وہ اس اُمت کا پہلا مسلمان علی بن ابیطالبؓ ہوگا۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ہم رسول ﷺ کے پاس موجود تھے اور ہم باہم جنتیوں کا تذکرہ کرنے لگے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا إِنَّ اَوَّلَ أَهْلِ الْجَنَّةِ دَخُولاً إِلَيْهَا عَلِیُّ بْنُ أَبِی طَالِبٍ بے شک اہل جنت سے سب سے پہلے جنت میں علی ابنابیطالبؓ داخل ہوگا۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ آپ نے فرمایا یاعَلِیُّ أَمَا تَرْضَى إِنَّكَ مَعِی فِی الْجَنَّةِ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ وَذُرِّيَاتُنَا خَلْفَ ظُهُورِنَا وَأَزْوَاجُنَا خَلْفَ ذُرِّيَتِنَا وَأَشْيَاعُنَا وَشَمَائِلُنَا اے علیؑ کیا تو راضی نہیں کہ تو میرے ساتھ جنت میں چلے اور حسنؓ و حسینؓ اور ہماری ذریت ہمارے پس پشت اور ہماری ازواج ان کے پس پشت اور ہمارے شیعہ ہمارے دائیں بائیں ہوں۔

مولا علی کرم اللہ وجہہ کے اطاعت گزاروں کا حال

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے فرمایا اِنّكَ سَتَقْدِمُ عَلَى اللهِ وَ شِيعَتُكَ رَاضِينَ مُرْضِينَ بے شک تو اللہ کے نزدیک مقدم ہوگا اور تیرے شیعہ خوش وخوشنود ہونگے۔

پنجتن پاکؑ جنت میں اکٹھے ہوں گے

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے بیان کیا کہ ہم کو خبر دی عبداللہ بن محمد بن عیسی نے اُن کو الحسین بن معاذ بن حرب نے اُن کو عبدالحمید بن بحر نے اُنکو شریک نے انہوں نے روایت کی ابواسحاق سے انہوں نے حارث سے انہوں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جنت میں ایک درجہ ومقام ہے جس کو وسیلہ کہا جاتا ہے جب تم اللہ تعالیٰ سے سوال کرو تو میرے لئے وسیلہ کا سوال کرو۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ اس میں آپ کے ساتھ کون سکونت پذیر ہوگا فرمایا علیؑ و فاطمہؑ و حسنؑ و حسینؑ ۔

جنت چار آدمیوں کی مشتاق ہے

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے بیان کیا کہ ہم سے بیان کیا احمد بن محمد الخیاط المقری الکوفی نے انہوں نے کہا ہم سے حضر بن ابان ہاشمی نے انہوں نے کہا ہم سے ابو ھدیہ ابراھیم نے انہوں نے کہا مجھ سے بیان کیا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میری اُمت سے جنت چار آدمیوں کی مشتاق ہے۔ تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رعب وو قار کے ڈر سے نہ پوچھ سکا کہ وہ چار کون ہیں، پھر میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بے شک میری اُمت میں جنت چار آدمیوں کی مشتاق ہے تو آپ پوچھیں کہ وہ کون ہیں، حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا میں ڈرتا ہوں کہ میں اُن سے نہ ہوا تو بنو تیم مجھے اس پر عار دلائیں گے پھر میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور اُن سے اسی طرح عرض کیا تو انہوں نے کہا مجھے خوف ہے کہ میں اُن سے نہ ہوا تو بنو عدی اس پر مجھے عار دلائیں گے پھر میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور وہی بات کہی جو اُن سے کہی تو انہوں نے کہا مجھے ڈر ہے کہ اگر میں اُن میں سے نہ ہوا تو بنو امیہ اس پر عار دلائیں گے پھر میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بے

شک میری اُمت میں جنت چار آدمیوں کی مشتاق ہے آپ اُن سے پوچھیں کہ وہ کون ہیں۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا خدا کی قسم میں ضرور اُن سے پوچھوں گا اگر میں اُن چار سے ہوا تو اللہ کی حمد بیان کروں گا اور اگر اُن میں سے نہ ہوا تو اللہ کی بارگاہ میں سوال کروں گا کہ مجھے اُن با قسمت میں قرار دے پس ہم دونوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوئے دیکھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت دحیہ کلبیؓ کی گود میں سر رکھ کر آرام فرما رہے ہیں جب حضرت دحیہ کلبیؓ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو دیکھا تو کھڑے ہو گئے اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو سلام کہا اور کہا اے امیر المومنین یہاں تشریف لائیے اور اپنے چچازاد کا سر اقدس اپنی گود میں لے لیجئے آپ اس کا زیادہ حق رکھتے ہیں حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے حضور کا سر اقدس اپنی گود میں لے لیا اتنے میں حضورؐ بیدار ہو گئے اور فرمایا اے ابوالحسن کس حاجت سے آئے ہو حضرت علیؓ نے عرض کیا یارسول اللہؐ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں میں آیا تو آپ کا سر اقدس دحیہ کلبی کی گود میں تھا وہ میرے لئے اٹھے اور مجھے سلام کہا اور کہا آپ یہاں تشریف لائیے اور اپنے چچازاد کا سر اپنی گود میں لے لیجئے اس لئے کہ آپ اسکا مجھ سے زیادہ حق رکھتے ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس کو جانتے ہو حضرت علیؓ نے کہا دحیہ کلبی ہے حضورؐ نے فرمایا وہ جبرئیل تھے حضرت علیؓ نے عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر قربان آپ نے انسؓ سے فرمایا میری اُمت میں جنت چار آدمیوں کی مشتاق ہے وہ کون ہیں حضور نے تین مرتبہ فرمایا تم ان سے پہلے ہو میں نے پوچھا باقی تین کون ہیں آپ نے فرمایا مقداد، سلیمان اور ابوذر رضوان اللہ علیہم اجمعین۔

انیسویں فصل

مولائے کائنات کی شہادت کی خبر

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے اپنی اسناد کے ساتھ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی انہوں نے کہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا اشقی الاَوَّلِینَ عَاقِرُ النَّاقَةَ وَ اَشْقَی الْآخِرِینَ قَاتِلُكَ پہلے لوگوں میں سب سے بدبخت وہ تھا جس نے (حضرت صالح علیہ السلام) کی اونٹنی کے پاؤں کاٹے اور پچھلے لوگوں میں سب سے بڑا بدبخت تیرا قاتل ہے۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے کہا ہم سے بیان کیا محمد بن علی بن دحیم نے انہوں نے کہا ہم سے بیان کیا احمد بن حازم نے انہوں نے کہا ہم سے بیان کیا احمد بن صبیح القرشی نے انہوں نے کہا ہم سے بیان کیا یحییٰ بن یعلی نے انہوں نے روایت

کی اسماعیل البزاز سے انہوں نے روایت کی اُم موسیٰ سے انہوں نے کہا مولا علی کرم اللہ وجہہ نے حضرت ام کلثوم سلام اللہ علیہا سے فرمایا اے میری بیٹی میں دیکھ رہا ہوں کہ میری موت کا وقت قریب ہے تو انہوں نے عرض کیا کیوں بابا جان تو امیر المومنین نے فرمایا میں نے کل رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا ہے کہ آپ میرے چہرے سے غبار صاف کرتے ہوئے فرما رہے تھے اے علیؑ میرے پاس آجاؤ اب تمہاری قضا کا وقت ہو چکا ہے۔

بیسویں فصل

سیدہ کائنات بی بی فاطمہ سلام اللہ علیہا کے فضائل

۲۶۲۔امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے اپنی اسناد کے ساتھ حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ کو میری زیارت کے لئے بھیجا اُس نے مجھے خبر دی اور بشارت دی إِنَّ فَاطِمَةَ سَیِّدَةُ نِسَاءِ اَھْلِ الْجَنَّةِ کہ بے شک فاطمہ سلام اللہ علیہا جنتی عورتوں کی سردار ہے۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے انہوں نے کہا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا اِنَّ اللہَ اصْطَفٰی عَلَی نِسَاءِ الْعَالَمِیْنَ اَرْبَعَةٌ آسیةُ بِنْتِ مَزَاحِمٍ وَمَرْیَمُ بِنْتِ عِمْرَانِ وَ خَدِیجَةُ بِنْتِ خُوَیْلَدْ وَ فَاطِمَةُ بِنْتِ مُحَمَّدٍ بے شک اللہ تعالیٰ نے تمام عالمین کی عورتوں پر چار خواتین کو فضیلت عطا فرمائی آسیہ بنت مزاحم و مریم بنت عمران و خدیجہ بنت خویلد و فاطمہ بنت محمد کو (صلوات اللہ علیہن)

نکاح سیدہ فاطمہؑ پر رضوان نے شجر طوبیٰ کو ہلایا

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے اپنی اسناد کے ساتھ عباد بن رشد یمانی سے روایت کی انہوں نے کہا مجھ سے بیان کیا سنان بن شفعلہ الاوسیؓ نے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مجھ سے جبرئیل علیہ السلام نے بیان کیا بے شک اللہ تعالیٰ نے جب حضرت سیدہ فاطمہؑ کا نکاح حضرت علیؑ سے کیا تو اُس نے رضوان فرشتہ کو حکم دیا کہ تم شجرہ طوبیٰ کو ہلاؤ جب ہلایا تو وہ محبان آل بیت محمدؐ کی تعداد کے برابر نجات کے پروانوں سے بار آور ہو گیا۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے اپنی اسناد کے ساتھ سنان الاوسیؓ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مجھ سے جبرئیل علیہ السلام نے بیان کیا جب اللہ تعالیٰ نے حضرت سیدہ فاطمہؑ کا نکاح حضرت علیؑ سے کیا تو رضوان جنت کو حکم دیا کہ وہ شجرہ طوبیٰ کو ہلائے تو اس نے ہلایا اور وہ درخت نجات کے پروانوں کے ساتھ اس قدر بار

آور ہو گیا جتنی تعداد اہل بیت کے حُب داروں کی ہے اس کے مطابق درخت کے نیچے نور سے فرشتوں کو پیدا کیا اور ان میں ہر فرشتے کو ایک نجات کا پروانہ دیا پس جب قیامت کا دن ہو گا تو وہ فرشتے مخلوق کے درمیان ندا دیں گے پھر ہم اہل بیتؑ کا کوئی حُب دار ایسا نہیں بچے گا جسے یہ نجات کا پروانہ نہ دیا گیا ہو اور اس میں ان کی جہنم سے رہائی لکھی ہو گی۔

مولا علی کرم اللہ وجہہ اور سیدہ فاطمہؑ کے مسکرانے سے جنت میں نور پھیل گیا

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے کہا مجھ سے بیان کیا محمد بن ابراھیم نے انہوں نے کہا مجھ سے بیان کیا ابراھیم بن اسماعیل نے انہوں نے کہا مجھ سے بیان کیا محمد بن خلف نے انہوں نے کہا مجھے بیان کیا محمد بن ابی السری نے انہوں نے کہا مجھ سے بیان کیا عبدالرزاق بن معمر نے انہوں نے روایت کی الزھری سے انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب اہل جنت جنت میں نعمتوں سے خوش ہونگے اور اہل نار جہنم میں عذاب میں مبتلا ہونگے تو اہل جنت پر ایک نور سا طلوع ہو گا تو اہل جنت ایک دوسرے کو کہیں گے یہ نور کیسا ہے شاید یہ رب العزۃ نے طلوع کیا ہے پس وہ ہماری طرف دیکھے گا اور رضوان ان سے کہے گا ایسا نہیں بلکہ علیؑ وفاطمہؑ نے ہنسی خوشی میں تبسم فرمایا ہے یہ نور کی روشنی ان کے دندانِ مبارک سے ظاہر ہوئی ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیدہ کائنات بی بی فاطمہؑ سے محبت

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پوچھا یارسول اللہ ﷺ آپ سب سے زیادہ محبت مجھ سے کرتے ہیں یا فاطمہؑ سے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا فاطمہؑ مجھے تجھ سے زیادہ محبوب ہے اور تو اُس سے زیادہ مجھے عزیز ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیدہ فاطمہؑ کو فدک عطا کیا

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا جب یہ آیت وَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰی حَقَّه (سورہ بنی اسرائیل آیت-۲۶) نازل ہوئی دَعَا رَسُولُ اللهِ فَاطِمَةَ فَاعْطَاهَا فَدَكَا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت سیّدہ فاطمہؑ کو اپنے پاس بلایا اور اُن کو فدک عطا فرمایا۔

سید کائنات بی بی فاطمہؓ کی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے کہا مجھ سے بیان کیا جعفر بن محمد بن مروان نے انہوں نے کہا ہم کو خبر دی میرے والد نے انہوں نے کہا ہم کو خبر دی سعید بن محمد الجرمی نے انہوں نے کہا ہم کو خبر دی عمرو بن ثابت نے انہوں نے روایت کی اپنے والد سے انہوں نے حبہ سے انہوں نے حضرت علیؓ سے انہوں نے فرمایا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اُن کی قمیص میں ہی غسل دیا پس سیدہ فاطمہؓ نے فرمایا مجھے میرے بابا کی قمیص دکھایئے جب آپ نے اسے سونگھا تو اُن پر غشی طاری ہو گئی جب ہوش آیا تو اسے دیکھ کر رونے لگیں۔

مولا علی کرم اللہ وجہہ اور سیدہ کائنات بی بی فاطمہؓ کا نکاح

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے اپنی اسناد کے ساتھ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اِنّ اللہ تَعَالٰی أَمَرَنِی اَنْ اُزَوِّجَ فَاطِمَۃَ مِنْ عَلِی بے شک اللہ تعالٰی نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں سیدہ فاطمہؓ کا نکاح علیؓ کے ساتھ کر دوں۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے کہا کہ ابن سیرین کا قول ہے کہ عبیدہ نے کہا کہ حضرت عمر بن خطابؓ نے حضرت علیؓ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا وہ (یعنی علیؓ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے داماد ہیں جبرئیل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوا اور فرمایا اللہ آپ کو حکم دیتا ہے کہ فاطمہؓ کا نکاح علیؓ سے کر دیں۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے بیان کیا کہ حدیث میں ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ شادی کے بعد انیتس دن قربت سے رُکے رہے تو حضرت جعفر و حضرت عقیل رضی اللہ عنہما نے انہیں کہا کہ اپنے گھر والوں کے پاس جاؤ حضرت اُم ایمن رضی اللہ عنہا سمجھ گئیں اور کہنے لگیں یہ عورتوں کا معاملہ ہے وہ خلوت میں انکے پاس گئیں اور اس چیز کا مطالبہ کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں بلایا اور فرمایا محبت اور کرامت سے جاؤ صحابہ کرام تحائف لائے اور آٹا پیسنے اور پکانے کا حکم دیا گیا حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو گائے اور بکری ذبح کرنے کا حکم دیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گوشت الگ فرما رہے تھے مگر آپ کے ہاتھوں پر خون کے اثرات نہیں تھے جب کھانا پکانے سے فارغ ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا چھت پر چڑھ کر لوگوں سے کہو رسولؐ اللہ کی دعوت قبول کرو یہ اعلان حج کے اعلان کی طرح تھا لوگ کھجوروں کے باغات سے کھیتوں سے بھاگے چلے آئے آپؐ نے مسجد میں دستر خوان لگوایا لوگ اکٹھے

ہوئے مدینہ کے مرد اور عورتیں کل ملا کے چار ہزار لوگ تھے انہوں نے جتنا چاہا کھایا لیکن کھانا ختم نہیں ہوا دوسرے دن پھر آئے اور کھانا کھایا تیسرے دن حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہا کا بھیجا ہوا کھانا کھایا پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پیالے منگوائے اور انہیں بھرا اور ازواج مطہرات کے گھروں کا ارادہ فرمایا پھر ایک پیالہ لیا اور فرمایا یہ فاطمہؑ اور ان کے شوہر کے لئے ہے پھر آپ نے حضرت سیدہ فاطمہؑ کو بلایا اور ان کا ہاتھ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے ہاتھ میں دیا اور فرمایا اے علیؑ رسولؐ اللہ کی بیٹی میں تجھے اللہ برکت دے اے علیؑ فاطمہؑ کتنی اچھی بیوی ہے اور اے فاطمہؑ علیؑ کتنے اچھے شوہر ہیں۔

شانِ رخصتی

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے اپنی اسناد کے ساتھ علی بن جعد سے روایت کی انہوں نے ابن بسطام سے انہوں نے شعبہ بن حجاج سے انہوں نے علوان سے شعبہ سے انہوں نے ابو حمزہ ضبعی سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ جب رخصتی کی شب حضرت فاطمہؑ اپنے گھر سے حضرت مولائے کائنات علی بن ابی طالبؑ کے گھر روانہ ہوئیں تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آگے آگے چل رہے تھے حضرت جبرئیل علیہ السلام دائیں جانب چل رہے تھے اور حضرت میکائیل علیہ السلام بائیں جانب چل رہے تھے اور ستر ہزار فرشتے پیچھے چل رہے تھے وہ اللہ کی تسبیح و تقدیس بیان کرنے میں مشغول تھے حتیٰ کہ فجر طلوع ہو گئی۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے کہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پانی منگوایا اور اُس سے ایک گھونٹ سے کلی فرمائی پھر اُس کو پیالے میں ڈال دیا اس کے بعد وہ پانی حضرت سیدہ کے سر پر چھڑکا پھر آپ کے سینہ مبارک پر اس کے بعد آپ کے دو کندھوں کے درمیان پیچھے پانی چھڑکا اس کے بعد حضرت سیدہ اور حضرت علی کے لئے دعا فرمائی۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا فرمائی اَللّٰهُمَّ بَارِكْ فِيْهِمَا وَ بَارِكْ عَلَيْهِمَا وَ بَارِكْ لَهُمَا شِبْلَيْهِمَا اے اللہ ان دونوں میں برکت فرما اور ان دونوں پر برکت نازل فرما اور ان دونوں کے لئے شیر دل بیٹوں کی برکت فرما۔

نکاح پر جنتی پھل نچھاور کیے گئے

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی لخت جگر حضرت فاطمہ الزہراؑ کے گھر تشریف لے گئے اس وقت آپ چکی پیس رہی تھیں اور آپ پر اونٹ کی اون کی چادر تھی جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں دیکھا تو فرمایا اے فاطمہؑ جلدی کرو اور دنیا کی مشقت اور تکلیف کو کل آخرت کی نعمتوں کے لئے برداشت کرو سو اللہ تعالی نے قرآن میں نازل فرمایا ہے وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى (سورہ الضحیٰ آیت-۵)۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت عمران بن حصینؓ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے فاطمہؑ اُٹھو اور اپنی قربانی کے پاس آؤ اس لئے کہ اس کے خون کا پہلا قطرہ گرنے سے گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور کہو قُلْ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۔ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ (سورۃ الانعام آیت ۱۶۲، ۱۶۳) راوی کہتے ہیں میں نے عرض کیا یارسولؐ اللہ یہ آپ کے اور آپ کے اہل بیت کے لئے خاص ہے اور وہ اہل آپ ہیں یا تمام مسلمین بھی فرمایا بلکہ تمام مسلمین بھی۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے بیان کیا ہم کو خبر دی ابراہیم بن ابان بن رستہ نے ان کو ابراہیم بن عبداللہ نے اُن کو عبد الرحمن بن حماد نے اُن کو ابو عبدالرحمن مدنی نے انہوں نے روایت کی محمد بن علی سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ آپ ایک دفعہ تزویج سیّدہ کا ذکر کر رہے تھے اس کے بعد فرمایا کہ ایک دن سیدہ سلام اللہ علیہا نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خادمہ کا سوال کیا اس کے بعد رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سیدہ ؑ کے پاس تشریف لائے اور ایک کنیز کا ہاتھ پکڑ کر سیدہؑ کے ہاتھ میں دیا اور فرمایا اے فاطمہؑ یہ کنیز تیری خدمت کے لئے ہے اس کو مارنا مت اس لئے کہ میں نے اسے نماز پڑھتے دیکھا ہے اور جبرئیل نے مجھے نمازیوں کو مارنے سے منع کیا ہے۔ پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کنیز کو کچھ وصیتیں فرمائیں جب سیدہ فاطمہؑ نے آپؐ کو وصیتیں کرتے دیکھا تو آپ کی طرف توجہ فرمائی اور کہا یا رسولؐ اللہ مجھ پر بھی ایک دن ہے اور اس پر بھی ایک دن ہے یہ سن کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو ٹپک پڑے اور فرمایا اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهٗ (سورہ انعام آیت- ۱۲۴) اللہ خوب جانتا ہے جہاں اُس نے اپنی رسالت رکھی۔ اور ذُرِّيَّةً بَعْضُهَا مِنْۢ بَعْضٍ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ (سورہ آل عمران آیت- ۳۴) جو ایک دوسرے کی اولاد تھے اور اللہ سننے والا جاننے والا ہے۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے کہا ہم کو خبر دی عثمان بن محمد البصری نے انہوں نے کہا ہم سے بیان کیا محمد بن الحسین نے انہوں نے کہا میں نے سُنا الحسن بن عبد العزیز سے انہوں نے کہا میں نے سُنا عبد اللہ القواریری سے وہ کہتے ہیں ہمارے اصحاب یعنی یحیٰ بن سعید اور عبد الرحمن بن مہدی کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے کہ حضرت سیدہ فاطمہؓ افضل ہیں یا حضرت عائشہؓ پس میں عبد اللہ بن داؤد الخریبی کے پاس گیا تو میں نے اُن سے سوال کیا کہ کون افضل ہے تو انہوں نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت سیدہ فاطمہؓ کے متعلق ارشاد فرمایا إِنَّمَا فَاطِمَةُ بِضْعَةٌ مِنِّی کہ فاطمہ میرا جگر پارہ ہے وَلَمْ أَكُنْ أُفَضِّلُ عَلَى بِضْعَةٍ مِنْ رَسُولِ اللهِ أَحَدًا میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جگر پر کسی کو افضل نہیں سمجھتا۔

سیدہ کائنات سلام اللہ علیہا کا خطبہ فدک

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے بیان کیا ہم کو خبر دی عبد اللہ بن اسحاق نے اُن کو محمد بن عبید نے اُن کو محمد بن زیاد نے اُن کو شرقی بن قطامی نے اُن کو صالح بن کیسان نے انہوں نے روایت کی امام زہری سے انہوں نے حضرت عروہؓ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ آپ نے فرمایا کہ سیدہ نے چادر اٹھائی سر کو ڈھانپا اور اپنی قوم ہاشمی کی با پردہ خواتین کے ساتھ مسجد نبوی شریف میں تشریف لائیں آپ کی چال نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چال جیسی تھی اور چادر زمین پر خط دیتی جا رہی تھی حتیٰ کہ سیدہ سلام اللہ علیہا مسجد نبوی میں داخل ہوئیں تو اُس وقت حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ مہاجرین و انصار اور دیگر مسلمانوں کے درمیان بیٹھے ہوئے تھے آپ پردے کے پیچھے جلوہ افروز ہوئیں اور رونے لگیں یہ دیکھ کر تمام لوگوں پر گریہ طاری ہو گیا تسلی و تشفی دینے کے بعد مجمع کو خاموش کیا گیا آپؓ نے اپنی گفتگو کا آغاز اللہ تعالیٰ کی حمد سے کیا اور لقد جاء کم رسول من انفسکم عزیز علیہ ما عنتم حریص علیکم بالمومنین روف رحیم پڑھنے کے بعد فرمایا اللہ نے تم ہی میں سے پیغمبر کو بھیجا تمہاری تکلیف سے انہیں تکلیف ہوتی تھی وہ تم سے محبت کرتے تھے اور مومنین کے حق میں دل سوز و عفو و رحیم تھے وہ میرے والد تھے نہ کہ تمہاری عورتوں کے باپ میرے شوہر کے چچا زاد بھائی تھے نہ کہ تمہارے مردوں کے بھائی اور اُن سے منسوب ہونا کتنی بہترین نسبت اور فضیلت ہے انہوں نے دین اسلام کی تبلیغ فرمائی اور لوگوں کو عذاب الٰہی سے ڈرایا اور شرک پھیلانے والوں کا سد باب کیا ان کی گردنوں پر شمشیر عدالت رکھی اور حق دبانے والوں کا گلہ دبا دیا آپ نے حکمت اور بہترین وعظ و نصیحت کے ذریعہ لوگوں کو

اپنے رب کی طرف دعوت دی حتیٰ کہ کفر کی تاریکیاں دور ہو گئیں اور حق مکمل طور پر واضح ہو گیا دین کے رہبر کی زبان گویا ہوئی اور شیاطین کی زبانوں پر تالے لگ گئے کفر و نفاق کے مضبوط بندھن ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے حالانکہ تم دوزخ کے دھانے پر کھڑے تھے کہ جیسے پیاسے شخص کے لئے پانی کا ایک گھونٹ اور بھوکے شخص کے لئے روٹی کا ایک لقمہ اور تمہارے لئے شعلہ جہنم اس راہ گیر کی طرح جستجو میں تھا جو اپنا راستہ تلاش کرنے کے لئے آگ کی راہنمائی چاہتا ہے اور تم حیوانوں کو کھال سمیت کھا لیتے تھے اور دوسروں کے نزدیک ذلیل و خوار تھے یہاں تک کہ تم کو اللہ اور اس کے رسولؐ کے سبب ان تمام چھوٹی بڑی مشکلات کے باوجود جو انہیں درپیش تھیں تم کو نجات دی حالاں کہ میرے والد کو عرب کے بھیڑیے نما افراد اور اہل کتاب کے سرکشوں سے واسطہ تھا لیکن جتنا وہ جنگ کی آگ کو بھڑکاتے تھے خدا اسے خاموش کر دیتا تھا اور مشرکوں سے کوئی بھی زبان کھولتا تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے بھائی (علیؑ) کو ان سے مقابلہ کے لئے بھیج دیتے تھے اور علیؑ اپنی طاقت و توانائی سے ان کو نیست و نابود کر دیتے تھے اور جب تک ان کی طرف سے لگائی گئی آگ کو اپنی تلوار سے خاموش نہ کر دیتے تھے میدان جنگ سے واپس نہ ہوتے تھے اور تم آرام کے ساتھ امان میں ہوتے اور دشمن سے پرہیز کرتے تھے حتیٰ کہ جب خدا نے اپنے نبیوں کی منزلت کو اپنے حبیب کے لئے منتخب کر لیا شیطان نے اپنا سر کمیں گاہ سے باہر نکالا اور تمہیں اپنی طرف دعوت دی اور تمہیں اپنی دعوت قبول کرنے کے لئے آمادہ پایا وہ تم کو دھوکا دینے کا منتظر تھا پھر تمہیں ابھارا اور تم حرکت میں آ گئے اس نے تمہیں غضب ناک کیا وہ اونٹ جو تم میں سے نہیں تھا تم نے اسے علامت دار بنا کر اس جگہ بٹھا دیا جس کا وہ حق دار نہ تھا حالانکہ زیادہ وقت نہیں گزرا تھا اور ہمارے زخم دل نہیں بھرے تھے زخموں کے شگاف بھرے نہیں تھے کہ تم نے فتنہ کے خوف سے ایسا کیا اَلَا فِی الْفِتْنَۃِ سَقَطُوْا۔ وَاِنَّ جَھَنَّمَ لَمُحِیْطَۃٌ بِالْکٰفِرِیْنَ (توبہ آیت ۴۹) خبردار وہ فتنہ میں پڑ چکے ہیں اور بے شک دوزخ کافروں پر احاطہ کرنے والی ہے تم خلافت کے مسئلہ میں اتنا بھی صبر نہ کر سکے کہ خلافت کے اونٹ کی سرکشی خاموش ہو جائے اور اس کی قیادت آسان ہو جائے میں تمہارے کاموں پر اس طرح صبر کرتی ہوں جسطرح کسی پر چھری اور نیزے سے پیٹ میں زخم کر دیا جاتا ہے اور وہ اس پر صبر کرتا ہے تم لوگ گمان کرتے ہو کہ ہمارے لئے وراثت نہیں ہے کیا تم جاہلیت کی سنت کو نہیں اپنا رہے ہو اَفَحُکْمَ الْجَاھِلِیَّۃِ یَبْغُوْنَ۔ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰہِ حُکْمًا لِّقَوْمٍ یُّوْقِنُوْنَ (سورہ مائدہ ۵۰) تو کیا پھر جاہلیت کا فیصلہ چاہتے ہیں حالانکہ جو لوگ یقین رکھنے والے ہیں ان کے ہاں اللہ سے بہتر اور کوئی فیصلہ کرنے والا نہیں اے گروہ مسلمین کیا یہ صحیح ہے کہ میں اپنے والد کی میراث سے محروم رہوں یہ اللہ نے کہاں انکار کیا ہے کہ آپ اپنے باپ کی میراث پائیں اور میں اپنے باپ کی میراث سے محروم رہوں تم نے میرے حق

میں عجیب وغریب حکم لگایاہے تم نے خلافت اور فدک کو اونٹ کی طرح مہار کر لیاہے یہ حشر تک تمہارے ساتھ رہے گا اس روز اللہ بہترین حاکم ہو گا اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زعیم ہونگے ہمارے اور تمہارے لئے قیامت وعدہ گاہ ہے وہاں پر تمہارا گھاٹا اور نقصان آشکار ہو جائے گا پھر آپ اپنے والد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر اطہر کی طرف متوجہ ہوئیں اور فرمایا اے پدر محترم آپؐ کے بعد فتنے رونما ہوئے طرح طرح کی آوازیں بلند ہوئی اگر آپ زندہ (ظاہری زندگی میں) ہوتے تو اس طرح کے اختلافات سامنے نہ آتے آپ ہمارے درمیان سے چلے گئے اور ہمارا حال اس زمین کی طرح ہو گیا جو بارانِ رحمت سے محروم ہو گئی ہو اور آپ کی قوم وملت میں باہمی خلل واقع ہو گیا ہے پس آپ شاہد ہیں اور ان کے کارناموں سے چشم پوشی نہ فرمائیں جب آپ اپنے کلام سے فارغ ہوئیں تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرنے کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھا اور فرمایا اے تمام خواتین سے بہتر اور اے تمام انبیاء سے افضل کی بیٹی خدا کی قسم میں نے آپ کے باپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فیصلے سے تجاوز نہیں کیا اور نہ اُن کے حکم کی مخالفت کی۔ روزی تلاش کرنے والا اپنوں سے جھوٹ نہیں بولتا میں اللہ کی گواہی دیتا ہوں وہ اس پر گواہ کافی ہے میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہم گروہ انبیاء سونا، چاندی، جاگیر، جائیداد، زمین محل نہیں چھوڑتے ان کی وراثت نہیں بلکہ ان کی وراثت کتاب، حکمت اور نبوت ہوتی ہے۔

سیدہ کائنات بی بی فاطمہؓ کی وفات اور جنازہ

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا کہ آپ نے اپنی وفات سے تین دن پہلے حضرت علیؓ کو فرمایا اے ابو ریحانین اللہ کا آپ پر سلام ہو میں آپ کو اپنے دو پھولوں (مراد حسنین کریمین) کے متعلق خیر کی وصیت کرتا ہوں تھوڑی مدت بعد تمہارے دو رکن گرا دیے جائیں گے جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وصال ہوا تو حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا یہ ایک رکن ہے جس کے متعلق حضورؐ نے مجھ سے فرمایا تھا اور جب حضرت فاطمہؓ کا وصال ہوا تو حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا یہ رکن ثانی تھا جس کے متعلق حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا تھا۔

امام مردویہ رحمہ اللہ نے اپنی اسناد کے ساتھ روایت کی سفیان سے انہوں نے معمر سے اُنہوں نے زہری سے انہوں نے جناب عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ انہوں نے فرمایا تُوُفِّيَتْ فَاطِمَةُ فَدَفَنَهَا عَلِيٌّ لَيْلًا وَصَلَّى عَلَيْهَا وَلَمْ يَأْذَنْ أَبَا بَكْرٍ کہ

سید فاطمہؓ کی وفات ہوئی تو حضرت علیؓ نے اُن کو رات میں دفن کیا اور اُن پر نماز جنازہ پڑھائی اور حضرت ابو بکرؓ کو اطلاع نہیں دی۔

اکیسویں فصل

امام حسن و حسین علیہما السلام کے فضائل

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے انہوں نے کہا ایک دفعہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خطبہ ارشاد فرمارہے تھے کہ امام حسن اور امام حسین علیہما السلام سُرخ کرتے پہنے ہوئے گرتے پڑتے تشریف لائے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کو دیکھ کر منبر سے نیچے اتر آئے اور ایک شہزادے کو ایک طرف اور دوسرے شہزادے کو دوسری جانب اٹھالیا پھر آپؐ منبر پر تشریف فرما ہوئے اور ارشاد فرمایا سچ فرمایا اللہ نے إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ کہ تمہارا مال اور اولاد تمہارے لئے آزمائش ہے میں نے جب ان دونوں کو گرتے ہوئے دیکھا تو صبر نہ کر سکا اور خطبہ کو منقطع کر دیا اور ان کیلئے منبر سے اتر آیا۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے درمیان منبر پر لوگوں کو خطبہ ارشاد فرمارہے تھے کہ امام حسینؓ مسجد میں داخل ہوئے تو اُن کا پاؤں پیراھن سے الجھ گیا اور گر پڑے اور رونے لگے پس رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر سے نیچے اتر آئے جب لوگوں نے دیکھا تو وہ جلدی سے امام حسینؓ کی طرف دوڑے اور اُن کو اٹھالیا اور ایک دوسرے کے ہاتھوں میں دیتے گئے حتیٰ کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھوں پر آ گئے پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ شیطان کو تباہ کرے بے شک اولاد آزمائش ہے مجھے اُس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے مجھے پتہ نہیں چلا کہ میں منبر سے اتر آیا۔

فضائل شتّٰی

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے کہا ہم کو خبر دی احمد بن ابراھیم بن الحسن القرشی الکوفی نے انہوں نے کہا ہم کو ابراھیم ابن اسحاق بن ابی العنس الزھری نے انہوں نے کہا ہم سے محمد بن کناستہ نے انہوں نے روایت کی اسماعیل بن ابی خالد سے انہوں نے ابو جحیفۃ سے انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا ہے میں نے حسن بن علیؑ کو اُن سے بہت زیادہ مشابہ دیکھا۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے کہا ہم سے بیان کیا ابراھیم بن محمد نے انہوں نے کہا ہم کو خبر دی احمد بن علی نے انہوں نے کہا ہم سے بیان کیا ابو خیثمۃ نے انہوں نے کہا ہم سے بیان کیا ابن عینہ نے انہوں نے روایت کی ابو موسیٰ سے انہوں نے حسن سے انہوں نے ابو بکرہؓ سے انہوں نے کہا میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا اِنَّ ابْنِی هَذَا سَیِّدَ ولَعَلَّ اللهُ أَنْ یُصْلِحَ بِهِ بَیْنَ فِئَتَیْنِ مِنَ الْمُسْلِمِینَ بے شک میرا یہ بیٹا (حسن) سردار ہے اُمید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ سے مسلمانوں کے دو گروہوں کے درمیان صلح کرائے گا۔

مولا علیؑ کا شہادت حسینؑ کی خبر دینا

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے اپنی اسناد کے ساتھ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ امیر المومنین حضرت علیؑ جنگ صفین پر گئے تو میں بھی ساتھ تھا جب زمین نینوا پر پہنچے جو دریائے فرات کے کنارے واقع ہے تو آپؑ نے بلند آواز سے مجھے پکارا اے ابن عباس کیا تم اس مقام کو پہچانتے ہو میں نے کہا ہاں آپؑ نے فرمایا اے ابن عباس اگر تم اس زمین کو جانتے ہو جس طرح میں جانتا ہوں تو یہاں سے نہیں گزرو گے مگر جب تک میری طرح گریہ نہ کر لو گے اس کے بعد امیر المومنینؑ رونے لگے یہاں تک کہ ریش مبارک آنسوؤں سے تر ہو گئی اور آنسوؤں کے قطرے ٹپک ٹپک کر سینہ اقدس پر رواں ہوئے حضرت ابن عباس کہتے ہیں کہ آپ کو روتا دیکھ کر ہم بھی رونے لگے اس کے بعد امیر المومنینؑ نے فرمایا آہ آہ آل ابو سفیان اور آل حرب سے مجھے کیا مطلب ہے جو لشکر شیطان سر گروہ کفر ہیں اس کے بعد فرمایا اے ابو عبد اللہ صبر کر کیونکہ تیرے باپ کو بھی ان اشقیاء کے ہاتھوں وہی صدمات پہنچے ہیں جو تجھ کو پہنچے ہیں پھر آپ نے پانی طلب کیا اور وضو کر کے نماز میں مشغول ہو گئے اور جتنا خدا نے چاہا نماز پڑھی پھر آپ نے نے اپنا پہلا کلام جاری رکھا مگر یہ کہ نماز کے پورا کرنے میں کچھ دیر ٹھہرے رہے پھر آپ نے خبر دار کیا اور فرمایا اے ابن عباس میں

نے عرض کیا مولا میں حاضر ہوں آپؑ نے فرمایا تم چاہو تو خبر دوں جو میں نے اس وقت خواب میں حالت بیداری کی طرح دیکھا ہے میں نے عرض کیا آپ کی آنکھیں ہمیشہ رہیں جو خواب آپ نے دیکھا ہے بہتر ہو گا آپ نے فرمایا میں نے ابھی دیکھا کہ آسمان سے کئی اشخاص اس صحرا میں نازل ہوئے ہیں جن کے ہاتھ میں سفید علم اور گلے میں چمکتی تلواریں ہیں انھوں نے اس زمین کے گرد ایک خط کھینچا پھر میں نے دیکھا کہ جو درخت اس صحرا میں ہیں ان سب کی تمام شاخیں زمین پر جھک گئیں اور یک بیک تازہ خون اس صحرا میں موجیں مارنے لگا اور میں نے اپنے فرزند حسین کو دیکھا کہ وہ اس دریائے خون میں ہاتھ پاؤں مار رہا ہے اور فریاد کر رہا ہے اور کوئی اس کی فریاد کو نہیں پہنچتا سفید اور نورانی افراد جو آسمان سے نازل ہوئے تھے حسین سے باآواز کہتے ہیں صبر کرو اے آل رسول تم بدترین خلق کے ہاتھوں قتل ہو گے اے ابو عبداللہ بہشت تمہاری مشتاق ہے اس کے بعد وہ نورانی افراد میرے پاس آئے اور مجھے پر سا دے کر کہنے لگے اے ابو الحسن خوش ہو کہ اللہ تعالی قیامت میں تمہاری آنکھوں کو شہادت حسین کی وجہ سے روشن کرے گا جب انسان رب العالمین کے سامنے کھڑے ہوں گے یہ دیکھ کر میں بیدار ہوا اے ابن عباس میں قسم کھاتا ہوں اس خدائے عزوجل کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ مجھے مصدق صادق ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خبر دی ہے کہ تم اس زمین پر سے اس وقت گزرو گے جب اہل ظلم وستم سے جنگ کرو گے یہ زمین کرب وبلا ہے اس زمین میں میرا حسینؑ مدفون ہو گا اور اس کے ہمراہ ستر افراد جو میری اور سیدہ فاطمہؑ کی اولاد سے ہوں گے اس زمین میں دفن ہونگے یہ زمین ساتوں آسمانوں میں مشہور ہے اور اہل آسمان زمین کرب وبلا کا اسی طرح تذکرہ کرتے ہیں جس طرح زمین کعبہ، زمین مدینہ اور زمین بیت المقدس کا تذکرہ کرتے ہیں اس کے بعد آپ نے فرمایا اے ابن عباس تم اس صحرا میں ہرن کی مینگنیاں تلاش کرو خدا کی قسم نہ تو میں نے جھوٹ کہا اور نہ ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جھوٹ سُنا ان کا رنگ مثل زعفران کے زرد ہو گا ابن عباس کہتے ہیں کہ میں نے امیر المومنینؑ کے حکم کے مطابق مینگنیاں تلاش کیں تو ایک جگہ ان کو جمع پایا میں نے بلند آواز سے پکارا اے امیر المومنینؑ مجھے انہی صفات کی مینگنیاں مل گئیں جیسا آپ نے فرمایا تھا امیر المومنینؑ نے ارشاد فرمایا خدا اور رسول نے سچ کہا پھر آپ تشریف لائے اور ان مینگنیوں کو اٹھا کر سونگھا اور فرمایا یہ وہی مینگنیاں ہیں جن کی خبر رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دی تھی پھر فرمایا اے ابن عباس جان لو یہ وہ مینگنیاں ہیں جنہیں حضرت عیسیٰؑ بن مریم نے سونگھا تھا اور فرمایا اے اللہ ان مینگنیوں کو ہمیشہ اسی حالت میں باقی رکھ تا کہ اس (شہید مظلوم) کے والد بزرگوار ان کو سونگھیں آج تک باقی ہیں پھر آپؑ نے کہا اے اللہ عیسیٰؑ بن مریم کے رب خدا اس کے قاتلوں کو برکت نہ دے اس کے اشقیاء کی نصرت کرنے والوں اور اس کی مدد نہ کرنے والوں کو یہ کہہ کر

امیر المومنینؑ بہت روئے آپ کو روتا دیکھ کر میں بھی رونے لگا یہاں تک کہ آپ روتے ہوئے بے ہوش ہو کر گر پڑے جب غش سے آفاقہ ہوا تو تھوڑی مینگنیاں اٹھا کر اپنی چادر کے دامن میں باندھ لیں اور مجھے حکم دیا میں نے بھی تھوڑی سی مینگنیاں اٹھالیں اس کے بعد آپؑ نے فرمایا اے ابن عباس جب تم دیکھو کہ ان میں تازہ خون رواں ہے تو یقین کرنا کہ میرا فرزند اس زمین میں شہید ہو گیا ہے ابن عباس کہتے ہیں میں اپنے واجبات سے زیادہ ان مینگنیوں کی حفاظت کرتا تھا اور ہمیشہ اپنے آستین سے باندھے رہتا تھا ایک دن میں گھر میں سویا ہوا تھا، ۱۰ محرم کا دن گزر چکا تھا جب نیند سے بیدار ہوا تو دیکھا کہ میری آستین خون سے بھری ہوئی ہے یہ حال دیکھ کر میں اٹھ بیٹھا اور آہ و بکا کرنے لگا میں نے کہا حسینؑ شہید ہو گئے یہ فجر کا وقت تھا میں باہر نکلا تو دیکھا کہ ایک غبار نے سارے مدینہ کو گھیر لیا ہے اور کچھ نظر نہیں آتا گویا سورج کو گہن لگ گیا ہو اور مدینہ کی دیواروں پر خون چھڑکا گیا ہوا تنے میں میں نے ایک صدائے غیبی سنی جو کہہ رہی تھی۔

اصبر واآل رسول　　　قتل الفرخ البجول

نزل الروح الامین　　　بکاءوعویل

اے آل رسولؐ صبر کرو کہ فرزند بتول خستہ تن قتل ہوا اور روح الامین نے بانالہ فریاد فرمایا اس شہید مظلوم کے غم میں نزول کیا ہے پھر اس شخص کے رونے کی آواز آئی اس کے رونے سے میں بھی رو پڑا اور وہ لوگ جو آپ کے ساتھ تھے بیان کرتے تھے کہ خدا کی قسم ہم نے بھی یہی آواز سنی تھی جو تم نے سنی اور ہم معرکہ میں موجود تھے پس ہمارا خیال ہے کہ وہ حضرت خضر علیہ السلام تھے۔

بائیسویں فصل

فضائل اہل البیت علیہم السلام

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کیا ہے کہ آپ نے منبر پر ارشاد فرمایا نَحْنُ أَهْلُ بَيْتِ رَسُولِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم لَا یُقَاسُ بِنَا اَحَدٌ ہم اہل بیت رسولؐ پر کسی کو قیاس مت کرو۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا خَمْسَةٌ مِنَّا مَعْصُومُونَ اَنَا وَعَلِیٌّ وَفَاطِمَةُ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ کہ ہم سے پانچ افراد معصوم ہیں میں اور علیؑ اور فاطمہؑ اور حسنؑ اور حسینؑ (صلوٰۃ اللہ علیہم)

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے بیان کیا کہ ہم سے بیان کیا سلیمان بن احمد نے کہا ہم سے محمد بن عبداللہ حضرمی نے کہا ہم سے جندل بن والق نے کہا ہم سے محمد بن حبیب نے انہوں نے روایت کی ابراھیم بن حسن سے انہوں نے زیاد بن منذر سے انہوں نے عبدالرحمن بن مسعود سے انہوں نے عویم سے انہوں نے سلیمان سے آپؐ نے فرمایا آل محمدؐ کو تم سے وہی نسبت ہے جو نسبت جسم سے سر کی ہوتی ہے اور سر سے آنکھوں کو ہوتی ہے بے شک جسم ہدایت نہیں پاتا مگر سر کے ساتھ اور سر ہدایت نہیں پاتا مگر آنکھوں کے ساتھ۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے کہا حضرت علیؑ و حضرت عباسؓ کی حدیث میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا مَثَلُ أَهْلِ بَيْتِي مَثَلَ سَفِينَةِ نُوحٍ مَنْ رَكِبَهَا نَجَا وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنْهَا غَرِقَ کہ میری اہل بیت کی مثال سفینہ نوحؑ کی طرح ہے جو اس میں سوار ہو گیا نجات پا گیا اور جس نے اس سے روگردانی کی وہ غرق ہو گیا۔

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے کہا عباد بن عبداللہ اسدی نے حضرت علیؑ سے روایت کی وَاللّٰہِ إِنَّ مَثَلَنَا فِي هَذِهِ الأُمَّةِ كَمَثَلِ سَفِينَةِ نُوحٍ فِي قَوْمِ نُوحٍ إِنَّ مَثَلَنَا فِي هَذِهِ الأُمَّةِ كَمَثَلِ بَابِ حِطَّةٍ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ خدا کی قسم ہماری مثال اس امت میں اسطرح ہے جس طرح قوم نوح میں کشتی نوح تھی اور ہماری مثال اس امت میں اسطرح ہے جیسے بنی اسرائیل میں باب حطّہ کی ہے۔